149

بسم الله الرحمن الرحيم ط

ولذلك فليعمل العاملون ط ۝

مخزن الاسرار

و

سلطان الاوراد

مصنفہ

فقیر نور محمد سروری کلاچوی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حمد و تعریف ذات اللہ تعالیٰ ذوالجلال لم یزل ولا یزال جل ثناہٗ وعز برہانہٗ	(۲)
۲	اتصال و معیت تتلۂ خاک بآں ذات پاک جل جلالہٗ	۴
۳	نعت حضرت سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم	۵
۴	عرض حال مؤلف و سبب تالیف و خصوصیات کتاب	۹
۵	تعریف و تاثیر کلام اللہ و وجہ عدم تاثیر اور کتاب ہذا کے اجزاء ترکیبی یعنی پنج گنج	(۱۳)
۶	اوّل گنج رسالہ روحی اور اسکی شرح۔ کامل عارفین اور اولیا کاملین کے کلام کی حقیقت	(۱۷)
۷	رسالہ روحی اور حدیث کنت کنزاً کی معنی المعنی اور تفسیر التفاسیر	۲۷
۸	ذکر سات مراتب و تعینات و تنزلات ذات واجب الوجود	(۲۸)
۹	مع تفصیلات	
۹	فرق درمیان مراتب الٰہیہ و مراتب کونیہ اور مرتبۂ حضرت انسان	۳۴
۱۰	مراتب تعینات و تنزلات اور مراتب الٰہیہ و کونیہ کا نقشہ	۳۶

Marfat.com

۱۱	سات مراتب مذکورہ کے مطابق سات شوعات وظہورات کائنات و ظہور سات سلطان الفقر از	۷۱ (۳۷)
۱۲	عارف سالک کے اثنار سلوک میں عروج ونزول کے وقت دائرہ ربوبیت و دائرہ عبودیت سے قابہ قوسین کا ظہور	(۳۸)
۱۳	دنیا میں تین قسم کے محجوبین، مجذوبین اور محبوبین لوگوں کا بیان	۴۳
۱۴	رسالہ روحی پر بعض کور چشم ظاہر بین خشک مزاج ملاؤں کے بعض اعتراضات کے جواب	(۴۷)
۱۵	فقر کی تعریف اور اسکی حقیقت اور فقر کے متعلق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث	۵۲
۱۶	فقر خاص الخاص اور فقر محمدی صلعم کے حقیقی خدوخال	۷۱
۱۷	اوّل سلطان الفقر حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا علیہ کے حالات	۷۲
۱۸	دوم سلطان الفقر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	۸۰
۱۹	سوم سلطان الفقر حضرت قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ، کے حالات	(۸۸)
۲۰	حضور کے ابتدائی مجاہدات وریاضات کے حالات	۹۳
۲۱	حضور کے ایک دفعہ جنگل میں حضرت خضرؑ سے ملاقات کا واقعہ	۹۴
۲۲	حضور کو حضرت سرور کائنات صلعم اور حضرت علی رضؓ کیطرف سے وعظ فرمانے کا امر	۹۵
۲۳	حضور کے کشف کرامات وخوارق عادت	۹۷
۲۴	حضور کے اللہ تعالیٰ کے قضاؤ قدر میں تصرف کا بیان	۱۰۲
۲۵	شاہراہ سلوک میں حضور کے طیر سیر کی تیزی اور فضائے باطن میں حضور کی سرعت پرواز	۱۰۳
۲۶	حضرت شیخ بقا ابن بطو کے متعلق آپکے حالات اور آپکے خلیفہ حضرت شیخ ضدقہ کا واقعہ	۱۰۴
۲۷	باطن میں ہر ولی اور ہر سالک ایک نبی کے قدم پر ہے	۱۰۷

Marfat.com

۲۸	ہمارے آقائے نامدار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ذاتی تھا	۱۱۰
۲۹	جملہ انبیاء سابقین کے آنحضرتؐ کی اُمت میں شمولیت اور آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ کی توجیہ	(۱۱۲)
۳۰	دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا امکان اور آنحضرتؐ کو دو دفعہ دیدار کا بیان	۱۱۴
۳۱	معراج حضرت سرور کائناتؐ کی حقیقت اور اسکی کیفیت کا بیان	۱۳۰
۳۲	حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ کے لقب محی الدین قدس سرہ سے سرفراز ہونیکی حکمت	۱۳۳
۳۳	سات سلطان الفقر کو اصلی مجدد دین متین کی حیثیت حاصل ہے	۱۳۸
۳۴	حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی ہے اے اہل مشرق، اے اہل مغرب الخ	۱۴۰
۳۵	قادری طریقے کے دوسرے طریقوں پر فضیلت کا بیان	۱۴۲
۳۶	حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے فرمان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا بیان	۱۴۷
۳۷	تمام بانیان طریقت کے حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہ سے فیوض حاصل کرنیکا بیان	۱۵۰
۳۸	حضور کی تاریخ پیدائش و تاریخ وصال اور آپکی عمر شریف	۱۶۲
۳۹	چوتھے سلطان الفقر حضرت پیر عبدالرزاق کے حالات	۱۶۳
۴۰	پانچویں سلطان الفقر سلطان العارفین برہان الواصلین فنافی عین ذات یاہو حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز کے حالات	(۱۶۵)
۴۱	غنیۃ الطالبین حضرت پیر محبوب سبحانی کی تصنیف نہیں ہے	۱۶۸
۴۲	حضور کی والدہ ماجدہ حضرت بائی راستی صاحبہ رحؒ کا آپکے نام باہو رکھنے کا بیان	۱۷۴
۴۳	حضور کے بچپن کے حالات	۱۷۹
۴۴	حضور کے مزار مقدس کے حالات اور حضور کی قبر سے ظہور نور کا بیان	۱۸۱
۴۵	حضور کے تصنیفات کا حال	۱۹۰
۴۶	آنحضرتؐ کے بیعت کا حال	۲۰۲

Marfat.com

۴۷	حضور کے فیوضات و برکات کے دو بڑے ظہورات	۲۱۲
۴۸	کشف و کرامات کی دو قسمیں	۲۱۳
۴۹	حضور کے دہلی کے سفر کے حالات	۲۱۶
۵۰	حضور کے اپنے خلیفہ سلطان نورنگؒ کے ہمراہ پہاڑسون سکیسر کے مقام کلر کہار میں خلوت کا حال	(۲۲۲)
۵۱	حضور کے دو دفعہ تشغل کا تشنکاری اختیار کرنے کا بیان	۲۲۸
۵۲	حضور کے ایک مفلوک الحال سید کو ایکدم میں مالا مال کرنے کا حال	۲۲۹
۵۳	آپکے خلیفہ حضرت گل محمد سندھی صاحبؒ کے حالات	۲۳۵
۵۴	حضرت شیر شاہ صاحبؒ کے ساتھ آپ کے باطنی معاملے کا بیان	۲۴۶
۵۵	حضرت کے ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سیر سفر کے حالات	۲۵۲
۵۶	حضور کے کرامت سے ایک بیری کے درخت کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا بیان	(۲۵۵)
۵۷	حضرت محسن شاہ صاحبؒ گیلانی سکنہ گھوٹکی کی فیض یابی کے حالات	۲۵۷
۵۸	حضرت کے وصال کی تاریخ	۲۶۲
۵۹	گنج اول رسالہ روحی شریف معہ ترجمہ	۲۶۵
۶۰	گنج دوم دعا سیفی یعنی حرز یمانی معہ ترجمہ و اسناد	۲۸۲
۶۱	گنج سوم صلوٰۃ الکبریٰ و فضیلت ورد و شریف	۳۱۳
۶۲	گنج چہارم قصیدہ باز اشہب و اسماء یازدہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ	۳۸۰

Marfat.com

تصحیح اغلاط

کتاب مخزن الاسرار وسلطان الاذکار طبع دوم میں بعض مقامات پر سہو کتابت سے کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں جن کی درستی نہایت ضروری ہے، اور کچھ امور وضاحت طلب ہیں۔ جن کو ناظرین کے فائدہ کے لئے تحریر کیا جاتا ہے (مصنف)

(۱) صفحہ ۲۶۸ کی پہلی سطر پر لفظ اَلْمُقَلَّبْ غلط ہے، اَلْمُلَقَّبْ صحیح ہے۔

(۲) صفحہ ۳۸۷ سے **دعاء سیفی** شروع ہوتی ہے۔

(۳) واضح ہو کہ دعا سیفی میں بعض جگہ مثلاً صفحہ ۳۰۵ پر جو حروف منقطعات ش ک ف ق اور صفحہ ۳۰۷ پر ش م ص م وغیرہ درج ہیں، انہیں زبانی طور پر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ بعض دعاؤں میں محل اجابت، محل محبت، مقہوری اعداء اور دفع شر کے لئے اشارات ہیں، دعا پڑھنے والا ترجمہ سے دعا کا مفہوم معلوم کر کے اپنے دل میں اپنے مطلب اور مراد کی طرف خیال کر لیا کرے۔

(۴) قصیدہ غوثیہ میں صفحہ ۳۷۰ اور سطر نمبر ۱ سے پہلے یہ شعر رہ گیا ہے۔ اس مقام پر پڑھ لیا کریں۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ ۔ فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمُوَالِیْ

(۵) قصیدہ بازا شہب میں صفحہ ۳۸۰ سطر نمبر ۱۸ کے بعد یہ شعر پڑھا جائے۔

اَصْبَحْتُ لَا اَمَلٌ وَّلَا اُمْنِیَّةٌ ۔ اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَةٌ اَتَرَقَّبُ

(۶) صفحہ ۳۴۰ سطر نمبر ۴ پر تُغْنِنَا غلط ہے تُقْنِیْنَا صحیح ہے۔ صفحہ ۳۲۲ سطر نمبر ۵ پر فَضَّلْتَهٗ غلط ہے۔ فَضَّلْتَهٗ صحیح ہے۔ صفحہ ۳۴۷ سطر نمبر ۳ پر رَخَصَتِ الْاَشْیَاءَ غلط ہے رَخَصَتَ الْاَشْیَاءَ صحیح ہے۔

(۷) درود صلوٰۃ الکبریٰ کے روزانہ کے اوراد مندرجہ ذیل صفحات سے مندرجہ ذیل دنوں سے شروع ہوتے ہیں

صفحہ ۳۱۹ جمعہ، صفحہ ۳۲۶ ہفتہ، صفحہ ۳۳۲ اتوار، صفحہ ۳۳۷ سوموار
صفحہ ۳۴۷ منگلوار، صفحہ ۳۵۰ بدھوار، صفحہ ۳۵۷ جمعرات

بار دوم — قیمت فی جلد ۵/- روپے

Marfat.com

Marfat.com

Sattar & Co LHR

Rs 5.00

15.5.64

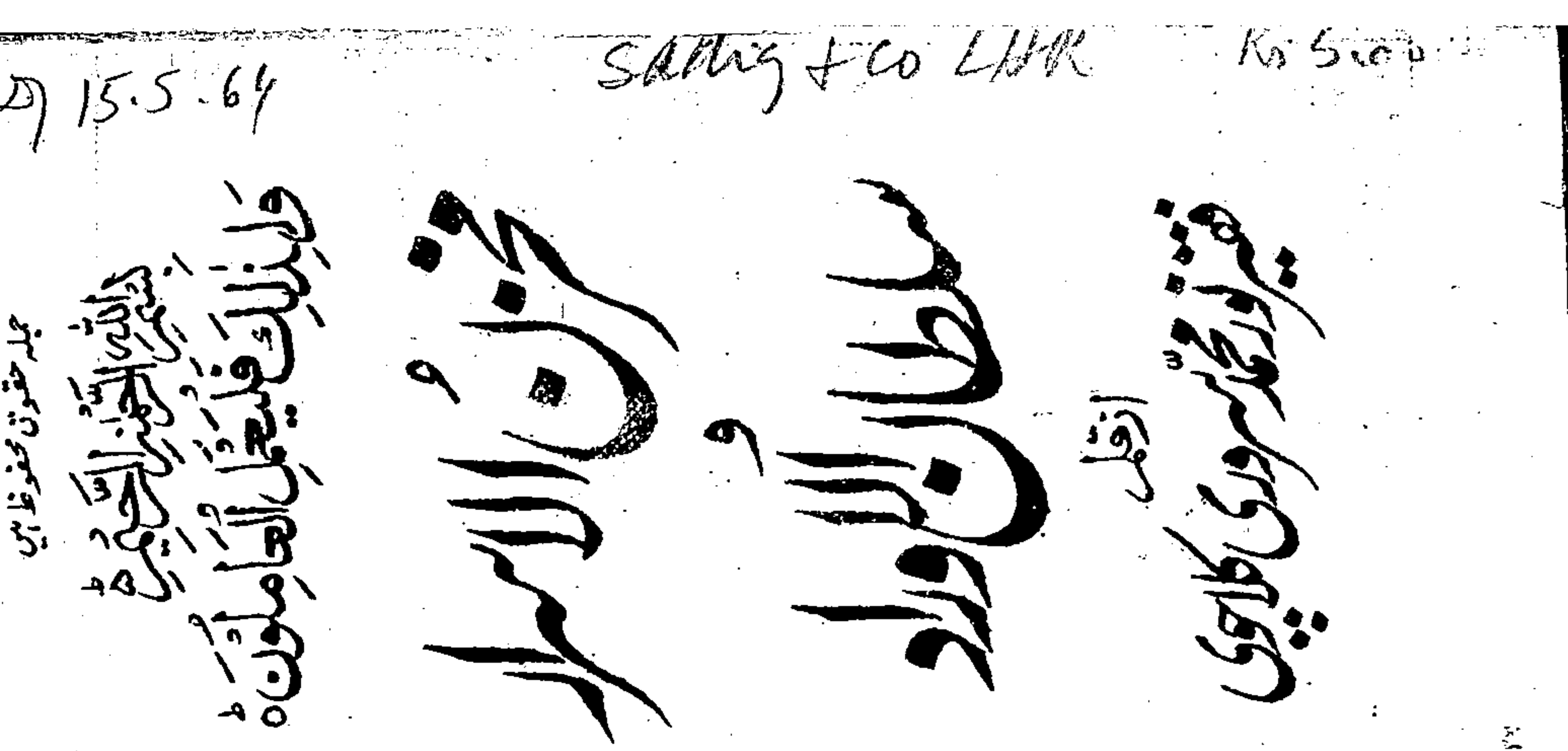

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھوالاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیئٍ علیمٌ
لیس کمثلہٖ شیئٌ وھو السمیع البصیرؕ والحمد للہ
رب العلمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ
واصحابہ واھل بیتہ اجمعین ۔

سب تعریف اُس پاک ذات واجب الوجود کو زیبا ہے جس کے کنہ
کے اظہار میں نورِ اوّل کے نون نکتہ شناس کا دائرۂ نطق تنگ ہے۔ اور جس
کے بیان معرفت میں علمِ قدیم کا قدم لنگ ہے جس کی تعریف میں عارفِ اوّل
اپنی کوتاہی کا اعتراف کرتا ہے۔ کہ ما عرفناک حق معرفتک اور
جس کی توصیف میں اُستادِ عقلِ کل اپنے عجز کا اعلان صاف کرتا
ہے کہ لا احصی ثناءً علیک کما اثنیت علی نفسک
اس کے جمالِ بے مثال کی حمد میں قلمِ تحریر شکستہ ہے۔ اور
اُس کے جلالِ باکمال کی مدح میں زبانِ تحریر بستہ ہے۔ من
عرفہ ربہ فقد کلّ لسانہ اسی پر دال ہے۔ اور
العجز عن المعرفۃ معرفۃ عارفوں کا آخری حال ہے
اس مقام پر عارفوں کو سوائے حیرت کے اور کچھ حاصل نہیں
کیونکہ اِس بحرِ بے پایاں کا کوئی ساحل ہی نہیں۔ تمام

عقل کے قافلے اس خونخوار وادی میں سنگسار اور کل کوشش کی کشتیاں اس بحرِ ناپیدا کنار میں شکستہ اور بیکار ہوئیں ؎

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

سچ ہے، کہاں یہ مشتِ خاکِ بے ادراک، اور کہاں وہ نیّرِ نورِ پاک ما للتراب و رب الارباب۔ کجا یہ نفسِ حادث پُر ہوس و ہَوا اور کجا وہ ذاتِ قدیم وراء الوراء ثمّ وراء الوراء۔ ابیات مؤلف عفی عنہٗ

ایکہ بے نام و نشانی کیستی — ایکہ نزدیکم ز جانی کیستی؟
ایکہ در ہر ذرّہ می بینم ترا — ایکہ اندر لامکانی کیستی؟
ایکہ نزدیکی تو از حبل الورید — ایکہ بیروں از گمانی کیستی؟
گاہ بر طورِ دلم جلوہ کنی — گاہ گوئی لَن ترانی کیستی؟
بے نشانی، بیمثالی، بے مثل — ایکہ بودی، نیز آنی کیستی؟
اوّل، آخر، ظاہر و باطن توئی — ہم عیانی ہم نہانی کیستی؟

سروری را حیرت اندر حیرت است
تو خدائی خود تو دانی کیستی؟

با ایں ہمہ چونکہ ہر دو ذاتِ واجب و ممکن اور ہستیٔ حادث و قدیم کے درمیان ایک مخفی رابطۂ نور اور پوشیدہ رشتۂ ظہور ہے

اور بمقتضائے واما بنعمۃ ربک فحدث اس کی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا اظہار ضروری ہے۔ لہٰذا انسان کامل کا آلۂ تقریر اور وسیلہ تحریر اگرچہ بظاہر آواز زبانی اور الفاظ و عبارت انسانی ہے مگر فی الحقیقت القاء رحمانی اور الہام ربانی ہے۔ اور اگرچہ وہ ذات غیر مخلوق نور دائرۂ عقل و قیاس سے بہت دور، اور ظاہری حواس اور عقلی ادراک سے مخفی اور مستور ہے لیکن اس کنز مخفی کو خود چونکہ مکشوف اور معروف ہونا منظور ہے۔ لہٰذا ہر کامل انسان حاملِ بار امانت اور خلیفۂ حق سبحان کا وجود اس کے تجلیاتِ ذات کیلئے مثل موسیٰ، اس کا سینہ اسرارِ صفات کے لئے بمنزلۂ وادیٔ سینا، اس کا جسم انوار افعال کے واسطے گویا شجرۃ النور اور اس کا قلب تجلیاتِ اسماء کیلئے مثل کوہِ طور ہے۔ سو عارف کامل کا وجود اللہ تعالیٰ کے جملہ اسماء و صفات کا مظہر اتم اور آئینۂ حق نما ہے۔ اور اسی میں وہ خود بخود پرتو فگن اور جلوہ آراء ہے۔ اسی آئینے میں دیکھتا ہے اپنا جمالِ جہاں آراء اور خود ہے شاہد و خود مشہود، اور خود ناطق و خود منطوق یعنی خود بینا ہے اور گویا نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔

Marfat.com

ترا ز دوست بگویم حکایتے بے پوست — ہمہ ازوست و گر نیک بنگری ہمہ اوست
جمالش از ہمہ ذراتِ کون مکشوف است — حجابِ تو ہمہ پندارہائے تو یر توست

اور ہزاروں ہزار صلوات طیبات اُس نبی الحیات، مجمع الحسنات معدن الخیرات، سید السادات، فخرِ موجودات اور سرورِ کائنات ختم الانبیاء۔ احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کہ جن کی ذات ہمہ الاصفات مرکز دائرۂ کائنات ہے اور جن کا ظہور پُر نور عنوانِ صفحۂ موجودات ہے۔ آپ کا جسدِ بے حد وہ شجرِ طیبہ ہے کہ جس کا اصل ثابتٌ فی الارض اور فرع راسخٌ فی السماء ہے۔ آپ کا وجود باجود برزخ آیاتِ کبریٰ اور آئینۂ حق نما ہے۔ آپ کا ظاہر و باطن، صورت و سیرت اور خلق و خلق تمام خلقِ خدا سے افضل و اعلیٰ ہے۔ ؎

وَاجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ — ترجمہ: کسی آنکھ نے تجھ سے زیادہ خوبصورت
وَاَكْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ — انسان نہیں دیکھا اور کسی ماں نے تجھ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ — سے زیادہ کامل بچہ جنا ہی نہیں ہے۔
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ — تو ہر عیب سے پاک پیدا ہوا ہے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ
نے اُسی طرح پیدا کیا ہے جس طرح
تو نے پیدا ہونا چاہا ہے۔

آپ عبودیت کے اعلیٰ مراتب سے متحقق اور اصطفائیت کے
خاص اخلاق سے متخلق ہیں حضور روح و روانِ جسدِ کونین اور
عینِ حیاتِ دارین ہیں۔ آپ کی جناب ترجمانِ زبان قدیم اور
علم ما کان ومایکون کی علیم ہے حضور بمصداق اجسادنا
ارواحنا مجسم نوری لطیفۂ لطفِ ذاتِ خلاق اور ہر دو غیب
وشہادت میں اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اتم اور آیتِ اعظم انفسنا
وآفاق ہیں حضور کے نفسِ ناطقہ کے نونِ اوّل نے سب سے
پہلے کنتُ کنزاً مخفیاً کے بحرالغیوب میں غوطہ لگایا۔ اور حضور
کی لسانِ حق ترجمان نے قلم کی صورت میں قِدم کی سیاہی
سے صفحۂ حدوث پر اظہارِ اسرار فخلقت الخلق فتعرفت الیھم
فبی عرفونی کی ترجمانی کا حق ادا فرمایا۔ جناب ایک طرف تو بمصداق
قُل انما انا بشرٌ مثلکم خالِ حدوث کے داغ سے داغدار ہیں
اور دوسری طرف یوحیٰ الیّ کے قدیم رنگ صبغۃ اللہ سے نگدار
ہیں۔ یہی وہ برزخِ کبریٰ ہے جس نے عبودیت اور ربوبیت اور
حدوث وقدم کی دو کمانوں کو آپس میں ملایا۔ ادھر
مخلوق میں شمائل ادھر اللہ سے شاغل
کمال اُس برزخِ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدّد کا

قدرت نے ضدین وجوب و امکان کے اجتماع کیلئے یہی ایک مکمل وسیع و عریض ظرف پایا ہے

تقدیر نشانید بیک ناقہ دو محمل — لیلائے حدوث تو و لیلائے قدم را

جملہ علماء کا لب و دہان شریعت جناب کے شجاتِ ارعلم الیقین سے تر اور سیراب ہے۔ کل اولیاء کا گلشن طریقت حضور کے بحر عین الیقین سے سرسبز و شاداب ہے۔ اور تمام انبیاء مرسلین کے فلکِ حقیقت پر جس قدر بھی نجوم و اقمار اسرار درخشندہ و تابندہ نظر آرہے ہیں ان سب کا ماخذ و معدن حضور کا نور حق الیقین کا آفتاب عالمتاب ہے ؎

عالم ہمہ از شبنمِ بحرِ کرم اوست — آدم کفِ پائے ز غبارِ قدم اوست
آدم شدہ بیدار و ہنوز او بشر خواب — شاباش وجودے کہ طفیلِ عدم اوست
عیسیٰ کہ چو خورشید زند خیمہ بر افلاک — در آرزوئے سایۂ عالی علم اوست
دُر در شکمِ بحرِ نہان است و دلِ او — دُر لیست کہ صد بحرِ نہاں در شکم اوست
شادیٔ جہاں کرد فدائے غمِ امت
دانست کہ شادیٔ جہانے بغم اوست

دل چاہتا ہے کہ حضور کی شانِ عظمت نشان میں ہر زبان، ہر زمان اور مکان بلکہ تمام جہان کی تعریفیں اور توصیفیں جمع

Marfat.com

کر دی جائیں لیکن نہ قلمِ تحریر میں یہ تاب و توانائی ہے اور نہ دل و دماغ کوتاہ اندیش میں وہ وسعت و پہنائی ہے کہ حضور کی شان ورفعنا لك ذكرك کا حق ادا کر سکے۔ سبحان اللہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ تو حضور کی بڑی تعریف فرماتے ہیں اور حضور کے ذکر اور شان کو بلند کرتے ہیں۔ لیکن کئی ایسے منافق حاسد کور چشم بھی ہیں جو آپکی شان کو اُلٹا پیش کرتے اور آپ کی تعریف سے چڑتے اور آسے ناپسند کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس! حضور کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے لیکن کیا کیا جائے۔ نہ ہمارے عقل و فہم نارسا میں اس قدر وسعت اور نہ قلمِ تحریر میں اِس قدر دم ہے جس سراج منیرا کو خود خدائے تعالیٰ نے روشن اور منور کیا ہو اور جسے دن بدن بڑھانا اور پھیلانا چاہے بھلا اُسے کون بجھائے بلکہ بجھانے اور مٹانے والے خود بجھ جائیں گے اور مٹ جائینگے۔ اور یہ ذاتی نیرِ اعظم ابدالاباد تک اپنی شان نمایاں کے ساتھ فلک الافلاک پر درخشندہ اور تاباں رہے گا۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۝

واضح رہے کہ کفر اور شرک کے اِس تاریک دور اور الحاد و دہریت کے اس اندھیرے زمانے میں جبکہ کامل مردانِ خدا کا

Marfat.com

ملنا نہایت نادر، سخت مشکل بلکہ تقریباً محال ہے۔ اور عارف کامل واصل کا وجود دنیا میں عنقا مثال ہے۔ یعنی سخت قحط الرجال ہے نہ کوئی صاحب حال ہے اور نہ حال کے موافق کسی صاحب قلم کا قال ہے۔ دنیا میں کتابیں اور تصانیف تو بے شمار ہیں۔ لیکن اکثر بے ہودہ، یاوہ گو، مردہ دل اور زندہ زبان مصنفین کی تحریر بے تاثیر کے دفتر بے معنے اور لسان و طراز اور بے عمل عالموں کے گفتار بے کردار کے انبار ہوا کرتے ہیں۔ جن کے مطالعے سے تضیع اوقات اور وقتی مشغلہ کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس فقیر کو اس زمانے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس ہوئی جو سراسر نور ہو اور نرے حال سے معمور ہو۔ جسے خالی پڑھنے سے ہی پڑھنے والوں کو تاثیر ہو جائے۔ اور بغیر ریاضت و مجاہدہ زندہ دل اور روشن ضمیر ہو جائے۔ چنانچہ اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر آج طالبان حق کے لئے اس کتاب کے اندر پانچ ایسے نادر و نایاب روحانی تحفے جمع کئے ہیں۔ جن کے دن رات خالی پڑھنے سے ہی طالب کو انشاء اللہ گنج بے رنج، رازِ بے ریاضت اور مشاہدہ بے مجاہدہ حاصل ہو جائے گا۔ اور بغیر محنت و ریاضت جلدی

Marfat.com

طالب صادق اللہ تعالیٰ سے واصل اور حضور پُر نور مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ کتاب کلید کنز کونین اور مفتاح گنج سعادت دارین ہے یہ تمام دینی و دنیوی مشکلات کے قفلوں کی ایک کامل و کامیاب کنجی ہے۔ اے طالب سعادتمند! اگر تیرا بخت یاور اور ہماری بات پر باور ہے تو یقین رکھ کہ جس وقت تو اسے پورے ادب و احترام، حسن اعتقاد و اخلاص سے دن رات پڑھیگا تو ضرور اپنا دامن جملہ دینی و دنیوی مرادوں اور اپنی گود گوہر مقصود سے بھر لیگا۔ یہ کتاب تشنہ مستسقی طالبان حق کے لئے گویا چشمۂ آب حیات ہے۔ اور جو طالب راہ سلوک میں اپنے باطنی مرتبے اور درجے سے گر گیا ہو۔ یا راہِ دعوت میں رجعت کھا کر دائمی رنج و مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہو۔ یا کسی عامل کامل نے اثنائے عمل میں اسے سلب کر لیا ہو۔ یا خلوت اور چلے کے اندر کسی غیبی مؤکل سے ضرب کھا کر دیوانہ۔ مجنوں یا بیمار اور پریشان حال ہو گیا ہو۔ یا ہر طرف سے ظاہری دشمنوں یا باطنی اعدا نے اسے گھیر لیا ہو۔ یا دنیا کی تنگدستی، افلاس اور بے روزگاری سے تنگ آکر خودکشی پر آمادہ ہو گیا ہو۔ یا اپنے مقصود اور

مطلوب کی تلاش نے اُسے دیوانہ بنا لیا ہو۔ غرض یہ کتاب مذکورہ بالا تمام مصائب اور آفات اور ان کے علاوہ جملہ مشکلات و حاجات کیلئے ایک مکمل پروانۂ نجات ہے۔ اس کتاب میں اس فقیر نے ایسی چیزیں جمع اور شامل کی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکمل ترین اور افضل ترین وسائل ہو سکتے ہیں۔

اے طالب! اگر اس نسیم تسنیم فردوس سے تیرا غنچۂ امید نہ کھلا اور ان کامل کنجیوں سے تیری مشکلات اور مہمات کا قفل نہ کھلا تو تو یہ سمجھ لے کہ تو نے اس کتاب کو اور اس کے مندرجات کو کماحقہٗ پڑھا ہی نہیں ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں اور تقریباً یہ محال ہے کہ طالب اس کو حرزِ جاں بنائے رکھے اور پھر بھی دل کی زندگی اور معرفت سے محروم رہے۔ اس کتاب میں دنیا کی سب سے پاک اور مقدس و ممتاز ترین ہستیوں کے ساتھ باطنی رشتہ اور روحانی رابطہ پیدا کرنے کے سب سے بہترین اور آسان ترین وسائل درج کئے ہیں۔ اور یہ ہرگز مبالغہ نہ ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ ان کے پڑھنے سے بدبخت اور بے نصیب طالب خوش قسمت اور بانصیب ہو جائے گا اور مرتد و مردود مرید مقبول و سعادتمند بن جائے گا۔ کیونکہ ہم نے ان کو آزمایا ہے اور ہر قسم کی

Marfat.com

حاجاتِ دینی و دنیوی کیلئے انہیں تیر بہدف پایا ہے۔
یاد رکھو کہ جو کتاب اور تصنیف متواتر بار بار پڑھنے کے
لائق نہیں وہ مطلق پڑھنے ہی کے لائق نہیں۔ کیونکہ بعض کتابیں
چکھ لینے کے قابل ہوتی ہیں۔ بعض نگل لینے کے قابل اور بہت
تھوڑی ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو چبانے اور ہضم کر کے جزوِ بدن بنانے
کی ضرورت ہوتی ہے۔ کامل مرشد کے بعد اچھی کتاب سے بہتر رفیق
اور رہنما اور کوئی نہیں ہو سکتا اور اس کی شناخت یہ ہے کہ
اس کے بار بار پڑھنے سے نئے نئے معارف اور اسرار دل میں
پیدا ہوں اور طبیعت کبھی اس سے سیر نہ ہو۔ اصل کتاب وہ ہے کہ
جسکی عبارات اور مضامین کی لہروں میں مصنف کامل کے دل کا
دریا جوشِ محبتِ حق سے ٹھاٹھیں مارتا نظر آئے اور حروف و
الفاظ کے اصداف نت نئے انوکھے معارف اور اسرار کے
موتی اگل کر پڑھنے والے کے دل کے دامن کو بھرتی رہیں۔ کامل
کتاب کے دو رُخ ہوا کرتے ہیں۔ ایک تفسیری اور دوسرا تاثیری۔
کتاب کا تفسیری رُخ یہ ہوا کرتا ہے کہ کتاب کے معنی میں سے پڑھنے
والے کے دماغ میں نئے نئے معلومات اور نادر و نایاب معارف و
اسرار کھلتے جاتے ہیں۔ اور اس کا تاثیری رُخ یہ ہوتا ہے کہ

کتاب کی عبارت اور حروف و الفاظ میں مصنف اور اہلِ کتاب کی رُوح اور نُور سرائت کئے ہوئے ہوتے ہیں اور جس وقت پڑھنے والا صرف عبارت اور خالی الفاظ کو بار بار پڑھتا اور زبان سے تکرار کرتا ہے مصنف اور اہلِ کتاب کی روح اور نور پڑھنے والے کے دل اور دماغ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اہلِ مطالعہ کا دل اور دماغ بے وجہ اور بلا واسطہ مصنف کامل کی توجہ اور نُور سے معمور اور بھرپور ہو جاتا ہے یعنی کامل مصنف کے دل اور روح کی برقی رَو حروف و الفاظ اور عبارت کی تاروں میں بھری ہوئی ہوتی ہے۔ جس وقت اہلِ مطالعہ اپنے لب و لسان سے ان تاروں کو چھیڑتا ہے۔ تو فوراً وہ برقی رَو پڑھنے والے کے جسم اور جان میں سرائت کر جاتی ہے اور اس کے دل اور دماغ کے بٹنوں کو بلا وجہ ایکدم میں روشن کر دیتی ہے اور یہ صفت قرآن کریم میں بدرجۂ اتم موجود ہے اور یہ اس کلام پاک کے غیر مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔ کہ قرآن کے حروف، الفاظ اور عبارت پڑھنے والے کے جسم کو اور اس کے معنی نفس کو اور معنی المعنیٰ دل کو اور اسی طرح روح اور سِر وغیرہ سبع نبوب اور سات لطائف تک کو قرآن کے سات بطون فائدہ اور فیض پہنچاتے ہیں۔

بہت ظاہر بین کور چشم عالم اللسان اور جاہل القلب لوگ قرآن کی ظاہری تلاوت کے فائدے اور ثواب کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ طوطے کی طرح قرآن کا پڑھنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا سو یہ نادان قرآن کے غیر مخلوق اور نورِ مجسم ہونے کے قائل نہیں ہیں اور قرآن کے تاثیری مخفی سِرّ سے بالکل بے خبر اور بے بہرہ ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ قرآن دن رات پڑھا جاتا ہے اور اس کا کچھ اثر اور ٹھوس فائدہ معلوم اور محسوس نہیں ہوتا۔ حالانکہ آیا ہے۔ لَو انزلنا ھٰذا القرآن علیٰ جبل لرایتہ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم یہ قرآن جامد سنگین پہاڑ پر بھی نازل کرتے تو وہ بھی قرآن کی عظمت اور ثقالت سے مارے خوف کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ لیکن بعض انسانی دل سنگین پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ کہ ان میں قرآن کا نور اثر اور نفوذ نہیں کرتا۔ چنانچہ خود قرآن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ثم قست قلوبکم فھی کالحجارۃ او اشدّ قسوۃ یعنی پھر تمہارے دل سخت ہو گئے اور وہ پتھر کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے۔ سو یاد رکھو جس طرح جسم سوتا ہے۔ بیمار ہوتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اسی طرح دل کو بھی جسم کی طرح تمام عوارض لاحق

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ دل بیمار ہوتے ہیں۔ اندھے اور بہرے ہوتے اور کبھی مر کر جامد پتھر کی طرح بے حس ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آیا ہے وفی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللہ مرضاً یعنی ان کے دل میں مرض پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ کے نام سے وہ مرض اور بھی بڑھنے لگتا ہے۔ اور نیز آیا ہے فانھا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور پس یہ بات ظاہر آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ اس سے وہ دل جو سینے کے اندر ہیں اندھے ہو جاتے ہیں۔ واقعی قرآن کلام اللہ اور ذکر و فکر وغیرہ دل اور روح کی خوشگوار غذائیں ہیں لیکن اگر بیمار آدمی کو گھی اور گوشت کی طرح لذیذ اور مقوی غذائیں دی جائیں تو اسے ہرگز لذیذ معلوم نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان سے کچھ فائدہ اور تقویت پہنچتی ہے بلکہ الٹا نقصان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل کے روشن خیال تعلیم یافتہ طبقہ کی بالغ عشقیہ فرضی قصوں اور ناولوں کے پڑھنے سے کبھی سیر نہیں ہوتیں لیکن قرآن کی ایک سطر پڑھنے سے ان پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ناولوں اور عشقیہ کہانیوں میں انہیں نفس کو قوت اور قوت ملتی ہے اور نفس دن بدن موٹا اور فربہ

Marfat.com

ہوتا ہے۔اور دل اپنی مخصوص غذا اور دوا کے نہ ملنے سے بیمار اور ہلاک ہو جاتا ہے۔سو جوں جوں جسمانی امراض دنیا میں بڑھتے گئے ان کیلئے علاج اور دوائیاں بھی نئی نئی ایجاد ہوتی گئیں اور اسی طرح قلبی اور روحانی امراض کو قیاس کر لینا چاہیئے۔واقعی ہماری تجویز کردہ کتابیں قرآن اور حدیث سے معاذ اللہ بڑھ کر تو نہیں لیکن یہ قرآن اور حدیث سے الگ کوئی غیر چیز بھی نہیں۔بلکہ قرآن و حدیث کے لب، مغز، روح عطر اور جوہر ہیں اور آج کل کے مہلک لاعلاج مریضوں کے لئے تیر بہدف جرعات ہیں۔اور مأوف قلوب اور مسموم ارواح کیلئے اکسیر اعظم اور تریاق اکبر کا حکم رکھتی ہیں اور جو کمزور لاغر نحیف بیمار طبائع قرآن جیسی مقوی غذا ہضم نہیں کر سکتیں وہ ان باطنی بھٹیوں میں کئی بار کشید کردہ سہ آتشہ اور ہفت آتشہ عروق و جواہر کے استعمال سے صحت یاب ہو کر بعدہٗ قرآن و حدیث جیسی مقوی غذاؤں کو ہضم کرنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔سو اے طالب! ذرا آنکھیں کھول اور سوچ سمجھ لے۔ہم جو کچھ لکھتے ہیں اپنے دیدہ تجربات اور عینی مشاہدات کی بنا پر لکھ رہے ہیں۔آئندہ تم جانو اور

Marfat.com

تمہاری قسمت ؎

من آنچہ شرطِ بلاغ است با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

اس کتاب میں ہم نے پانچ چیزیں جمع کی ہیں منجملہ ان کے ایک رسالہ روحی شریف مصنفہ اور مؤلفہ حضرت سلطان العارفین برہان الواصلین مقتدائے کاملین فنا فی عین ذات یا ھو حضرت سلطان باھو قدس اللہ سرہٗ العزیز ہے۔ آنحضرت نے اس رسالے میں اللہ تعالےٰ کے لفظ کُن کی کنہہ اور روزِ الست کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اور اسرارِ آفرینش اور تخلیقِ کائنات کی ابتدائی ازلی کیفیت اور ماہیت سمجھائی ہے۔ یہ رسالہ گویا اللہ تعالیٰ کے قول وَ نَفَخْتُ فِیہِ مِنْ رُّوْحِیْ کی اصل تفسیر ہے۔ مقامِ ازل اور روزِ میثاق میں جو اللہ تعالیٰ کا اپنے خاص ممتاز پاک اور مقدس ہستیوں کے ساتھ دیدار اور عشق و محبت کا ذاتی معاملہ واقع ہوا۔ یہ رسالہ اُس کا حقیقی خاکہ اور سچی تصویر ہے۔ یہ رسالہ کیا ہے۔ فقر اور توحید کے بحرِ ذخار اور معرفت و سلوک کے دریائے ناپیدا کنار کو ایک کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ سچ پوچھو تو یہ مختصر رسالہ "دریا بحباب اندر اوست و دنیا بکتاب اندر" کے مصداق

Marfat.com

ہے اس قسم کے پاک کلمات اور قدسی آیات اللہ تعالیٰ کے
بعض مقرب اور برگزیدہ بندوں کی زبانِ حق ترجمان پر جاری
مع اللہ کی خاص خلوت گاہ کے اندر ایسے مبارک اور
مقبول وقت میں جاری ہوتے ہیں جب کہ وہ سلوک کے
باطنی پرواز میں اپنے انتہائی عروج پر پہنچکر اللہ تعالیٰ کے
قصرِ قرب کے اندر مہدِ ناز میں معصوم پاک طفلِ شیر خوار کی طرح
جھول رہے ہوتے ہیں۔ اُس وقت اُنکے دماغ شرابِ عشق سے
مخمور، اُنکے دل ذوقِ وصل و وصال سے معمور اور اُن کی
باطنی آنکھیں نورِ دیدارِ محبوبِ حقیقی سے ٹھنڈی اور سرور
ہوتی ہیں۔ ایسے اعلیٰ، ارفع اور بلند مقام میں ان کی تخلیق نور
سے اور ان کی باتیں عین حضور سے ہوتی ہیں۔
ہر نبی اور ہر ولی جس وقت قربِ الٰہی کے اپنے انتہائی مقام
پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر اپنی نعمتیں تمام کر دیتا
ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ مقبول کو قرآن کریم میں
خطاب فرماتے ہیں! الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اور ساتھ
ہی امر فرمایا کہ اما بنعمت ربک فحدث یعنی اپنے رب

کی نعمتوں کو بیان کر اور میرے کنزِ مخفی کو عیاں کر۔ غرض
اللہ تعالیٰ کا ہر کامل و مقبول نوری بندہ جس وقت طفلِ معنوی
اور فرزندِ نوری حضوری بن کر دایۂ لطفِ الٰہی کے ہاتھوں
قصرِ قرب کے اندر مہدِ ناز میں جھولتا ہے تو وہ عیسیٰ ابن مریم
کی طرح قدرت کی زبانِ حق ترجمان سے اللہ تعالیٰ کے راز
و نیاز کے ایسے محیر العقول بوالعجب بولیاں بولتا ہے کہ جن
سے ظاہر بین لوگ تعجب کرتے ہیں۔ اور اُس سراپا عصمتِ
مریم محرمیت کو طرح طرح کے بے جا طعن و تشنیع سے متہم
کرتے ہیں۔ وہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ اس یکلم الناس فی المہد
کے اعجاز میں قدرت اپنا آپ ظاہر فرما رہی ہے اور اس معصوم
کی زبانِ حق ترجمان کو قدرت کی زبردست طاقت بلا
رہی ہے اور اس کے ذریعے بطور تحدیثِ نعمت دامنِ ہستی
پر اپنے کنزِ مخفی کے گوہرِ گراں بہاء گرا رہی ہے۔ کما قال
عز ذکرہٗ۔ یَا عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِی عَلَیْکَ وَعَلَی
وَالِدَتِکَ۔ یعنی "اے عیسیٰؑ ابن مریم! ہم نے تجھ پر اور تیری
والدہ پر جو نعمتیں نازل کی ہیں ان کو بیان کر"
اسی مقامِ ناز میں حضرت سلطان وحید الزمان کی زبانِ

تقدس بنیان پر رسالہ زوحی جاری ہوا سو اس قول میں
ہرگز کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محض
القاءِ رحمانی اور الہام ربانی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے آپکے یہ
معارف اور اسرار عوام تو کیا خواص علماء کے فہم و قیاس
سے بھی بہت بلند اور بالا تر ہیں اور گو ظاہر لوگوں کی عقل نارسا
میں شریعت کے معیار پر پورے اُترتے معلوم نہیں ہوتے
اور ظاہر بین سادہ لوح خشک مزاج عالم اس پر اعتراض کرتے
اور اس سے اعراض کرتے ہیں۔ لیکن یہ انکی بینائی کا قصور اور
کوتاہ عقل کا قصور ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اگلے زمانہ کے بادشاہ
جب کوئی مخفی خزانہ زمین کے اندر دفن کرتے تھے تو ان پر
اس قسم کے مہیب خوفناک طلسمی اژدہے کھڑے کر دیتے تھے
تاکہ نا اہل عوام انہیں دیکھ کر ڈر جائیں اور انکے نزدیک نہ جا سکیں
پائیں۔ سو اے طالب! ظاہری اور باطنی گنجینے پر اس قسم
کے طلسمی اژدہے لازمی اور ضروری ہوتے ہیں۔ خوش قسمت
سعادتمند اور سلیم العقل اصحاب! ایسے کلمات طیبات کی اچھی تلاش
کرکے ان سے فائدے اور برکات حاصل کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔
وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ

Marfat.com

يَقُولُونَ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝
جس وقت کوئی طالب معرفت یا اہلِ سلوک ان کلمات طیبات
کو حسنِ یقین اور خالص اعتقاد سے زبان پر ادا کرتا ہے تو
اِن کلمات قدسی آیات کی شانِ نزول اور اُس کا حال اُس پر
وارد ہو جاتا ہے۔ اور اہل کلام کی روح اور اسکی ہمت پڑھنے
والے کی طرف متوجہ ہو کر اُسے اپنے نور میں لے لیتے ہیں
چنانچہ ان کلمات کے خالی بار بار پڑھنے اور اسکے تمسک اور
توسل سے طالب عارف زندہ دل اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے
چنانچہ اِسی رسالہ میں حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں:-

اگر این را آثار قدرت ربّانی ندانند بجا و اگر وحیٔ منزل
خوانند روا است۔ معاذ اللہ اگر این وثیقۂ لطیفہ را از زبانِ
بندہ دانی، الحق اگر دل واصل کہ از رجعتِ عالم روحانی
و یا عالمِ قدس شہود از درجۂ خود اُفتادہ باشد، اگر توسل
باین کتاب تمطاب جوید۔ آنرا مرشد لیت کامل۔ اگر او
توسل نہ گرفتہ او را قسم و اگر او را نرسانیم ما را قسم۔ و
اگر طالب سالک سلوک معتصم و متمسک شود بمجرد اعتصام عارف
زندہ دل و روشن ضمیر سازدم

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم از ابتداء تا انتہا یکدم برم

طالب بیا طالب بیا طالب بیا تا رسانم روز اوّل با خدا

ترجمہ عبارت فارسی رسالہ روحی :- "اگر طالب ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نشان سمجھ لے تو بجا ہے اور اگر انہیں آسمان سے نازل شدہ وحی جان لے تو بھی روا ہے معاذ اللہ اگر اس وثیقۂ لطیفہ کو زبانِ بندہ خیال کریں۔ خدا کی قسم اگر کوئی ولی واصل جو عالم روحانی سے رحلت کھا چکا ہو یا عالم قدس شہود سے گزر گیا ہو۔ اگر اس کتاب مستطاب کو اپنا وسیلہ بنائے گا اُسے مرشد کامل کی طرح پائے گا۔ طالب کو قسم ہے اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے اور ہمیں قسم ہے اگر ہم اُسے نہ پہنچائیں۔ اور اگر کوئی سلوک باطنی کا طالب اس رسالے کو اپنا دائمی ورد بنائیگا۔ تو بمجرد تمسک و اعتصام میں اُسے زندہ دل اور روشن ضمیر بنا دوں گا۔" ترجمہ ابیات اگر کوئی حق کا طالب ہو تو میں اُس کی رہبری کے لئے حاضر ہوں۔ انتہا سے ابتدا تک ایک دم میں پہنچا دونگا۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ۔ اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلے ہی روز تجھے خدا سے ملا دوں۔"

Marfat.com

اس کتاب میں دو ہی چیز حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر قدس سرہٗ کا قصیدہ غوثیہ اور قصیدہ بازیہ اشہب ہے - اِن قصائد کو بھی ہم نے اپنی زندگی میں پڑھا اور بارہا آزمایا ہے اور ہر قسم کے دینی و دنیوی حاجات اور مہمات کی برآری کے لئے انہیں تیر بہدف پایا ہے چنانچہ آنحضرت قدس سرہٗ کا قول ہے کہ اسمی کا اسم الاعظم یعنی میرا نام اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کی تاثیر رکھتا ہے چنانچہ یہ حدیث آپ کے اس فرمان کی شاہد ہے کہ بندہ نوافل یعنی زائد عبادت سے میرے اتنا قریب ہوتا ہے کہ میں اسکی آنکھیں ہو جاتا ہوں وہ مجھ سے دیکھتا ہے میں اسکے کان ہو جاتا ہوں وہ مجھ سے سنتا ہے میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں وہ مجھ سے بولتا ہے۔ اور ایک قصیدے میں فرماتے ہیں ؎

وذکری جلا الابصار بعد غشاھا واحی فؤاد الصب بعد القطیعۃ

یعنی جب طالبوں اور سالکوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ہیں اور اُن پر تاریکی چھا جاتی ہے۔ تو میری یاد اور میرے ذکر سے ان پر سے پردے اُٹھ جاتے ہیں اور آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور جب کوئی طالب رجعت قہقری کھا کر بزرگوں کے

نوری رشتے اور باطنی رابطے سے جدا اور منقطع ہو جاتا ہے
تو میں اسے پھر زندہ کر کے اسی رشتے میں منسلک کر دیتا ہوں تیسری
چیز جو غیر مترقبہ نعمت عظمیٰ اس کتاب میں دی گئی ہے وہ صلوٰۃ الکبریٰ
ہے اور وہ حضرت سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر دنیا میں سب سے
بہترین اور افضل ترین درود ہے۔ جسے حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی
قدس سرہٗ نے مرتب فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور حضرت
سرور کائنات صلعم کی خوشنودی اور رضامندی کیلئے اس سے بہتر
وسیلہ اور ذریعہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس فقیر کو اللہ تبارک و تعالیٰ
اور اسکے رسول مقبول صلعم اور حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ اور
اپنے روحانی مربی اور باطنی پیشوا حضرت سلطان العارفین رح کی طرف
سے ان متبرک اوراد اور وظائف کی کلیدات اور ان کے پڑھنے
کی اجازت اور اذن بھی عطا ہوا ہے۔ یہ فقیر ان کلیدات گنج دارین
اور مفاتیح کنز کونین کو عمل میں لایا ہے اور ان سے دین و دنیا
میں بے حد فائدہ اٹھایا ہے۔ لہٰذا محض فی سبیل اللہ بھولے بھٹکے
طالبوں اور رحمت خوردہ سالکوں اور طرح طرح کے رنج و مصیبت
میں جکڑے ہوئے اشخاص کیلئے روز قیامت تک عام دسترخوان بچھایا۔

Marfat.com

ہے اور ہر خاص و عام کیلئے عملاً عام ہے۔ آئے اور طالب اپنی طلب اور ہر مرید اپنی مراد اس سے پائے۔ باقی ہر شخص کی مذہبی ذہنیت اور باطنی فراست الگ الگ ہے اور اسی طرح اس کی قسمت اور نصیب بھی جُدا جُدا ہے۔

چوتھی گنج سعادت جو اس کتاب میں دی گئی ہے وہ دعائے سیفی ہے جسے حزبِ یمانی بھی کہتے ہیں حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ نے اپنی کتابوں میں اس دعا کی بڑی تعریف فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ طالب فقیر کی زبان ہرگز سیف الرحمٰن نہیں ہوتی جب تک وہ دعاء سیفی کسی بزرگ کی مزار کے پاس بیٹھ کر نہ پڑھے۔ یعنی اس دعاء کے پڑھنے سے طالب صاحب لفظِ کُن ہو جاتا ہے یعنی جو بات منہ سے نکالتا ہے اللہ تعالیٰ کے امر سے وہ بات ہو جاتی ہے۔

پانچویں کلید گنج سعادت جو اس کتاب میں دی گئی ہے۔ وہ دنیائے فقر و تصوف کی بزرگ ترین اور ممتاز ترین ہستیوں کے احوال اور اللہ تعالیٰ کے پاک اور مقدس پیارے بندوں کے اصلی خدوخال ہیں جو اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ کیونکہ آیا ہے کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور جو لوگ ان کو ذکرِ خیر سے

Marfat.com

یاد کرتے ہیں یا جو ان کا ذکر سنتے اور پڑھتے ہیں۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ سو اسکو بھی اللہ تعالیٰ کے لطف اور مہربانی کا ایک بڑا بھاری ذریعہ اور وسیلہ سمجھ کر اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کے مطالعے سے طالب کے پاس اللہ تعالیٰ کی رضامندی، قرب، معرفت اور وصال کے تمام ذرائع اور وسائل جمع ہو جائیں۔ شاید ان میں سے کسی ذریعے وہ اپنی مراد کو پہنچ جائے اور اپنی دلی تمنا حاصل کر پائے۔

ترا نصیب تری یاوری کرے اے کاش! بتا دیا ہے تجھے گنج بے بہا کا پتہ

ان حالات کے پڑھنے سے طالبانِ راہِ سلوک کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت کا حقیقی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ جذبہ انہیں کشاں کشاں اپنی اصلی اور اصلی منزلِ مقصود یعنی بارگاہِ محبوبِ حقیقی کی دہلیز تک پہنچ جاتا ہے۔

سیل بے رہبر بدریا می رساند خویش را
شوق چوں رہبر شود پیش رہبرے درکار نیست

اے طالب صادق! اگر تیرا بخت یاور اور ہماری بات تیرا باور رہے تو یقین رکھ کہ ہم نے تجھے ایک نہایت ہی گراں بہا گوہر مقصود کا پتہ دیدیا ہے۔ اگر تو اس راستے پر صدق نیت

Marfat.com

سے چل پڑا تو سلوک کا یہ باطنی صد سالہ طویل اور کٹھن راستہ توبہت جلدی اور آسانی سے طے کر لیگا۔ یہ ایک ایسا پنج گنج ہے جس سے طالب صادق بے ریاضت و رنج جملہ مراتب ظاہری و باطنی اور تمام مطالب دینی و دنیوی جلدی حاصل کر لیگا۔

اب ہم رسالہ رُوحی کی شرح لکھتے ہیں۔ یہ رسالہ قرآنی آیت رحمتی وسعت کل شیئٍ کا لب لباب اور معنی المعنیٰ ہے۔ اور حدیث کُنتُ کنزاً مخفیاً فاردت ان اعرف فخلقت الخلق فبی عرفونی کی شرح اور تفسیر التفاسیر ہے۔ اس حدیث قدسی کے ہر کلمے اور ہر لفظ کو مصنف علیہ الرحمۃ نے سلوک کے سات باطنی مقامات سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور ہر لفظ کو اللہ تعالیٰ کے تنزّلاتِ ستّہ یعنی چھ عدد تنزّلات کا عنوان بنایا ہے چنانچہ رسالہ سر روحی یوں شروع ہوتا ہے:۔

"بداں! ارشدک اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ کنتُ ھا ھوت کنزاً یاھوت۔ مخفیاً لاھوت۔ فاردت ملکوت، ان اُعرف جبروت فخلقت الخلق ناسوت، ذات سرچشمۂ چشمانِ حقیقت ھاھوت"۔

پہلا جملہ "بداں ارشدک اللہ تعالیٰ فی الدارین"

Marfat.com

دعائیہ ہے جس کے معنی ہیں۔ "جان لے اے طالب! اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہان میں ہدائت نصیب کرے" اسکے بعد حدیث کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا الخ کا ہر کلمہ بمعہ اسکے مقام مخصوص سلوک کے جوڑا جوڑا نمبروار آیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے :۔(۱) میں تھا ھاھوت کا (۲) مثل خزانے یا ھوت کے (۳) مخفی مقام لاھوت کے اندر (۴) پس میں نے ارادہ کیا عالم ملکوت میں (۵) کہ میں پہچانا جاؤں عالم جبروت میں (۶) پس میں نے اپنی پہچان کیلئے مخلوق کے عالم ناسوت کو پیدا کیا (۷) پس مجھ سے ہی مجھے پہچانا عارف عاشق ذات سرچشمۂ چشمانِ حقیقت ھاھوت نے۔ رسالہ روحی اس حدیث قدسی کی شرح اور تفسیر ہے اور اس میں حضرت سلطان العارفینؒ نے سات مراتب سلوک اور سات تعینات اور چھ تنزلات الٰہیہ سے بحث فرمائی ہے۔

سو ان سات مراتب میں اوّل مرتبہ جو تمام مراتب الوہیت سے برتر اور جملہ تعینات علمی اور خارجی سے بالاتر ہے۔ وہ مرتبۂ ذات ہے جسے مرتبۂ احدیت اور حقیقت حق بھی کہتے ہیں۔ یہ مرتبہ ہر قسم کی صفات ذاتیہ و افعالیہ سے خارج ہے یعنی اس مرتبے میں نہ صفات ذاتیہ اور نہ افعالیہ کا حصول اور نہ طلب

مراد ہے۔ بلکہ یہ مرتبہ ہر وصف و نعت، ہر اسم و رسم، ہر قسم کے ظہور و بطون ہر قسم کی کلیت و جزئیت اور عمومیت و خصوصیت وغیرہ تمام اعتبارات و اشارات سے پاک ہے۔ اس مرتبے کو مجہول الوصف، ممتنع الاشارات، منقطع الوجدان، غیب الغیب، مطلق المطلق اور ازل الازال کہتے ہیں۔ اور مرتبۂ ھاھویت لاتعین اور عین ھویت کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ ذاتی مرتبہ ہر قسم کے اعتبارات تمام تعینات اور جملگی تعلقات اور اضافات غرض کہ اطلاق اور تعین کی کل قیود اور تعلقات سے مطلق مبرا اور منزہ ہے۔ یہ مرتبہ ورا الورا عدم و ألورا ء ہے۔ اس مرتبۂ عرفان تک کسی کو راستہ نہیں اور اس مقام ذات مطلق میں کسی کو دخل نہیں۔ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اس مرتبے کی طرف اشارہ ہے۔ رسالہ روحی میں اس مرتبے کو (۱) کُنْتُ ھاھوت کے مرتبے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۲) دوم مرتبہ تعین الاول اور تجلی اولیٰ ہے۔ یہ مرتبۂ وحدت ہے یعنی عالم ذات کا اپنی ذات اور جملہ صفات

Marfat.com

Marfat.com

سبعہ یعنی سات صفات ذاتی: یعنی صفتِ حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، اور کلام نے ظہور پایا ہے۔ اور کلمات اس میں اٹھائیس ہیں کہ ان کو اسماء الٰہی اور حقائق الٰہی کہتے ہیں۔ یہ مرتبۂ لاھوت لامکان کا ہے۔ یہ مرتبہ ہر آلائشِ حدث و شہادت اور کدورتِ کون و کثافتِ مکان سے پاک ہے یہ محض بحرِ انوارِ غیب اور دنیائے اسرارِ لطیف ہے۔ یہ مقام مقامِ ارواح سے بالا تر ہے۔ رسالہ روحی میں اس مرتبے کو مخفیًا لاہوت کے الفاظ سے ادا کیا گیا ہے۔

(۴) چوتھا مرتبہ عالمِ ارواح کا ہے جو کہ ہر مادے سے مجرد اور متفرد ہے اور اجسام کے عوارض، الوان اور اشکال سے پاک ہے اور قابلِ ادراکِ خود اور غیرِ خود ہے۔ اس لئے سوال اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں ارواح نے بلیٰ اس مقام میں کہا۔ اس مرتبے کو مرتبۂ جبروت کہتے ہیں۔ عربی میں اجبار جوڑنے اور ملانے کو کہتے ہیں اور جبیرہ اس لکڑی کی چپڑی کو کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہیں۔ یہ مرتبہ مراتب الٰہیہ اور مراتب کونیہ کے درمیان بمنزلہ پل، سیڑھی اور واسطے کے ہے اس لئے اس مقام کو مقامِ جبروت کہتے ہیں۔ یہی مقامِ جبرائیل

Marfat.com

ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان وحی کا وسیلہ اور واسطہ رہے ہیں۔ اور عبد و معبود، خالق و مخلوق اور رب و مربوب کے درمیان متعلق جوڑنے پر مامور ہیں۔

یہ مقام عالم غیب اور عالم شہادت یعنی عالم ارواح و عالم اجساد یا عالم لطیف و عالم کثیف کے درمیان گویا ایک برزخ (پردہ) اور سیڑھی کے ہے۔ رسالہ روحی میں اس مقام کو ان اُعرف جبروت سے ظاہر کیا گیا ہے۔

(۵) پانچواں مرتبہ عالم مثال ہے اور یہ عالم ملکوت ہے۔ اس عالم میں میت سے قبر میں سوال و جواب ہوتا ہے۔ اور اسی عالم میں اُسے برزخ کے اندر عذاب ہوتا یا راحت ملتی ہے۔ کامل لوگوں کی ارواح اور ملائکہ اسی عالم میں بود و باش رکھتے ہیں۔ اور مختلف مثالی شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ خضر اور الیاس علیہم السلام کو اسی مقام میں زندگی حاصل ہے۔ اور ارواح شہداءِ اکبر اور اصغر کو اسی مقام میں بہ نسبت دیگر ارواح کے بڑھ کر زندگی اور بیداری حاصل ہے۔ انسان کے سچے خواب اسی مقام میں واقع ہوتے ہیں۔ رسالہ روحی میں اس مقام کو واردات ملکوت کے

Marfat.com

خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔

(۶) چھٹا مرتبہ مرتبۂ وجود عالمِ ناسوت ہے۔ یہ عالم قابلِ تفرق والتیام یعنی کٹنے اور جڑنے کے قابل ہے۔ یہاں تمام اشیاءِ کونیہ باعتبارِ خلقت سوائے عرش و کرسی کے قابلِ تجزیہ و تبعیض ہے۔ اِس عالم میں اشیاء جڑتی اور ٹوٹتی ہیں اس مرتبے کی ابتداء عرشِ رحمٰن سے ہے اور اس کا انجام اور خاتمہ موالیدِ ثلاثہ پر ہے۔ عرش سے فرش تک اس کا عرض محیطِ عالم ہے۔ اس مرتبے کو مرتبۂ ناسوت کہتے ہیں رسالہ روحی میں اس مرتبے کو مخلقت الخلق ناسوت کی عبارت سے یاد کیا گیا ہے۔

(۷) ساتواں مرتبہ جمع الجمع ہے۔ اس مرتبے کا مظہر حضرت انسان ہے کہ جملہ تعینات سابقہ اور کل عوالم مذکورہ کا جامع ہے۔ اس مرتبۂ ہدایت میں مرتبۂ نہایت مندرج ہے۔ کما قیل النہایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ اور وَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ مِنْ رُّوْحِیْ اسی نسبت ذاتی سے مراد ہے۔ اور اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اسی جامعیت کی طرف اشارہ ہے۔ اور خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ

Marfat.com

علی صورتہ اسی کمالیت پر دال ہے۔ اس مرتبے میں انسان
کامل مظہر اتم کبریا اور آئینہ جامع حق بنتا ہوتا ہے۔ رسالہ
روحی میں اس مرتبے کو نبی عرفوذی ذات سرچشمہ چشمان
حقیقت ھاھویت کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

غرض مذکورہ بالا سات مراتب اور سات تعینات سے
رسالہ روحی میں بحث کی گئی ہے۔ ان سات مراتب میں
سے اوّل تین مراتب یعنی مرتبۂ ھاھوت، یاھوت اور لاھوت
کو مراتب الٰہیہ کہتے ہیں اور دیگر تین مراتب یعنی مرتبہ
جبروت، ملکوت اور ناسوت کو مراتب کونیہ کہتے ہیں اور
ساتویں مرتبہ حضرت انسان کو مرتبۂ جامع کہتے ہیں۔ کیونکہ
اس میں جملہ مراتب الٰہیہ اور مراتب کونیہ بالقوی جمع ہیں۔
یہ مرتبہ ہر دو امکان اور وجوب اور مرتبۂ حدوث و قدم کے
رنگ سے رنگین ہے۔

مذکورہ بالا سات مراتب میں سے سوائے پہلے ذاتی مرتبہ
کے باقی چھ مراتب کو تنزلات ستہ یعنی چھ عدد تنزلات
کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے واحد مطلق
اور اکیلے تھے۔ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ یعنی

اللہ تعالےٰ موجود تھا اور اُسکے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اخفاء سے اظہار اور وحدت سے کثرت کی طرف ظہور و نزول فرمایا اور اس ظہور و نزول سے چھ قسم کے تنزّلات واقع ہوئے۔ چنانچہ نزول اوّل میں اللہ تعالیٰ نے ذات سے صفات کی طرف اور نزول دوم کے اندر صفات سے اسماء کی طرف ظہور فرمایا۔ تیسرے نزول میں اسماء سے افعال کا صدور ہوا۔ اور چہارم نزول میں افعال سے آثار نمودار ہوئے۔ پنجم میں آثار سے اعیان اور ششم تنزّل کے اندر اعیان سے حضرت انسان کا نمود اور اس کا وجود موجود ہوا۔ ان مراتب میں سے پہلے تین مراتب کو مراتب الٰہیہ اور پچھلے تین مراتب کو مراتب کونیہ اور آخری مرتبہ کو مرتبۂ جامعہ کہتے ہیں۔ اور پہلے مرتبۂ ذات کے بعد دو مراتب کو ظہورِ علمی اور آخری تین مراتب کو ظہورِ عینی کہتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ان جملہ مراتب و تعینات و تنزلات و ظہورات کا نقشہ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

مرتبۂ اول	مرتبۂ دوم	مرتبۂ سوم	مرتبۂ چہارم	مرتبۂ پنجم	مرتبۂ ششم	مرتبۂ ہفتم
ذات	تنزّل صفات ۱	تنزّل اسماء ۲	تنزّل افعال ۳	تنزّل آثار ۴	تنزّل اعیان ۵	تنزّل حضرتِ انسان ۶
تعینِ احدیت ۱	تعینِ وحدت ۲	تعینِ وحدانیت ۳	تعینِ روح ۴	تعینِ مثال ۵	تعینِ جسم ۶	تعینِ انسان ۷
مقامِ ھاھوت ۱	مقامِ یاھوت ۲	مقامِ لاھوت ۳	مقامِ جبروت ۴	مقامِ ملکوت ۵	مقامِ ناسوت ۶	مقامِ ذاتِ سرِ حشیہ چشمانِ حقیقت ھاھوت ۷
مراتبِ الٰہیہ			مراتبِ کونیہ			مرتبۂ جامعہ
ظہوراتِ علمی			ظہوراتِ عینی			

یاد رہے کہ آفتابِ ذات نے جب اپنی وحدت و صرافت سے ظہور و تنزّلات و مراتب مختلفۂ ذاتی کی طرف جلوہ فرمایا تو ظہورِ ذات کے

Marfat.com

صفات کی شعاعیں نمودار ہوئیں یعنی صفت حیات، علم، قدرت، ارادہ، سمع، بصر اور کلام۔ اور اسی کے مطابق سات مذکورہ بالا مراتب اور سات تعینات قائم ہوئے۔ جیسا کہ آفتاب کے ذاتی سفید نور سے سات مختلف ادوان اور رنگوں کا ظہور ہوتا ہے جبکہ وہ کسی شفاف مہذب جسم سے گذرتا ہے۔ جنہیں ہم اکثر شبنم کے قطروں اور قوس و قزح کی صورت میں روزمرہ دیکھتے ہیں۔ آفتاب ذات کے یہ سات تنزلی رنگ عالم کثرت، جملہ تنوعات کے ہر علوی اور سفلی اور غیب و شہود کے تمام امکانات میں ظاہر ہوئے۔ جس سے کائنات میں سات آسمان اور زمین میں سات بر اعظم، سات سمندر، سات بہشت، سات دوزخ، سات ستارے، سات ہفتے کے دن، سات اوتاد، دنیا میں سات رنگ اور دیگر سات انواع وغیرہ قائم اور موجود ہوئے۔ اور انہی سات مراتب کے مطابق آفتاب نورِ محمدی صلعم سے سات نوری پاک ہستیاں ظہور پذیر ہوئیں جنہیں رسالہ روحی میں سلطان الفقراء اور سید الکونین کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ جن کا ذکر آئندہ رسالہ روحی میں آئے گا۔

Marfat.com

جب کبھی بارش ہو چکنے کے بعد آفتاب مغرب کی طرف بادلوں سے نکل آتا ہے۔ اور مشرق کی طرف ہوا قطراتِ آبی سے پُر اور مملو ہوتی ہے۔ اُس وقت آفتاب کی سفید روشنی جب اُس فضا پر پڑتی ہے۔ تو قوسِ قزح کی شکل میں سات رنگوں سے مرکب ایک کمان کی صورت کی ٹیڑھی سی لکیر آسمان یا فضا پر نمودار ہو جاتی ہے۔ جسے عربی میں قوسِ قزح کہتے ہیں اور عوام اسے بہشتی پینگ کہتے ہیں۔ یہ دائرہ دراصل سورج کا گول عکس ہوتا ہے جس کا اوپر والا نصف دائرہ جو کہ فضا کی شفاف آبی سطح پر پڑتا ہے۔ تو وہ سات مختلف رنگوں کی ایک کمان کی طرح نظر آتا ہے لیکن سورج کا دوسرا نصف حصہ جو زمین کی کثیف سطح پر پڑتا ہے۔ وہ مخفی اور غیر مرئی ہوتا ہے۔ اور نظر نہیں آتا۔ بعینہٖ اسی طرح جب آفتابِ ذاتِ الٰہی نے فضائے وحدت سے عوالمِ کثرت کی طرف ظہور فرمایا، تو ان ظہورات میں سے جو آدھے ظہورات عالمِ لطیف میں وارد ہوئے وہ ظہوراتِ الٰہیہ بن گئے۔ اور اس نے قوسِ ربوبیت کا نصف دائرہ بنایا۔ اور جو دوسرے آدھے ظہورات عالمِ کثیف میں واقع ہوئے۔ وہ ظہوراتِ کونیہ کہلائے اور اُس نے نصف

Marfat.com

دائرۂ عبودیت بنایا۔ سو یہ دو قوسیں دو کمانوں کی صورت میں ظہور پذیر ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کے کامل بندے پر جب اللہ تعالیٰ کے نور کی ذاتی تجلی ہوتی ہے۔ تو اس کا ظاہر اور باطن اس نور صبغۃ اللہ سے رنگین ہو جاتا ہے۔ اور وہ حدوث اور قدم کے دو پروں سے اپنی اصل کی طرف پرواز کرتا ہے اور اسی باطنی پرواز میں دائرۂ عبودیت سے عروج کر کے دائرہ ربوبیت میں قدم رکھتا ہے۔ اور اسے طے کر کے وہاں سے سیاک مرجوع بن کر واپس دائرۂ عبودیت میں لوٹ آتا ہے۔ تو اس وقت اس کے حق میں یہ کہنا صحیح ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس عارف واصل نے قوس عبودیت اور قوس ربوبیت کے دو کمانوں کو گویا توڑ دیا ہے۔ اسی کا نام ہے مقام قاب قوسین او ادنیٰ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عروج معراج کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ فَاسْتَوٰی وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ ترجمہ پس محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیدھا آسمان کی طرف چڑھا یہاں تک کہ وہ (ربوبیت کے) افق اعلیٰ پر پہنچا پھر

زیادہ نزدیک ہوا۔ پھر (قوسِ عبودیت کی طرف) جھکا تب دو کمانوں کے دو نصف دائروں یا اس سے بھی زیادہ قریب تر ملاپ بن گیا۔ اور یہ مقام قاب قوسین اسلام کے بنیادی رکن کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صورت میں قائم اور نمودار ہو گیا۔ کلمہ طیب کے پہلے نصف یعنی لا الہ الا اللہ میں ربوبیت کا مظاہرہ ہے اور دوسرے نصف محمد رسول اللہ صلعم میں عبودیت کی شان جلوہ گر ہے۔ نیز کلمہ طیب کا نصف قوس الوہیت یعنی لا الہ الا اللہ میں صفت شمس جلال کا مظاہرہ ہے اور اس کلمے کے بارہ حروف کے مطابق بارہ بروجِ شمسی کے بارہ ماہ کامل دیتا میں قائم ہوئے اور آفتاب جلال کے زیر اثر دن کے روشن اور گرم بارہ گھنٹے متعین ہوئے۔ اور کلمہ طیب کے دوسرے نصف یعنی قوسِ عبودیت محمد رسول صلعم کے بارہ حروف کے مطابق قمری سال جمالی کے بارہ ماہ نمودار ہوئے۔ اور لیلائے لیل جمال کے بارہ ٹھنڈے گھنٹے قائم ہوئے۔ شمسی سال کے مہینے اسی لئے ایک ہی موسم میں یکساں طور پر واقع ہوتے رہتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت الٰہی کبھی اور کسی طرح

Marfat.com

تغیر پذیر نہیں ہوتی۔ وہ ذاتِ ذوالجلال لم یزل و لا یزال ہمیشہ ایک ہی حالت پر الآن مکانکان دائم قائم ہے۔ اور قمری مہینوں کا موسم اس واسطے بدلتا رہتا ہے کہ حقیقتِ محمدی صلعم مختلف زمانوں کے اندر اپنے نائب، خلیفہ اور جانشین کی صورت میں بدلتی رہتی ہے۔ دن اور رات کے شبانہ روز میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور انسان ہر گھنٹے میں تقریباً ایک ہزار دفعہ سانس لیتا ہے۔ چنانچہ کلمہ طیبّ کے چوبیس حروف کے مطابق دن رات میں انسان کے چوبیس ہزار سانس ہوتے ہیں۔ نحن ذا ہر سانس میں کلمہ طیبّ کا پاس انفاس کما حقہٗ کرتا رہے۔ تو اس کے اندر کلمہ طیبّ کے چوبیس ہزار انوار نمودار ہوتے ہیں۔ اور ہر سانس میں چوبیس ہزار شیطان کے ناری آزار زائل ہوتے ہیں۔ اس بات سے تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ آیا ہے کہ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انفاس الخلائق یعنی بندے کو اللہ تعالےٰ کی طرف اتنے راستے ہیں جتنے کہ دنیا میں آس کے سانس ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل انسان کے شاملِ حال ہو جائے اور مرشد کامل کی نگاہِ لطف پڑ جائے تو ایک ہی دم اور سانس

Marfat.com

میں انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ قدس تک چڑھ جائے نیز
سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں۔ اور مومن عارف کے
دل کی طرف اللہ تعالیٰ ہر روز مقتضائے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ
فِیْ شَاْنٍ نئی شان سے جلوہ گر ہوتا ہے۔ عارف کامل کے
دل میں وہ شان معلوم ہوتی ہے لیکن عام مردہ دل نفسانی
کے دل پہ اس شان کی تاثیر معدوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہر انسان کی طرف ایک نئی شان اور صفت سے متجلی ہوتا ہے

اس واسطے دنیا میں اختلافِ رنگ و بو واقع ہوا ہے۔

اے ترا بر طورِ دل ہر دم تجلی دگر طالبِ دیدار را ہر گوشہ موسیٰ دگر
یک دو حرفے خواندہ ام در پیشِ استادِ ازل تا ابد بر دل رسد ہر لحظہ معنی دگر

واضح رہے کہ ازل کے روز اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح کی
طرف مخاطب ہو کر فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنی کیا میں تمہارا
رب نہیں ہوں۔ سب نے یک زبان ہو کر جواب میں بلیٰ یعنی
ہاں کہا۔ اُس وقت زبانی (اور قولی) امتحان تھا۔ بعدہٗ اللہ
تعالیٰ نے انہیں مکررہ امتحان میں ڈھٹا کر دیا ہے کہ ہر چون پیر آن
سے اپنی الوہیت اور ربوبیت کے سوال کے حل طلب کیے
ازل کے روز اللہ تعلے نے ارواح کی طرف چونکہ اپنی ربوبیت

Marfat.com

ورالوہیت کی تجلّی فرمائی تھی۔ اس واسطے دنیا میں ارواح کی
خاکِ عبودیت شرابِ ربوبیت اور باوۂ الوہیت سے متکبر ہو گئی ؎
روش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند گلِ آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند
آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

دنیا کے اکثر ظلوم و جہول انسانوں نے اپنے حادثِ پیکرِ خاکی
میں جب قدامت کا رنگ دیکھ لیا تو ربوبیت اور الوہیت کا
دم بھرنے لگ گئے اور خودی اور انانیت کے گرداب میں گرفتار
ہو کر اپنے پروردگار سے غافل ہو گئے۔ دنیا میں آکر ان لوگوں
نے اپنے صنم نفس اور نفسانی مادی معبودوں کو تو ثابت کیا
لیکن اپنے ربِّ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور الوہیت کی
نفی کر ڈالی اور آلٰہ کلمہ پڑھ کر راہِ راست سے بھٹک گئے
یہ لوگ دنیا میں محجوب اور مغضوب کہلائے۔ تمام کفار مشرکین
اور اللہ تعالیٰ سے غافلین فاسقین لوگ اس گروہ میں شامل
ہیں۔ اور دنیا میں ان لوگوں کی بہت بھاری اکثریت ہے اور
یہ سب اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان امتحان میں فیل لوگ ہیں
ان لوگوں کے دل و دماغ پر اکثر شیطانی انانیت یعنی
انا خیر منہ کا بھوت کسی نہ کسی رنگ میں

Marfat.com

سوار رہتا ہے۔ اور فرعونِ بے عون کی طرح کُوسِ اَنَا رَبُّکُمُ الْ
ہر وقت اِس طرح بجاتے رہتے ہیں کہ انہیں مطلق خبر بھی نہیں ہ
یہ لوگ دنیا کی طلب میں اس طرح محو اور منہمک رہتے
کہ انہیں مطلق اپنے خالق مالک اللہ تعالیٰ کا مطلق خیال
نہیں آتا۔ ان لوگوں کا مشرب ہے ہمہ بے اوست ۔
دوم قسم کی ارواح پر جب ازل کے روز تجلی ہوئی۔ تو
ان کی نظر اس تجلی سے خیرہ ہو گئی۔ انہوں نے دنیا میں آ
بغیر نفی کے اللہ تعالیٰ کو ثابت کیا اور ہر شے میں اس کا
دیکھ کر مختلف مظاہر قدرت کو ذاتِ واجب الوجود تصور کر
یہ مشرب ہمہ اوست لغزشوں اور رخنوں سے پُر ہے مشرب
ہمہ اوست اگر توحیدی اور حالی ہے تو اس کے جواز کی
صورت ہو سکتی ہے لیکن عوام اہلِ تقلید لوگ اس مشرب
بڑی بھاری لغزش کھاتے ہیں اور کائنات کی ہر شے کو
ذاتِ واجب الوجود کا مظہر خیال کر کے اس کے پوجنے اور پرستش
کرنے کا جواز نکال لیتے ہیں۔ چنانچہ حسن پرستی، بت پرستی
پیر پرستی، قبور پرستی، سورج پرستی، آتش پرستی، اوتار پرستی
بادشاہ پرستی غرض تمام غیر پرستی کے جواز یہاں سے نکلتے ہیں

منصور حلاّج کا انا الحق گو حالی تھا تب بھی شریعت نے اُس پر مواخذہ
کے اُسے سُولی پر چڑھا دیا لیکن فرعون کا انا ربکم
وعلیٰ دجالی تھا۔ کیونکہ نفسانی لوگوں کا کبر اور انانیت نفس
ہوا سے ہوتا ہے۔ اور اہل اللہ لوگوں کا اَنا اور کبر ذات
یا سے ہوتا ہے۔ سو اِس مشرب میں جو لوگ اہلِ توحید صاحب
ل ہیں۔ وہ معذورین مجذوبین کہلاتے ہیں اور جو لوگ
ل تقلید صاحب قیل و قال ہیں وہ ضالین اور راستے سے
ٹکے ہوئے ہیں۔ سوم فرقہ اُن بلند حوصلہ قوی استعداد اور
ور بین لوگوں کا ہے کہ جن کی ارواح اور قلوب پر جب روزِ
ل میں الست کی تجلی ہوئی تو دُنیا میں بھی ان لوگوں نے وعدۂ
لی کو کماحقہٗ ایفاء کیا۔ اِن لوگوں نے نورِ حق کو مقام ربوبیت
ن اور اپنے وجود کو مقامِ عبودیت میں الگ الگ دیکھا۔ انہوں نے
نیا میں آکر دِل و جان سے اسکی ربوبیت کا اظہار کیا۔ اور اپنی
بودیت کا ظاہری و باطنی اور عملی و علمی طور پر اقرار کیا۔ ان لوگوں
نے اپنے حادث وجود میں اس کے قدیم رنگ سے اسکی معرفت اور
شناخت کا فائدہ اُٹھایا۔ اور اسی کے شمعِ جمال پر پروانہ وار
جل کر اپنے آپ کو اس پر مٹایا اور اپنے اور تمام غیر ما سوی

Marfat.com

مطلوبوں اور کل نفسانی مقصودوں اور جملہ فانی معبودوں
کی نفی کر کے اسکی ذات واجب الوجود کو ثابت کیا اور اپنے
آپ کو اسکی ذات حیّ قیوم میں فنا کر کے اس کے وصل اور شاہد
سے ہمام بقا پایا۔ یہ فرقہ محبوبین ہمہ از اوست کا ہے
سو یہ تین قسم کے فرقے ہوئے۔ ایک فرقہ وہ ہے جس کا
خیال ہے۔ کہ ہمہ بیلے اوست۔ یعنی کائنات بغیر خالق مالک
ہے۔ دوسرے فرقے کا خیال ہے ہمہ اوست۔ سب وہی ذات واجب الوجود
ہے۔ سوم فرقہ صادق مصدوق اہل سنت والجماعت اہل حق کا
ہے جو سمجھتے جانتے اور دیکھتے ہیں کہ ہمہ از وست یعنی سب کچھ
اسی سے ہے اور وہ سب کا خالق مالک ہے لیکن اس کی ذات
مخلوق کے گرد و غبار سے پاک اور منزہ ہے۔ قرآن کریم میں آیا
ہے۔ واعلم انہ لا الٰہ الا اللہ یعنی اس بات کو جان
لے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ ذات واجب الوجود۔ اس میں
غیر معبودوں کی نفی ہے پھر اثبات ہے اور یہی صراط مستقیم
اور اصل توحید اور معرفت ذات ہے۔ کہ کن کے ان غیر مختتم
اور لاحد اسرار و معارف کو اگر ہم تحریر کرتے جائیں۔ تو کبھی ختم
نہیں ہوں گے اور ہم اپنے اصلی غرض اور مطلب سے دور جا پڑیں گے

Marfat.com

وجہ یہ ہے کہ اس موضوع میں پڑنے سے مسائل وحدت وجود اور وحدت شہود یا ہمہ اوست اور ہمہ از اوست کے فلسفیانہ اور متکلانہ دور و دراز بحث کا ایک لازوال سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کی تشریح میں متقدمین اور متاخرین متصوفین نے دفتر کے دفتر سیاہ کر دیئے ہیں لیکن قیل و قال اور عقلی دلائل سے یہ عقدۂ لاینحل کبھی وا نہیں ہوتا کیوں کہ ان لازوال منازل کو برق براق عشق طرفۃ العین میں طے کر لیتا ہے عقل دور اندیش کا گدھا اپنے پندار کے دلدل میں پھنس کر بازی ہار جاتا ہے ؎

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

سو اب ہم اپنے اصلی موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ رسالہ ہذا میں ایک مسئلہ جس کی تشریح اور توضیح نہایت ضروری ہے اور یہ مسئلہ اکثر علماء ظاہر کے اعتراضات کا آماجگاہ بنا رہا ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ اس رسالہ میں دنیا کے تمام اولیاء اللہ میں سے صرف سات ممتاز اولیاء اللہ کو سلطان الفقراء احمد سعید الکونین کے جلیل القدر لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ جن میں سے پانچ حسب ذیل کی پاک ہستیاں

Marfat.com

دنیا میں آچکی ہیں۔ اوّل روح پاک جناب خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا۔ دوم روحِ مبارک حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سوم روحِ مقدس حضرت سیّد الاولیاء شاہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز۔ چہارم روحِ مکرم حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہٗ العزیز پنجم روحِ معظم حضرت سلطان العارفین فنا فی عین ذات یاھو حضرت شیخ سلطان باھو قدس اللہ سرہٗ العزیز رسالہ روحی میں مذکور ہے۔ کہ ان پانچ اولیاء مقربین کے علاوہ دو دیگر اولیاء اللہ دنیا میں آنے والے ہیں۔ جب تک وہ دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔ ان سات اولیاء اللہ کے قدم تمام اولیاء اللہ غوث و قطب کے سر پہ ہیں۔ معترضین کہتے ہیں کہ ان سلطان الفقراء اور سید الکونین میں صحابۂ کرام، دوازدہ امام و مجتہدین اور دیگر اولیاء مقربین میں سے کسی کو شامل نہیں کیا گیا۔ واقعی یہ بڑا بھاری اشکال ہے۔ اس فقیر کو خود بھی کچھ عرصہ اس مسئلہ کے متعلق بڑی فکر اور اندیشہ لاحق رہا۔ چنانچہ

ایک رات اِس فقیر نے واقعہ میں دیکھا کہ باطن میں ایک بزرگ نے مجھ سے یہی سوال کیا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے اِس عقدے کا ایک عجیب حل میرے دل میں القاء فرمایا۔ جو اُس وقت اِس فقیر نے بطور جواب اس بزرگ کے سامنے پیش کیا۔ جسے اُس نے درست اور صحیح تسلیم کیا اور اس پر اپنی خوشنودی اور رضامندی کا اظہار کیا وہ جواب یہ ہے کہ جس طرح ظاہر میں مختلف فنون اور کمالات ہیں اسی طرح باطن میں بھی الگ الگ ہنر اور کمالات کی قسمیں ہیں۔ اور ایک ہنر اور کمال دوسرے ہنر اور کمال سے کوئی نسبت اور لگاؤ نہیں کھاتا۔ مثلاً دنیا کے اندر بعض اشخاص خوشنویسی میں کمال رکھتے ہیں اور بعض خوش آوازی اور گانے میں ید طولےٰ رکھتے ہیں اور بعض پہلوانی میں بڑی قوت اور فن پہلوانی کے مالک ہوتے ہیں۔ چنانچہ آیا ہے لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ و لِکُلِّ رِجَالٍ فَنٌّ یعنی ہر فن کیلئے خاص خاص صاحب کمال انسان ہوتے ہیں اور ہر انسان کیلئے ایک خاص فن ہوتا ہے۔ سو مختلف فنون والوں کی آپس میں نہ کوئی نسبت قائم کی جا سکتی ہے اور نہ ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے مثلاً یہ نہیں کہا جا سکتا کہ

فلاں خوش نویس اور فلاں گویّے میں سے کون بہتر ہے یا
فلاں گویّے اور فلاں پہلوان میں سے کون بڑھ کر ہے۔ کیونکہ
یہ شعبے ہی مختلف ہیں۔ اسی طرح باطنی دنیا کے کمالات اور
فنون کے بھی مختلف شعبے اور قسمیں ہیں یعنی بعض اولیاء اللہ زہد
میں، بعض ترک میں، بعض ریاضت میں، بعض صدق میں،
بعض صبر میں، بعض شکر میں، بعض تجرید و تفرید بعض جود و سخا
بعض رحمت و رافت میں مشہورِ زمانہ اور یکتائے روزگار ہوئے
ہیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام میں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام،
زاہد البشر اور حضرت داؤد علیہ السلام عبد البشر اور حضرت
ایوب علیہ السلام اصبر البشر ہوئے ہیں۔ یعنی ہر نبی کسی
خاص باطنی صفت اور فن میں صاحبِ کمال ہوا
ہے۔ اسی طرح اصحابِ کبار میں سے بعض صدق میں
بعض عدل میں بعض حیا میں بعض علم میں بعض جود و سخا
اور علم و شجاعت میں یگانۂ روزگار ہوئے ہیں۔ اسی طرح
اولیاء اللہ میں سے ہر ولی اپنی ایک خاص باطنی صفت
اور فن میں صاحبِ کمال ہوتا ہے۔ اسی طرح فقر ایک
خاص باطنی فن اور کمال ہے اور اس کے برابر باطنی

Marfat.com

دنیا میں نہ کوئی فن ہے اور نہ کوئی کمال۔ اور یہ باطنی کمال اور نعمت تمام انبیاء میں سے بدرجۂ اتم ہمارے آقائے نامدار احمد مختار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے مرحمت فرمایا تھا جس میں نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول آپ کے ہمسر اور برابر ہو سکتا ہے۔ اور اسی پر آپ نے فخر فرمایا ہے۔ کہ الفقر فخری و بہ افتخر علیٰ سائر الانبیاء یوم القیمۃ یعنی فقر کے کمال پر مجھے فخر حاصل ہے اور اسی بے مثل کمال کے باعث قیامت کے روز تمام انبیاء اور مرسلین کے درمیان میں سربلند ہوں گا۔

مقام غور ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ظاہری و باطنی کمالات کے جامع تھے لیکن آپ نے کسی فن اور کمال پر فخر نہیں فرمایا یعنی نہ شجاعت پر، نہ سخاوت پر۔ نہ تقویٰ و صبر پر، نہ ترک و توکل پر اور نہ فصاحت و بلاغت پر لیکن حضور نے محض فقر کے کمال پر فخر کا اظہار فرمایا ہے۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے الفقر فخری و الفقر منی یعنی فقر میرا فخر ہے اور فقر ہی میرا اصل ترکہ اور ورثہ ہے۔ اب صرف یہ بات تشریح طلب ہے کہ آیا فقر کونسا باطنی فن اور کمال ہے جس پر فخر الانبیاء کی

Marfat.com

ذات بابرکات فخر فرماتی ہے۔ لغت عربی میں فقر افلاس اور تنگدستی اور ہیچ مائی تنگی و ناداری کو کہتے ہیں۔ لیکن باطنی دنیا میں فقر دونوں جہان کی بادشاہی اور سرداری کا نام ہے چنانچہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ العزیز سے کسی نے فقر کی تعریف پوچھی تو آپ نے فرمایا لیس الفقیر من لیس لہ درھم او دینار بل الفقیر من قال الشیء کن فیکون یعنی دنیائے باطن میں فقیر وہ نہیں جس کے پاس روپے پیسے نہ ہوں بلکہ فقیر وہ ہے جو کسی شے کیلئے کہدے کہ ہو جا پس وہ ہو جائے یعنی فقیر وہ ممتاز اور محبوب ہستی ہے کہ جو مالک الملک ہو اور جس کی زبان سیف الرحمٰن ہو کہ جس کام کے لیئے امر کرے کہ ہو جا پس وہ ہو جائے۔ اور فقر کی تعریف یہ بھی آئی ہے کہ الفقر اذا تم فھو اللہ یعنی جب فقر کا مرتبہ تمام ہو جاتا ہے تو بس اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے یعنی فقیر اللہ تعالےٰ کے نور میں فنا حاصل کر کے اس کے نور سے باقی باللہ ہو جاتا ہے۔ سو باطن میں فقر سب سے اعلیٰ افضل اور بلند ترین مرتبہ اور ارفع ترین درجے کا نام ہے۔ اور وہ فقر اختیاری ہے نہ کہ فقر اور افلاس اضطراری

Marfat.com

جو کہ محض دنیوی مفلسی اور ناداری سے ہے اور مذہب رسوائی
وخواری ہے۔ ایسے فقر نکونسار سے پناہ مانگی ہے کہ جس سے دنیوی
لالچ اور طمع کے سبب فقیر دنیاداروں کے سامنے ادب
اور تعظیم کے لئے جھکے۔ چنانچہ فرمایا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ فَقْرِ الْکُفْرِ یعنی میں فقر نگونسار سے پناہ مانگتا
ہوں۔ ایسا فقر دونوں جہان کی روسیاہی ہے لیکن فقر
خاص الخاص تو دونوں جہان کی بادشاہی ہے۔ اس لئے
باطن میں اس سے اعلیٰ اور افضل اور کوئی رتبہ ہی نہیں ہے اور
یہ بلند منصب سب انبیاء مرسلین میں سے اللہ تعالےٰ نے
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت فرمایا۔ اور
بعدہٗ آپکے طفیل آپ کی امت کے خاص خاص فنا فی الرسول
پاک ممتاز اشخاص اور مقدس ہستیوں کو اس سے سرفراز فرمایا
یوں تو فقر کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں آئی ہیں لیکن
ہم فقر کی فضیلت اور علو شان میں حضرت ابی ذر غفاری
رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔ چنانچہ
ایک دفعہ حضرت سرور کائنات صلعم مخدوم اور آقا کریم تھے
تھے۔ اور آپ کی چشم مبارک سے اشک جاری تھے

Marfat.com

کہ اس اثناء میں حضرت ابی ذر غفاریؓ آپ کے پاس آنکلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بخود حضرت ابی ذر غفاریؓ
سے دریافت فرمایا کہ یَا اَبَا ذَرٍ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَحُزْنِیْ
وَلِاَیِّ شَیْءٍ اِشْتِیَاقِیْ فَقَالَ اَبُوْذَرٍ اَخْبِرْنِیْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَعَمْ بِغَمِّکَ وَفِکْرِکَ فَقَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اَہْ اَہْ اَہْ وَاشَوْقَاہُ
اِلٰی لِقَاءِ اِخْوَانِیْ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ شَأْنُہُمْ کَشَأْنِ الْاَنْبِیَاءِ
وَہُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّہَدَاءِ یَفِرُّوْنَ
مِنَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّہَاتِ وَالْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ
وَالْاَبْنَاءِ لِابْتِغَاءِ مَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَہُمْ
یُتْرَکُوْنَ اَمْوَالَہُمْ لِلّٰہِ تَعَالٰی یُبَدِّلُوْنَ اَنْفُسَہُمْ
بِالتَّوَاضُعِ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّہَوَاتِ وَحُصُوْلِ
الدُّنْیَا وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ
یَعْبُدُوْنَ وَیَبْکُوْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ وَقُلُوْبُہُمْ اِلَی
اللّٰہِ وَاَمْرُہُمْ وَاَحْکَمُہُمْ مِنَ اللّٰہِ وَعِلْمُہُمْ لِلّٰہِ
اِذَا مَرِضَ وَاحِدٌ مِنْہُمْ ہُوَ اَفْضَلُ عِنْدَ
اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ وَّاِنْ شِئْتَ

Marfat.com

أَنْ يَدَكَ يَا أَبَا ذَرٍ۔ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّعَمْ قَالَ اَلْوَاحِدُ مِنْهُمْ إِذَا مَاتَ فَهُوَ مِمَّنْ
مَّاتَ فِي السَّمَاءِ لِكَرَامَتِهٖ عَلَى اللّٰهِ وَإِنْ
شِئْتَ أَنْ يَدَكَ يَا أَبَا ذَرٍ قُلْتُ بَلٰى يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم۔ قَالَ اَلْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُؤْتٰى بِهٖ
قَبْلَهٗ فِي ثِيَابِهٖ فَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ أَجْرُ سَبْعِيْنَ
حُجَّةً وَّعُمْرَةٍ وَكَانَ لَهٗ أَجْرُ عِتْقِ أَرْبَعِيْنَ
رَقَبَةً مِنْ أَوْلَادِ إِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِيْنَارٍ، وَإِنْ
شِئْتَ أَنْ يَدَكَ يَا أَبَا ذَرٍ۔ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صلعم قَالَ اَلْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَذْكُرُ
أَهْلَ الْوُدُوْدِ ثُمَّ يَتِمُّ يُكْتَبُ لَهٗ بِكُلِّ نَفْسٍ
أَلْفَ أَلْفَ دَرَجَةٍ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَدَكَ
قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ اَلْوَاحِدُ
مِنْهُمْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ كَمَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ فِيْ
جَبَلِ عَرَفَاتٍ مِثْلَ عُمُرِ نُوْحٍ أَلْفَ سَنَةٍ وَ
إِنْ شِئْتَ أَنْ يَدَكَ يَا أَبَا ذَرٍ قُلْتُ بَلٰى يَا

Marfat.com

رَسُوْلَ صلعم قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لِيُسَبِّحَ سُبْحَةً
خَيْرٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَنْ يَّسِيْرَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا
ذَهَبًا وَّاِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَا ذَرٍّ - قُلْتُ
بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ مَنْ نَظَرَ نَظْرَةً
اِلٰى اَحَدِهِمْ هُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَظَرِهٖ اِلٰى
بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ سَتَرَهٗ فَكَاَنَّمَا سَتَرَ اللّٰهَ
تَعَالٰى وَمَنْ اَطْعَمَهٗ فَكَاَنَّمَا اَطْعَمَ اللّٰهَ تَعَالٰى
وَاِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ بَلٰى يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ اِنْ
جَلَسَ مَعَهٗ قَوْمٌ مُصِرُّوْنَ وَمُثْقَلُوْنَ مِنَ
الذُّنُوْبِ مَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا مُخَفَّفُوْنَ ط -

ترجمہ حدیث :- ایک روز حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مغموم اور غمگین بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ اتنے میں حضرت ابی ذر غفاریؓ آپ کے پاس آنکلے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر غفاریؓ سے دریافت فرمایا - کہ "اے اباذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ لوگ کیوں مغموم اور محزون ہوں اور تجھے کس چیز کا اشتیاق

Marfat.com

ہے۔ ابوذر نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم مجھے اپنے فکر اور غم سے آگاہ فرمائیے۔ تب آنحضرت صلعم نے تین دفعہ آہِ سرد کھینچکر فرمایا۔ آہ۔ آہ۔ آہ۔ میرے دل میں کس قدر اشتیاق ہے اپنے اُن بھائیوں کے دیکھنے کا جو میرے بعد دنیا میں آئیں گے۔ ان کی شان انبیاء کی شان کے برابر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شہداء کا درجہ رکھتے ہونگے۔ اپنے مولیٰ کی رضامندی کی خاطر وہ اپنے ماں، باپ، بھائی بہنوں اور بیٹوں کو چھوڑ دینگے اور اللہ تعالیٰ کی طلب میں مالِ دنیا کو ترک کردیں گے۔ اور محض اللہ کے لئے اپنے نفسوں کو متواضع بناڈالیں گے۔ نفسانی رغبتوں، شہوانی خواہشوں اور دنیاوی کاموں اور مرادوں کو بالکل ترک کردینگے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مجذوب ہوکر اللہ کے گھر میں اکٹھے ہورہیں گے ان کے دل اللہ کی طرف پھرے ہوئے ہونگے۔ اور ان کی ارواح کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید غیبی پہنچے گی۔ اور ان کو علم لدنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوگا۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بیمار پڑ جائے تو

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے اس مرض کا ہزار سال کی
عبادت سے زیادہ ثواب ملے گا۔ اور اے ابا ذر! اگر تو
چاہے تو اور زیادہ ان کی تعریف بیان کروں۔ میں نے عرض
کیا۔ ہاں۔ یارسول اللہ صلعم اور فرمایئے۔ تو آپ نے
فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی اس حالت میں مرجائے
تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی ایسی عزت اور توقیر
ہوتی ہے کہ گویا اہل آسمان میں سے کوئی دنیا سے گذر گیا
ہے۔ اے ابا ذر! اگر تو چاہے تو مزید بیان کروں
عرض کیا۔ ہاں! یارسول اللہ صلعم! اور فرمایئے تو
آپ نے فرمایا۔ کہ ان میں سے اگر کسی کو اس کے کپڑوں
کی جوں ستائے تو اس تکلیف کے بدلے اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اسے ستر مقبول حجوں اور ستر عمروں کا ثواب
ملیگا اور اسے چالیس ایسے غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر ملیگا
جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں۔ اور ہر
غلام بارہ ہزار دینار سے خریدا گیا ہو۔ اور اگر تو چاہے
اے ابا ذر! میں مزید بیان کروں۔ میں نے عرض کیا
کہ ہاں یا رسول اللہ صلعم! اور فرمایئے۔ تب آپ نے

فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی کو اپنے پچھلے دوستوں اور خویشوں
کی یاد غمگین کرے۔ تو اُسے اُس غمگین ساعت کے ہر
سانس کے عوض ہزار ہزار درجے ملیں گے۔ اور اگر تو
چاہے۔ اے ابا ذر! تو میں اور زیادہ بیان کروں۔ میں نے
عرض کیا۔ ہاں! یارسول اللہ صلعم! فرمائیے۔ آپ نے فرمایا
کہ اگر ان میں سے کوئی شخص دو رکعت نفل ادا کرے۔ تو
گویا اس نے جبل عرفات میں نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر
یعنی ہزار سال عبادت کی۔ اور اگر تو چاہے۔ اے ابا ذر!
تو میں اور زیادہ تعریف کروں۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں
یارسول اللہ صلعم! فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر ان
میں سے کوئی ایک دفعہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہ تو اُس
کے لئے آخرت میں اس سے بہتر ہوگا کہ اس نے دنیا
میں سونے کا ایک پہاڑ راہ خدا میں خرچ کیا ہو۔ آپ نے
پھر فرمایا اے ابا ذر! اگر تو چاہے تو اور زیادہ بیان کروں
میں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ صلعم! ضرور فرمائیے
آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر انہیں کوئی شخص حُسنِ اعتقاد
سے ایک نظر دیکھ لے تو اللہ کے نزدیک اُس

Marfat.com

شخص کا دیکھنا بیت اللہ کے دیکھنے سے زیادہ موجب ثواب ہوگا۔ اور جس شخص نے اُسے دیکھا تو گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اور جس شخص نے اُسے کپڑا پہنایا تو اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کو کپڑا پہنایا۔ اور جس شخص نے اُسے کھانا کھلایا تو گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کو کھانا کھلایا۔ اور اگر تو چاہے اے ابا ذر! تو اور زیادہ بیان کروں۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ان میں سے کسی ایک کے پاس ایسے لوگ آ بیٹھیں جو گناہوں پر اصرار کرنے والے اور گناہوں کے بوجھ سے گرانبار ہوں تو ان کے پاس بیٹھنے سے ان کے گناہ جھڑ جائیں گے۔ اور وہ گناہوں سے سبکدوش ہو کر اُٹھیں گے۔" اللہ اکبر۔

مذکورہ بالا حدیث کو حضرت سلطان العارفینؒ نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ اور گو بظاہر اس حدیث میں کسی قدر مبالغہ کا شبہ اور غلو کا شائبہ نظر آتا ہے۔ اور بعض علماء ظاہر اس حدیث کی صحت میں شک کریں گے لیکن ہم نے اس حدیث کو جس معیار اور کسوٹی پر پرکھا اور جانچا ہے۔ اس کے مطابق اس میں غلطی کا احتمال

تک نظر نہیں آتا۔ اور یہ حدیث حرف بحرف صحیح معلوم ہوتی ہے۔ وہ معیار اور کسوٹی یہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کی حقیقت کو عملی طور پر جانچا ہے اور اسے درست پایا ہے اس کی صورت یوں ہوئی کہ جس وقت اس فقیر نے کالج کی تعلیم اور گھر بار غرض تمام دنیوی متعلقات کو چھوڑ کر فقر اختیار کر لیا اور گودڑی پہن کر فقیروں سے جا ملا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طلب و تلاش میں فولاد طبیعت دنیا کی جملہ کدورتوں اور آلائشوں سے آشنا کر لیا۔ اور تمام ماسوی علائق و عوائق سے وضو کر کے اس کے پاک دربار میں حاضر ہوا۔ اور یکسو ہو کر دل و جان سے ہمہ تن اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی یاد اور ذکر و فکر میں پوری طرح محو و منہمک ہو گیا تو اس پاک زمانے میں میں نے اس حدیث شریف کو حرف بحرف صحیح پایا۔ اس زمانے کی باطنی ترقی اور روحانی عروج کی مبارک گھڑیوں کو جب یاد کرتا ہوں، تو اس حدیث کی صداقت اور حقیقت دل میں موجزن ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس کی صحیح کیفیت احاطۂ بیان اور دائرۂ تحریر سے باہر ہے صرف اس قدر کہا جا سکتا ہے کہ اس حقیقت کو صرف

Marfat.com

وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن پر یہ کیفیت کلی طور پر گذری ہو اور اس کی ماہیّت کا علم صرف اُنہی لوگوں کو ہو سکتا ہے جو اس وادی میں قدم رکھ چکے ہیں۔ ظاہر پرست اور سطح بین اس حقیقت کو کیا جانیں۔ ؎:-

کھُلتے نہیں اس قلزمِ خاموش کے اسرار
جب تک تُو اُسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کا طالب جس وقت جملہ ماسوٰی علائق وعوائق سے یکسو اور یکجہت ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہے تو اُس کا ہر دم اور ہر سانس گوہرِ بے بہا بن جاتا ہے۔ اور اُس کا ہر قدم نئے خزانے اور گنج پر جا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے طالب صادق فقراء جب اللہ تعالیٰ کی طلب میں نکلتے ہیں۔ اور اس کی طلب اور تلاش میں جس طرف جاتے ہیں تو فرشتے ایسے لوگوں کے قدموں کے نیچے ادب اور تعظیم کے لئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں۔ اور جس زمین پر ایک لحظہ مل کر بیٹھتے ہیں اور اپنے پاک نفوس سے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں تو زمین اُن کے ذکر کے نور سے معمور اور مسرور ہو کر فخر سے اتراتی ہے

Marfat.com

اور آسمان اُس زمین پر رشک کرتا ہے اور اسکے آگے تعظیماً جھکتا ہے۔

آسماں سجدہ کند پیش زمینے کہ بُود یکدو کس یکدو زماں بہرِ خدا بنشیند

ان کی برکت سے آسمان سے بارشیں نازل ہوتی ہیں اور زمین نباتات اُگاتی ہے۔ ان کے دم قدم سے دنیا میں امن قائم رہتا ہے۔ اور لوگ چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ فقیر جس علاقے کی طرف سیر و سیاحت کی غرض سے جاتے ہیں۔ اُس علاقے کے متصرفین اور اہل تکوین غوث، قطب، اوتاد اور ابدال ان کے استقبال اور پیشوائی کیلئے آتے ہیں اور اپنے علاقوں کے تصرف کی کنجیاں اُن کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جب وہ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو زمین اور آسمان اُنکے ہجر میں سوگوار ہوکر چالیس روز تک ماتم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ خاص ممتاز ہستیاں نوری لطیف جسموں کے ساتھ بزمِ نبوی میں حاضر ہوتی ہیں۔ وہاں اُنکی نوری پرورش ہوتی ہے اور انہیں بے کام و بے زبان تعلیم ملتی ہے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاک اخلاق سے متخلق اور اس کی نوری صفات سے متصف ہیں۔ زمین میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے سچے نائب، صحیح وارث اور برحق خلیفے ہیں۔ ان کی

زبان کُن کی سیاہی سے مترشح ہوتی ہے جس کام کے لئے
کہتے ہیں کہ ہو جا۔ جلد یا بدیر وہ ضرور ہو جاتا ہے۔ جیسا
کہ آیا ہے لِسَانُ الفقراءِ سیف الرحمٰن۔ ظاہری
رسمی رواجی اور بدنی وجسمانی عبادت والے ان کی گرد کو بھی
نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ نفسانی مردہ دل، دنیا کے جنجالوں اور
نفسانی بکھیڑوں میں گرفتار لوگوں کے دلوں میں خطراتِ شیطانی
واہماتِ نفسانی اور وساوسِ دنیا پریشانی کے طوفانِ بے
تمیزی ہر وقت برپا رہتے ہیں۔ وہاں زبانی ذکر وفکر کا مٹمٹاتا
ہوا چراغ کب قائم رہ سکتا ہے۔ قولہٗ تعالیٰ۔ او
کظلمٰت فی بحرٍ لجی یغشٰہ موجٌ من فوقہٖ موج من
فوق سحاب ظلمٰت بعضھا فوق بعض یعنی نفسانی
مردہ دل غافل آدمی کے دل کی مثال ایسی ہے۔ کہ گویا
وہ تاریکی اور سیاہی کا ایک گہرا سرکش سمندر ہے جس میں
غفلت، حرص، حسد، کبر، طمع، شہوت، غضب، قہر وغیرہ
تمام برائیوں کی تاریکیاں موج پر موج مار رہی ہیں اور جس
کے اوپر نفس کا بادل چھایا ہوا ہے۔ پس یہ بیشمار ظلمتیں ایک دوسرے پر
ایسی ٹوٹی پڑی ہیں کہ ان میں اللہ کے نام کی روشنی کا گذر محال ہے

Marfat.com

جس سعادتمند خوش نصیب طالب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اُسے جملہ ماسوٰی علائق و عوائق سے چھڑا کر اپنے قرب میں داخل فرما لیتا ہے تو اُسے اپنے نور سے زندہ کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کے دل کے اندر چراغ اسم اللہ ذات روشن کر دیتا ہے۔ جملہ شیطانی ظلمتیں، نفسانی کدورتیں اور دنیوی محبتیں اس کے وجود سے زائل اور رفع ہو جاتی ہیں۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ، اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ، اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ کی قدر وہی لوگ جانتے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طلب کی اس پاک وادی میں صدقِ دل سے قدم رکھا ہے اور جن کے قلوب اور ارواح کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور عشق کے جذبے سے کھینچا ہے جیسا کہ آیا ہے۔ اَلْجَذْبَۃُ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک جذبہ تمام دنیا کے جنّات اور انسانوں کی عبادت کے برابر ہے، سو باطن میں فقر کے برابر کوئی مرتبہ نہیں ہے۔ غرض باطن میں صحابیت، امامت، شہادت، اجتہاد، ولائت

Marfat.com

غوثیت، قطبیت، صدیقیت، تقویٰ، زہد، صبر، شکر، تسلیم، رضا، خوف، رجا، جود و کرم، علم، شجاعت، شفقت اور صدق و وفا وغیرہ کے بے شمار اعلیٰ الگ الگ منصب اور مراتب ہیں۔ لیکن فقر ان سب سے افضل و اعلیٰ اور ارفع مرتبہ ہے حضرت پیر محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ میں وقت میں باطنی دنیا کے مراتب اور مدارج طے کرتا ہوا چلا تو میں زہد کے دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے پر میں نے بڑی بھیڑ دیکھی چنانچہ میں بھیڑ میں سے راستہ بنا کر اس دروازے سے گذر گیا۔ پھر میں تزکیہ۔ توکل، صبر، رضا وغیرہ کے مختلف بیشمار مقامات کے دروازوں پر پہنچا۔ سب پر لوگوں کا ہجوم اور جمگھٹا دیکھا۔ اور میں ان کو چیرتا ہوا ان میں سے گذر گیا، آخر میں میں فقر کے دروازے پر پہنچا اور اس کو خالی دیکھا۔ اور اس پر کسی طالب و سالک کو نہ پایا۔ سو میں اسے کھولکر اس میں سے گذر گیا" مذکورہ بالا بیان سے فقر کی قدر و قیمت اور اسکی بے مثلی اور امتیازی شان پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ فقر کا یہ بلند مرتبہ انبیاء میں سے خاص طور پر ہمارے آقائے نامدار، احمد مختار، محبوب کردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفویض ہوا، اور اس مرتبے کی مخصوص وردی اور طرۂ امتیاز وہ مزمل کی گودڑی ہے جس کے ہر پہلو میں ازل، ابد دنیا و عقبیٰ کی سرداریاں وابستہ ہیں۔ اور جس کے ایک ایک تار میں

Marfat.com

گنج ہائے ظاہر و باطن کے تمام گوہر آبدار ہوتے ہیں۔ سو فقر کی یہ گودڑی معراج کی رات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئی اور آپکے طفیل آپکے خاصانِ اُمت میں سے پہلے یہ عالی مرتبہ جناب خاتونِ جنت سیّدۃُ النّساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو عطا ہوا چنانچہ ان پانچ ہستیوں کو یہ فقر کا سلطانی تاج یکے بعد دیگرے پہنایا گیا جس کو رسالہ روحی میں سلطان الفقراء اور سید الکونین کے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ فقر کی یہ دولت ہر زمانے میں تقسیم ہوتی رہتی ہے اور تھوڑی بہت انبیاء سابقہ اور اُن کی اُمت کے اولیاؤں میں بھی یہ نعمت چلی آئی ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر یہ نعمت اور دولت کمال کو پہنچی اور آپ پر یہ نعمت ختم ہوئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ مثلاً فقر کو اگر عطر سے تشبیہ دی جائے۔ تو دنیا میں بعض ایسے نام کے فقیر ہوئے ہیں۔ جن کا گزر فقر کے عطر فروش کی دکان پر ہو گیا۔ اور ان کے مشام اور دماغ میں عطرِ فقر کی خوشبو گھس گئی جس سے وہ مست ہو گئے۔ یا بعض ایسے بھی فقیر ہوئے جو چند روز عطر فروش کی دکان پہ عطرِ فقر خریدنے کے لئے جا بیٹھے ہیں اور عطر

Marfat.com

فروش نے ان کے ہاتھوں اور بالوں پر بطور نمونہ تھوڑا سا عطر لگا دیا ہو اور وہ خود اور ان کے ہمنشیں چند روز کے لئے اسکی خوشبو سے مست اور مدہوش ہو گئے بعض ایسے ہوئے کہ جنہوں نے عطر فروشوں سے کچھ عطر خرید لیا۔ اور ان سے اپنے دلوں کی شیشیاں بھر لیں اور بعض ایسے ہوئے جو عطر فروشوں میں شامل ہو گئے اور انہوں نے عطر فقر کی دکان کھول لی لیکن بعض ذاتی فقراء ایسے ہوئے جو باغوں کے مالک اور دنیا کی تمام خوشبودار چیزوں اور ذخائر مشک و عنبر کے ٹھیکہ دار بن گئے جنہوں نے ہر قسم کی عطریات و دھونی دار و خوشبو دار مصالحوں کے کارخانے کھول رکھے ہیں اور تمام دنیا کو عطر وغیرہ سپلائی کرتے ہیں۔ سو یہی وہ سات سلطان الفقر ہیں جو دنیا کے سب سے بڑے لازوال کارخانۂ عطر فقر محمدی صلعم کے مالک کارکن اور ٹھیکیدار ہیں۔ تمام دنیا میں ان کے دم اور قدم سے روحانیت کی مہک اور دین کی دھونی مچی ہوئی ہے۔ اور انہی کے طفیل تمام دنیا میں دینی وقار، روحانی رتبہ اور مذہبی ذہنیت قائم ہے۔ اگر باطنی فضاء میں اس فقر عطر کی مبارک اور پاک خوشبو کی مہک نہ ہوتی تو جیفۂ دنیا کی گندگی سے تمام دنیا متعفن اور بدبودار ہو جاتی اور باطنی و بائی امراض سے خلق خدا کے قلوب

اور ارواح ہلاک ہو جاتے۔ اور دُنیا سے دین کا نام ونشان مٹ جاتا۔ ابیات :۔

ازاں ہمیشہ بود تازہ روئے درویشی — کہ متصل بمحیط است جوئے درویشی
زبندِ تند حوادث نمی شود خاموش — چراغِ گوشہ نشیناں کوئے درویشی
بہوش باش کہ در گوشِ چرخ حلقہ بسے — کشیدہ اند فقیراں بہوئے درویشی
در آں محیط کہ کشتیٔ نوح در خطر است — درست از آب برآید سبوئے درویشی
چو خضر سبز شود ہر کجا گذارد پائے — کسیکہ حفظ کند آبروئے درویشی
زجامِ زرمے بیدِ سربدار طمع — کہ ایں شراب بود در سبوئے درویشی
بشوئے از دو جہاں دست چوں فقر شدی — کہ ہست در رہِ فقراں وضوئے درویشی
تو نامراد نہ زاں بمدعا نرسی — وگرنہ خاکِ مراد است کوئے درویشی

یہاں پہ ہم یہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ فقر جس کا اسقدر بلند مرتبہ ہے آخر چیز کیا ہے اور یہ خاص الخاص ذاتی فقر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم خاندانِ نبوت اور اہل بیت کی طرف سے اُمت کے خاص خاص افراد نوری نہاد کو جس وقت مرحمت ہوتا ہے اسکی صورت اور کیفیت کیا ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت سلطان العارفین رح اپنی کتاب "نور الہدیٰ" کلاں میں فرماتے ہیں "بشنوائے طالب ابتدائے فقر ایں است کہ فقر را بمشق وجود و تصور اسم اللہ

Marfat.com

ذات اول سہت اندام از سر تا قدم تمام صورت نور ے گردد پاک
چنانچہ پاک طفل از شکم مادر ے زاید از برکت و پاکی مشق وجودیہ
اسم اللہ ذات فقیر بحضور مدخل مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ے شود۔ و صفت معصوم طفل فقیر را از کرم ، لطف
شفقت و مرحمت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم باندرون اہل بیت امہات المؤمنین و شفیع المذنبین حضرت
فاطمۃ الزہراء و حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عائشہ صدیقہ
العلیا رضی اللہ عنہن ے بندد و ہر یک از امہات المؤمنین او را
فرزند خوانند و شیر ے دہند و شیر خوار اہل بیت شود۔ نام او
غلام و فرزند حضوری و خطاب فرزند نوری یابد۔ باطن بصورت
طفل سر نور حضور دوام و ظاہر بجسد اربعہ عناصر بمردم
خاص و عام ، این است فقر تمام" ترجمہ عبارت فارسی:۔
اے طالب گوش ہوش سے سن! کہ فقر کی ابتداء یوں ہوتی ہے
کہ جس وقت مشق وجودیہ اور تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے سر
سے لیکر قدم تک فقیر کے سفت اندام تمام وجود الیا پاک اور
صاف ہو جاتا ہے کہ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے
تو مرشد کامل اسے نوری طفل معصوم کی صورت میں مجلس

محمدی صلعم کے اندر داخل فرما دیتا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کمالِ لطف شفقت اور مرحمت سے اس نوری طفل فقیر کو اپنے خاندانِ نبوّت اور اہل بیت پاک میں پیش فرما دیتے ہیں اور امہات المومنین حضرت فاطمۃ الزہراء اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن کے سامنے لے جا کر انہیں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ یہ طفل فقیر ہمارا نوری حضوری فرزند ہے۔ اسے دودھ پلاؤ۔ وہاں امہات المومنین اسے اپنا فرزند بنا لیتی ہیں۔ اور اپنی پاک چھاتیوں کا نوری دودھ پلاتی ہیں اور وہ شیر خوار اہل بیت خاص میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور اس کا لقب ولد نوری اور اس کا خطاب فرزند حضوری ہو جاتا ہے باطن میں ہمیشہ فقیر اسی نوری حضوری لطیفہ جثے کے ساتھ مجلس محمدی صلعم میں موجود رہتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر جسّہ اربعہ عناصر کے ذریعے عوام لوگوں سے ہم سخن اور ہمکلام رہتا ہے

یہ ہے مراتب فقر تمام"

سو فقر کا یہ خاص مرتبہ محض مرشد کامل قادری کی نگاہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے لطف و کرم اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں جسمانی ریاضت اور کسب و کوشش

Marfat.com

اور ظاہری علم و فضل کچھ کارآمد نہیں ہوتا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

اب ہم پانچ سلطان الفقراء کا مختصر سا حال بیان کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو ان ممتاز ہستیوں کا قدرے حال معلوم ہو جائے۔ اور ان سے شناسائی حاصل ہو کر ان کے ساتھ حسن ظن و اعتقاد پیدا ہو جائے۔ کیونکہ یقین اور اعتقاد ہی فیض اور برکت کا وسیلہ اور ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ حالات سلطان الفقراء نمبر ۱

ان میں سے پہلی زوجہ پاک جناب خاتون جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے۔ آپ فاطمہ، بتول، زہراء، ذکیہ اور راضیہ کے پاک اسموں سے مشہور اور معروف ہیں۔ تمام لوگوں میں سے آپ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت اور سیرت میں زیادہ ملتی جلتی تھیں۔ آپ کے حق میں آں حضرت صلعم نے فرمایا۔ فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِنِّیْ مَنْ اٰذَاھَا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے۔ جس نے انہیں ایذا پہنچائی گویا اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے ان سے بغض اور کینہ رکھا اس نے گویا میرے ساتھ بغض اور کینہ رکھا۔

Marfat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم جب کبھی باہر سفر پر تشریف لیجانا چاہتے تو سب سے آخر بسبب کمال محبت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لیجاتے۔ اور اُن سے وداع فرماتے۔ اور جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے۔ تو سب سے پہلے ملاقات کے لئے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے پاس تشریف لیجاتے اور اُن سے ملاقات فرماتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دفعہ کسی نے سوال کیا کہ تمام عورتوں میں سے سرورِ کائنات صلعم کو کس سے زیادہ محبت تھی۔ تو آپ نے جواب دیا کہ تمام فرقۂ نساء میں سے آں حضرت صلعم کو جناب فاطمہؓ زیادہ پیاری اور محبوب تھیں۔ اور جب پوچھا کہ مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھے۔ تو فرمایا کہ اُن کے شوہر علی کرم اللہ وجہہٗ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ اور اس وقت ابرِ رحمت سے آپ پر بارش ہو رہی تھی اور بارش سے بچاؤ کے لئے آپ پشم کی سیاہ چادر یعنی کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے۔ اسوقت آپکے پاس حضرت امام حسن رضی اللہ عنہٗ تشریف لائے۔ آپنے

انہیں اپنی چادر مبارک میں ڈھانپ لیا۔ بعدہٗ آپ کے پاس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوئے۔ اور بعدہٗ اُن کی والدہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ آپ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے سب کو یکے بعد دیگرے اسی مزمل کی گودڑی اور تطہیر کی سیاہ کملی میں ڈھانپ لیا اور کمال شفقت اور مرحمت سے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ ترجمہ:۔ اے اہل بیت رسول صلعم! اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی اور نجاست کو دُور کرے۔ اور تم کو ظاہر باطن پاک اور طاہر فرما دے۔ یعنی اللہ تعالےٰ جیفۂ دنیا نجس کی پلیدی اور گندگی کو ان اہل بیت رسول مقبول سے دُور فرماتا ہے اور انہیں فقر خاص الخاص کے آب کوثر سے دھو کر فقر محمدی صلعم کی مشک اور عنبر سے معطر فرماتا ہے۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ نیز حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ مبارک تھا کہ جب کبھی آنحضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لیجاتے تو آپ آنحضرت صلعم کی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور آپ ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے اور ماتھے کو بوسہ دیتے۔

Marfat.com

حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ العزیز نے اپنی کتاب میں اس روایت کا ذکر کیا ہے۔ کہ ایک روز حضرت سرورِ کائنات صلعم نے حضرت خاتونِ جنت رضؓ کے حجرے پر تشریف لے جا کر دستک دی۔ حضرت فاطمہؓ نے پوچھا کہ کون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اے فاطمہؓ میں تیرا باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اس پر حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ اندر تشریف نہ لائیں۔ کیونکہ میرے تن پر ڈھانکنے کو کپڑا کافی نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر دوش مبارک سے اتار کر اندر پھینک کر فرمایا۔ کہ اس سے اپنا بدن ڈھانپ لو۔ غرض جب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے اپنا بدن چادر نبوی سے ڈھانپ لیا۔ اور حضرت سرورِ کائنات صلعم نے اندر تشریف لے جا کر حال احوال پوچھا۔ تو حضرت بتول نے عرض کیا۔ کہ حضرت ظاہری دُنیوی حال تو یہی ہے۔ جو حضور ملاحظہ فرما رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور خصوصاً اپنے جگر گوشہ حضرت بتولؓ کی اس قدر تنگی اور عسرت کی حالت سے جوش اور جلال آگیا۔ اور حالتِ جذب و جلال میں آپ یوں

گوہر افشاں ہوئے کہ "اے فاطمہؓ! اللہ تعالےٰ نے مجھے وہ توفیق بخشی ہے کہ اگر میں دعا اور توجہ کروں تو تیرے گھر کی دیواریں بھی سونے اور چاندی کی ہو جائیں۔ اے جگر گوشۂ رسول! اس وقت مانگ جو کچھ مانگتی ہے"۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا۔ کہ یا حضرت فقر اور فاقے سے ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کی بو آتی ہے۔ اور دنیا کی گندگی اللہ تعالےٰ سے بُعد اور دُوری کی موجب ہے ہمیں دنیائے دُوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے ہمیں اسی طرح رہنے دیجئے۔ جس طرح مولا کی مرضی ہے رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ اُس وقت حضرت سرور عالم صلعم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اِس جواب باصواب سے خوش ہو کر فرمایا کہ "اے فاطمہؓ! تُو میری اُمت کے سلطان الفقراء میں سے ہے اور تجھے فقر کی یہ نعمت مبارک ہو۔ اور تُو میرے فقرِ خاص کی وارث ہے۔ اور فقر ہی میرا فخر ہے۔ اور قیامت کے روز فقر ہی کی بدولت تمام انبیاء اور مرسلین کے درمیان میرا سر بلند ہوگا۔ غرض جملہ اہل بیت اور خصوصاً حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے اس فقر اختیاری کے مناقب بیشمار ہیں۔ ان پاک لوگوں نے دُنیا کی گندگی سے کبھی اپنے ہاتھ آلودہ نہیں کئے اور نہ اِن نوری

Marfat.com

ہستیوں کے دلوں میں سوائے عشق اور محبّت الٰہی کے اور کسی غیر چیز کی گنجائش رہی ہے۔ خاصانِ درگاہ نے دُنیا کمینی تو کیا نعماءِ عقبےٰ یعنی بہشت اور حور و قصور کی طرف بھی رغبت نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے عشق کے سودا میں وہ ہر دو جہان کی بازی لگا بیٹھے ہیں ؎

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

وُہ عشق کی گرم بازاری میں دُنیا کے زیان اور عقبیٰ کے سود سے گذر گئے ہیں ؎ اہل عُقبےٰ سُود بردند طالبِ دُنیا زیاں

گرمیٔ بازارِ او سُود و زیانِ من نسوخت

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا معاملہ محض دیدار کا ہے اور یہ ذاتی معاملہ نہ دنیا میں سماتا ہے۔ اور نہ آخرت میں بلکہ حضرتِ عشق کی بارگاہِ کونین سے بالا تر ہے ؎

حساب صد ہزار عاقل بحشر گذرد یکدم حساب یکدم عاشق بصد محشر نمی گنجد

حدیث میں آیا ہے۔ اَشَدُّ البلاءِ عَلَی الانبیاءِ ثم علی الاولیاءِ فالامثل والامثل۔ ترجمہ: سب سے سخت امتحان اللہ تعالےٰ کا انبیاء کے ساتھ ہوا ہے پھر اولیاء کے ساتھ پھر جو ان کی مثل ہوں۔ اس حدیث کے مطابق خاندان نبوت اور اہل بیت رسول مقبول سب سے

Marfat.com

سخت ابتلاء اور امتحان کی آماجگاہ رہا ہے۔ اُمت کے حاسدین اور منافقین نے ظلم اور ستم کے وہ کونسے حربے اور اوزار ہیں۔ جو اُن کے برخلاف نہ استعمال کئے ہوں۔ اور وہ ہمیشہ صبر اور تسلیم رضا سے ان تمام جور و جفا کو برداشت کرتے رہے ہیں اور اُف تک نہیں کیا۔ دنیا کی تاریخیں ان کے خونین کارناموں سے رنگین ہیں۔ اگر یہ سنگین پہاڑوں پر ایسے ظلم ڈھائے جاتے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے آفرین ہے ان پاک نوری نژاد وجودوں پر کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی سخت سے سخت ابتلاء اور بڑی بھاوی قضاء کا کمال صبر اور رضاء سے آخری دم تک مقابلہ کیا۔ اور اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ط اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ و اولئک ھم المھتدون۔ ترجمہ البتہ ہم ضرور تم کو آزمائیں گے خوف سے اور بھوک سے اور مالوں، نفسوں اور پھلوں کے نقصانوں سے پس اے میرے نبی! خوشخبری دے ان صابرین کو کہ جب کبھی اُن کو مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا

مال ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں اہل ہدایت"

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وصال فرمایا تو حضور کے ہجر اور فراق کا غم سب سے زیادہ آپ کی محبوب صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوا۔ چنانچہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں جنت بقیع کے اندر ایک الگ حجرہ بنوایا جس کا نام بیت الحزن رکھا۔ آپ دن رات اس حجرے کے اندر تشریف لے جاکر مراقبے اور استغراق میں اور آنحضرت کے عشق اور محبت اور آنے والے مصائب کے احساس میں آنسو بہایا کرتیں۔ یہاں تک کہ صرف چھ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہ کر آنحضرت سے ملحق ہوگئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر ملال پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرثیہ کہا۔ جس کا ایک بیت یہ ہے ؎

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوَانَّھَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

یعنی مجھ پر ہجر اور فراقِ رسول مقبول سے مصیبتوں کا ایسا سخت پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے کہ اگر یہ مصیبتیں دنیا کے روشن دنوں پر ٹوٹ پڑیں تو وہ

Marfat.com

بھی کالی راتوں میں تبدیل ہو جاتیں"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چھ ماہ بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول مقبول صلعم آپ کے جملہ اہل بیت اور آل اولاد سے قیامت تک راضی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں رحمتیں اور برکتیں ابدالآباد تک ان پر نازل ہوتی رہیں۔ آمین۔

اہل بیت کے بعد فقر خاص الخاص کا مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو تفویض ہوا اور رسالہ روحی میں آپ کو دوسرے سلطان الفقراء کے لقب سے یاد کیا گیا ہے آپ نے بچپن سے خاندان نبوت میں پرورش پائی کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔ جب کبھی آپ کی والدہ حرم نبوی کے کسی بیرونی کام کے لئے باہر چلی جاتیں اور حسنؓ رونے لگتے۔ تو اُس وقت حضرت ام سلمہؓ اپنا پستان مبارک حسنؓ کے منہ میں دیدیتیں۔ آپ چوسنے لگتے اور دودھ کے چند قطرے قدرت الٰہی سے نکل آتے اور حسنؓ کے حلق کے نیچے اُتر جاتے۔ اتنی ہزار برکتیں جو اللہ تعالےٰ نے حضرت خواجہ حسنؓ بصری میں پیدا کیں وہ سب خاتون مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش اور آپکے دودھ کے اثر سے تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسنؓ لڑکے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آبخورے سے وضو کرکے باہر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت حسنؓ نے آکر اس آبخورے سے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس اپنے حرم میں تشریف لائے اور آبخورے کو خالی پایا تو دریافت فرمایا کہ یہ پانی کون پی گیا۔ حضرت ام سلمہؓ نے جواب دیا کہ حسنؓ پی گیا ہے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ اس آبخورے سے جسقدر پانی حسنؓ پی گیا ہے۔ اس قدر علم میرا اس میں سما گیا ہے۔ غرض حضرت حسنؓ کے بخت خداداد اور نصیبۂ ازلی کا کیا کہنا ہے کہ خاتونِ مصطفےٰ صلعم جسے اپنی چھاتی مبارک سے دودھ پلائے اور جو ایسی پاک خاتون کی گود میں پرورش پائے اور جسے قدرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبخورے میں سے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پلائے اور جس کے حق میں نبی آخر الزماں اپنی زبان حق ترجمان سے فرمائے کہ میرا علم اس میں سما گیا ہے تو ایسی سعادتمند ہستی فقر محمدی صلعم کا خاص مرتبہ اور درجہ نہ پائے تو اور کون پائے۔ یہ محض نصیبۂ ازلی اور عطاء بخشش فضلی ہے

این سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

حسنؓ زبصرہ بلالؓ از حبش سہیلؓ از روم زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبست

روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ام سلمہؓ کے ہاں تشریف لائے حضرت ام سلمہؓ اس وقت حسنؓ کو گود میں لئے بیٹھی تھیں۔ جب آنحضرت صلعم بیٹھے تو ام سلمہؓ نے فرطِ محبت اور کمال شفقت سے حسنؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈالکر عرض کیا کہ یا حضرت اِس بچے کے حق میں دعاءِ خیر فرماویں اور اسے برکت دیویں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بخت اور سعادتمند بنائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کے حق میں دعاءِ خیر فرمائی اور باطنی برکت اور اپنے نورؐ کے فیضان سے سرفراز فرمایا۔ غرض حضرت حسنؓ نے جو کچھ پایا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت اور خاندانِ نبوّت کی باطنی تربیت سے پایا ؎

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند

کہتے ہیں کہ جب حضرت حسنؓ پیدا ہوئے تو آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ اس کا نام رکھیئے۔ آپ نے فرمایا۔ سَمُّوْہُ حَسَنًا فَاِنَّہٗ حَسَنٌ یعنی اس کا نام حسن رکھو۔ کیونکہ یہ حسن یعنی خوبصورت ہے۔ جب آپ بڑے ہوئے

تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے خرقۂ خلافت پایا۔ اُمت محمدی میں پہلے پہل آپ سے ہی فقر اور سلوک باطنی کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور آپ ہی طریقت اور سلوک باطنی کے پہلے امام اور پیشوا ہوئے ہیں۔ فقر اور معرفت میں آپ بےمثیل اور لاثانی ہو گذرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دفعہ بصرہ تشریف لائے۔ اور دیکھا کہ ہر جگہ واعظین اور ناصحین نے بازارِ وعظ و پند گرم کر رکھا ہے۔ حضرت امیرؓ کو اس میں خلل اور فتنہ نظر آیا۔ چنانچہ آپ نے سب کے ممبر توڑ ڈالے اور انہیں وعظ کرنے سے منع فرما دیا۔ انہی ایام میں ایک دن آپ حضرت حسنؓ کے پاس تشریف لائے۔ حسنؓ اس وقت وعظ فرما رہے تھے حضرت امیرؓ نے اُس وقت حسنؓ سے سوال کیا اَنْتَ مُعَلِّمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ یعنی کیا تو فارغ التحصیل عالم ہے۔ کہ تیرے لئے باقی کوئی علم نہیں رہا یا تو طالب علم ہے"۔ اس پر حضرت حسنؓ نے جواب دیا۔ کہ "نہ میں عالم ہوں اور نہ طالب علم بلکہ میں تو محض حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث اور اقوال لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت حسنؓ کے اس معقول جواب سے حضرت امیر خوش ہوئے۔ اور حضرت حسنؓ کی ظاہری و باطنی لیاقت اور قابلیت معلوم کر کے آپ کو کچھ نہ کہا اور آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا۔ اور بعد میں انہیں خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ آپ کے

مناقب بیشمار ہیں۔ بصرہ میں آپ کے ہمنام ایک دو عالم حسن نامی اور ہو گذرے ہیں جن کے حالات کتابوں میں آپ کے حالات اور مناقب سے خلط ملط ہو کر مل جل گئے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں پر آپ کے صرف چند مختصر اگر صحیح مناقب بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

ایک بزرگ نقل کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک دفعہ حضرت حسنؓ بصری کے ہمراہ حج کو گئے۔ راستے میں ایک جگہ ہم کو پیاس لگی۔ ایک کنوئیں پر پہنچے لیکن ہم نے وہاں کوئی رسی یا ڈول نہ پایا۔ جس سے ہم پانی نکال لیتے ہم سب نے حضرت حسنؓ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نماز شروع کرتا ہوں جس وقت میں نماز میں مشغول ہو جاؤں تو اس وقت تم کنوئیں کے کنارے پر جا کر پانی پی لینا۔ چنانچہ آپ نماز میں مشغول ہو گئے۔ ہم کنوئیں کے کنارے پر گئے تو دیکھا۔ کہ کنوئیں کا پانی چشمے کی طرح جوش مار رہا ہے۔ اور ایک لحظہ میں پانی کنوئیں کے دہانے یعنی منہ تک آ گیا ہے۔ ہم سب نے سیر ہو کر اور جی بھر کر پانی پی لیا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے آبخورہ چھپا کر بھر لیا تو پانی واپس کنوئیں میں اتر گیا۔ اس کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہو گئے۔ راستے میں بھوک لگی۔ ہم نے پھر آپ کی طرف رجوع کی اور التجا کی۔ آپ نے اس وقت ایک خشک کھجور کی طرف

Marfat.com

دیکھا۔ اس وقت اس میں تازہ کھجوریں لگ گئیں۔ ہم نے اس میں سے کھجوریں اُتار کر پیٹ بھر کر کھالیں اور تازہ دم ہو گئے۔ ان کھجوروں کا ذائقہ اور مزہ دنیا کی کھجوروں سے بالکل نرالا اور بہت ہی ارفع اور اعلیٰ تھا۔ اور سب سے تعجب کی بات یہ ہے کہ کھانے کے بعد ہر ایک کھجور کی گٹھلی سونے کی بن جاتی تھی۔ ہم نے ان گٹھلیوں کو مدینے کے بازار میں جا کر بیچا۔ اور ان سے ضروریاتِ زندگی خریدتے رہے اور حیرت کرتے رہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابو عمرؒ امام کو سارا قرآن یاد تھا۔ اور بہت اچھا قرآن پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک خوبصورت لڑکا آپ کی مجلس میں آیا۔ اور آپ نے نظر شہوت سے اُس کی طرف دیکھا۔ اُسی وقت اکثر قرآن آپ کی یاد اور ذہن سے اُتر گیا اور اس کا پڑھنا آپ پر شاق اور گراں ہو گیا۔ اُس وقت بڑا خوف اور ہراس آپ پر مسلط ہو گیا۔ اور سخت بیقراری اور پریشانی کی حالت میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امدادِ باطنی اور کشائشِ حال کے لئے التجا کی۔ حضرت حسنؓ نے انہیں فرمایا۔ کہ حج کے ایام ہیں۔ تم اسی وقت حج کو روانہ ہو جاؤ۔ اور جب حج سے فارغ ہو لو۔ تو مسجد خیف میں چلے جانا۔ وہاں ایک بوڑھے بزرگ محراب میں بیٹھے ہوئے تمہیں ملیں گے

Marfat.com

جب وہ یادِ الٰہی سے فارغ ہولیں تو اُن کی خدمت میں اپنی کشائش حال کے لئے عرض کرنا۔ ابو عمرؒ نے ایسا ہی کیا۔ اور حج سے فارغ ہونے کے بعد مسجد خیف میں گئے۔ تو وہاں ایک بہت بارعب پُرشوکت اور وجیہہ بوڑھے بزرگ کو محراب کے اندر بیٹھا ہوا دیکھا۔ کہ بہت لوگ اِن کے گرد بیٹھے ہیں۔ ابو عمرؒ بھی ان کی مجلس میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی۔ کہ ایک مرد سفید لباس میں ملبوس منہ پر برقعہ ڈالے ہوئے وہاں آگئے۔ سب لوگ جملہ اُس بوڑھے بزرگ کے اُس کی تعظیم کے لئے اُٹھے اور اُن کو سلام کیا۔ اور سب اس سے باری باری شاگردوں کی طرح بعض باریک مسائلِ باطن پوچھتے رہے۔ اور وہ ان سب کو جواب دیتے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سفید پوش بزرگ چلے گئے۔ اور مسجد لوگوں سے خالی ہو گئی۔ ابو عمرؒ کہتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اس بوڑھے بزرگ کو تنہا پاکر موقع غنیمت جانا۔ اور آگے جاکر ان کو سلام کیا اور عرض کی کہ خدا کے لئے میری مدد کیجئے اور میری مشکل حل کیجئے۔ چنانچہ میں نے اپنا ماجرا اس بوڑھے بزرگ کے سامنے مفصل بیان کیا۔ وہ بوڑھے بزرگ ذرا غمناک ہو گئے۔ اور کن انکھیوں سے آسمان کی طرف دیکھ کر پھر سر نیچے کو جھکا لیا۔ ابھی اُس نے پورا سر نہ جھکایا تھا کہ

سارا قرآن مجید مجھ پر منکشف ہوگیا اور میری گمشدہ اور مفقود دولت مجھے دوبارہ حاصل ہوگئی۔ ابو عمرؒ کہتے ہیں۔ کہ میں خوشی کے مارے اُس بوڑھے بزرگ کے قدموں میں گر پڑا۔ بعدہٗ اُس بزرگ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ کہ میرا پتہ تجھے کس نے دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضرت حسن بصریؒ نے مجھے آپ کا پتہ دیا ہے۔ آنہوں نے آہِ سرد کھینچ کر فرمایا۔ کہ حسنؒ نے ہمارا پردہ پھاڑا ہے۔ اور ہمیں رسوا کیا ہے۔ ہم بھی اُسے شہرہ کریں گے۔ پھر اُس نے مجھے کہا کہ تو نے اس برقعہ پوش بزرگ کو دیکھا جو ظہر کی نماز سے پہلے یہاں آئے تھے اور ہم سب نے اُٹھ کر اس کی تعظیم کی تھی۔ میں نے کہا کہ ہاں میں نے اُسے دیکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ برقعہ پوش بزرگ حسن بصریؒ ہی تو تھے۔ جو ظہر کی نماز بصرہ میں پڑھ کر باطنی صورت میں یہاں تشریف لاتے ہیں اور ہمیں باطنی تعلیم دے جاتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کا حسنؒ بصری جیسا کامل پیشوا ہو اُسے دوسروں کی دعاؤں کی کیا حاجت ہے۔ غرض خاص الخاص فقراء ہمیشہ گمنامی اور خمول کو اپنا شیوہ بنائے رکھتے ہیں اور شہرت اور خودفروشی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ غرض آپ بڑے پایہ کے بزرگ فقر اور معرفت میں یگانۂ روزگار سالکِ باطن کے پہلے امام ہوئے ہیں۔ اللہ

آپ سے راضی ہو۔ اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ان کی پاک روح پر ابدالاباد تک نازل ہوں۔ حالات سلطان الفقراء نمبر۳

تیسرے سلطان الفقراء حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شاہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز ہیں۔ آپ کی ذات والاصفات کسی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ دُنیائے ظاہر و باطن اور عالم غیب و الشہادت میں آفتاب عالمتاب سے زیادہ مشہور اور معروف ہیں۔ آپ کے مناقب آسمان کے ستاروں اور ریت کے ذرّوں سے زیادہ ہیں۔ آپ کو ہر دو حسبی اور نسبی طور پر فقر کا مرتبہ بدرجہ اُتم عطا ہُوا۔ اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پورے طور پر آپ کے وجود مسعود میں جلوہ گر ہوئی۔ اور آپ اپنے جدّ مبارک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی نائب، اصلی جانشین اور آپ کے جملہ ظاہری و باطنی اوصاف سے متصف اور آپ کے پاک اخلاق سے متخلق تھے ولایت کے آثار اور فقر محمدی صلعم کے انوار بچپن سے آپ کے جبین مبارک سے ہویدا تھے۔ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے چار عناصر سے آپ کا وجود مبارک مرکب تھا۔ ولایت کی کرامات کبریٰ اور قدرت کی آیات عظمیٰ آپ کی فطرت اور سرشت میں روز

Marfat.com

ازل سے شامل تھیں۔ غرض آپ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے ایک ایسے بمثل اور بے عدیل مجسم نمونہ تھے کہ کسی ولی کو آپ کی ہمسری اور برابری کی جرأت اور توفیق نہیں ہوئی اور امّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوّلین و آخرین اولیاء آپ کے سامنے سرِنیاز جھکانے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر آپ کی عزت و توقیر اور تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ غرض آپ کے علوشان کے بیان سے زبان قاصر ہے اور آپ کے کمالات کا اظہار قلم تحریر کی طاقت سے باہر ہے ؎

کتاب وصفِ ترا آبِ بحر کافی نیست
کہ تر کند سرِ انگشت و صفحہ بشمارند

آپ کی شہرت اور شوکت کے نقارے آسمانوں میں اور زمین پر بہت زور شور سے بج چکے ہیں اور روزِ قیامت تک بجتے رہیں گے مہد سے لیکر لحد تک اور ابتداء سے انتہاء تک آپکی زندگی کا ہر دم کشف آمیز اور آپ کی زلیت کا ہر قدم کرامت سے لبریز تھا چنانچہ آپ شیر خوارگی کے عالم میں ماہِ رمضان کے اندر دن کو اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے اور آپ کی تمام اولیاء کرام میں سے یہ نرالی کرامت اور خاص خرقِ عادت دنیا میں اظہر من الشمس ہے۔ دیگر ایکے

Marfat.com

طالب علمی اور لڑکپن کے زمانے میں جیلان کے قافلے کے ہمراہ بغداد کی طرف جانے اور اثنائے راہ میں چالیس چوروں اور ڈاکوؤں کے آپ کی صداقت اور سچائی سے متاثر ہو کر تائب ہونے کا قصہ مشہور اور معروف ہے۔ غرض آپ کی زندگی کی ہر گھڑی اور آپ کی زیست کی ہر ساعت رہبری اور رہنمائی کا پیکر اور رشد و ہدایت کا مظہر تھی۔ آپ کی تعریف اور توصیف کی کتاب اس قدر طویل اور مطول ہے کہ اس کی ورق گردانی کے لئے انگلی کا سرا تر کرنے کو ایک سمندر چاہئے۔ غرض جو مقدس ہستی روزِ ازل سے مجسم نوری پیکر آئے اور شیر خوارگی کے عالم میں حکم الٰہی اور شریعتِ نبوی صلعم کی تعمیل میں وہ خصائص کبریٰ اور خوارقِ عظمےٰ دکھائے کہ جس سے ایک زمانہ انگشت بدنداں رہ جائے۔ اور وہ ذاتِ معلےٰ جو ابھی خود تعلیم و رشد کی طلب میں گھر سے نکل رہا ہو۔ اس کا ایک ہی صادق اور راست کلمہ تمام قافلے کو غارت اور ہلاکت سے نجات دلائے اور سالہا سال کے فاسق فاجر سفاک چالیس ڈاکوؤں کا گروہ اُس کلمہ سے ہمیشہ کے لئے رشد و ہدایت پائے ایسی مبارک پاک ہستی جس وقت علوم ظاہری و باطنی کے دریا پی جائے۔ اس کے بعد جنگلوں اور پہاڑوں میں سالہا سال تک ایسی سخت ریاضتیں اور مجاہدے کرے کہ جسے دیکھ کر انسانی کیا

Marfat.com

ملکی شعور کو بھی حیرت اور عبرت آئے۔ بعدہٗ اُس زمانے کے مشائخین اور بزرگانِ دین کی خدمت میں رہ کر اُن سے تکرارِ علم ظاہری و باطنی کر کے اپنی خداداد ہمت اور ازلی استعداد کی وجہ سے سلوک کے سب سے اعلیٰ اور ارفع تر مقام پر فائز ہو کر تاجِ سلطان الفقراء اور ولایتِ کبریٰ سے سرفراز ہو جائے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اُس کے رسول مقبول کے مخصوص فیوض سے مسند آرائے سریرِ خلافت و نیابت بن کر آئے۔ اور منبر رشد و ہدایت اور سجادۂ تعلیم و تلقین پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے امر سے جلوہ فرمائے تو اُس وقت اُن کے ظاہری و باطنی فیوضات و برکات کا کیا عالم ہوا ہوگا۔ ع قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا، غرض آپ کی ولایت لانہایت کا بلند مرتبہ حیطۂ عقل و قیاس سے باہر ہے۔ اور آپ کے فقر اور معرفت کا عالی درجہ دائرۂ وہم و گمان سے بالاتر ہے چنانچہ آپ نے عنایت، عنائیت، ولائیت اور ہدایت کے تمام مراتب حاصل کر لئے۔ اور شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے جملہ مدارج طے کر لئے۔ اور ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت کے کل مقامات عبور کر کے تمام روئے زمین میں اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے حقیقی نائب۔ اصلی جانشین، دائمی غوث اور قطب الاقطاب بن گئے۔

آپکے حالات اور مناقب کی صحیح اور مستند کتاب "بہجت الاسرار" میں مذکور ہے کہ آپ سے جب آپکے ابتدائی مجاہدوں اور ریاضتوں کی بابت دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ میں چالیس برس تک بلا ناغہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتا رہا ہوں۔ اور بارہ برس ایسی حالت رہی کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتا۔ تو اپنے حجرے کے اندر ایک کیل پکڑ کر اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر روزانہ صبح تک قرآن شریف ختم کرتا۔ نیز آپنے فرمایا کہ میں نے ابتداء میں اپنے نفس کو تین روز متواتر روزۂ وصال کی عادت ڈال رکھی، بعدہٗ روزے کی مدّت کو بڑھا کر یہاں تک نوبت پہنچائی کہ چالیس روز تک متواتر بغیر کھائے پیئے گذار دیتا۔ اور ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ میں نفسانی اور جسمانی زندگی کے تمام لوازمات اور جملہ ضروریات بشری مثلاً کھانے پینے اور سونے وغیرہ سے بے نیاز ہو گیا اور کبھی ایسا ہوتا کہ نیند اور بھوک مجسم اور متشکل ہو کر میرے اوپر حملہ آور ہوتے اور میں اپنے مجاہدانہ اور مردانہ نعرۂ تکبیر سے انہیں بھگا کر پسپا کر دیتا۔ اور اکثر جن اور شیاطین ابتداء میں اپنے ناری ہتھیاروں اور ظلمت کے گمراہ کن اوزاروں سے مسلح ہو کر فوج فوج میرے مقابلے کے لئے آتے اور مجھ پر سخت حملے اور وار کرتے۔ لیکن میں اپنی باطنی خداداد قوّت

اور روحانی ہمت سے ان سب پر غالب آکر انہیں شکستِ فاش دے دیتا
آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابلیس لعین نے خود بنفسِ خبیث میرے پاس
آکر کہا۔ کہ اے عبدالقادرؓ! میں اور میرے جنود تیرے ہاتھوں بہت
تنگ اور عاجز آگئے ہیں۔ تو نے ہمیں کہیں رہنے کا نہیں چھوڑا۔
نیز آپ نے فرمایا کہ بغداد کے باہر قصرِ نوشیرواں کے ایک پرانے
بُرج میں گیارہ سال میں نے تن تنہا بسر کئے جسے بسبب میری
طویل اقامت آج تک بُرجِ عجمی کہتے ہیں۔ نیز آپ فرماتے ہیں
کہ میں پچیس ۲۵ سال تک متواتر عراق کے جنگلوں اور بیابانوں میں تن تنہا
گھومتا رہا ہوں اور سخت مجاہدے اور ریاضتیں کرتا رہا ہوں۔ اِن دنوں
میں سوائے جنگلی گھاس پات اور جنگلی میووں کے اور کوئی چیز میری
غذا نہیں تھی اور کئی دفعہ سخت مجاہدوں اور ریاضتوں کی وجہ سے
میں سوکھ کر کانٹا ہو جاتا۔ اور جب لہو خشک ہو کر میرا وجود ٹھنڈا
ہو جاتا اور میں مُردہ کی طرح پڑا رہتا۔ ایسی حالت میں کسی قافلے
کا مجھ پر اتفاقاً گذر ہوتا وہ مجھے مردہ سمجھ کر میری تجہیز و تکفین کی
تیاری کرتے تو میں اُٹھ بیٹھتا اور وُہ حیران اور دنگ رہ جاتے
اکثر شہروں میں میرا نام گونگا اور دیوانہ مشہور ہو گیا تھا۔

آں ترکِ عجم چوں زمے حسنِ طرب کرد بر پشتِ سمند آمد و تاراجِ عرب کرد

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے جنگل میں ایک شخص ملا جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ رفاقت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اُس نے کہا کہ میرے اور آپکے درمیان ایک شرط ہوگی۔ میں نے کہا کہ وہ شرط کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ نہ کبھی جھوٹ بولیں گے اور نہ وعدہ خلافی کریں گے۔ میں نے کہا منظور ہے۔ چنانچہ ہم اکٹھے ایک جنگل میں روانہ ہوئے۔ اور ایک جگہ آرام کے لئے بیٹھے۔ اُس وقت اُس شخص نے مجھے کہا کہ میں کچھ دیر کے لئے باہر جاتا ہوں۔ کیا آپ میرے آنے تک یہاں بیٹھے رہیں گے۔ میں نے کہا بیٹھا رہوں گا۔ چنانچہ وہ شخص مجھے اکیلا جنگل میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اور ایک سال تک واپس نہ آیا۔ پورے سال کے بعد جب وہ شخص وہاں آیا۔ تو اُس نے مجھے اُسی جگہ بیٹھا ہوا پایا۔ پھر ایک دفعہ وہ مجھ سے اسی طرح کا وعدہ لے کر باہر چلا گیا اور سال بھر غائب رہا۔ جب وہ واپس آیا۔ تو مجھے اُسی جگہ جہاں چھوڑ گیا تھا موجود پایا۔ آخر تیسری بار پھر مجھ سے وعدہ لے کر سال کے بعد واپس آیا۔ اور مجھے پھر اپنے وعدے پر قائم پایا۔ اس دفعہ وہ کچھ دودھ اور روٹی اپنے ہمراہ لایا۔ اور مجھے آکر بتایا۔ کہ میں خضرؑ ہوں۔ اور مجھے اللہ کی طرف سے امر ہے۔ کہ میں ہر ولی کا امتحان

لوں۔ اس دفعہ آپ کے امتحان لینے کا امر ہوا ہے۔ میں نے آپ کا سب سے سخت امتحان لیا۔ لیکن میں نے آجتک آپکی طرح باہمت اور مستقل مزاج ولی دُنیا میں نہیں دیکھا، تو عزم اور ہمت میں بیشک جبل الراسخ ایک سنگین پہاڑ ہے۔ آ۔ تاکہ ہم اکٹھے یہ دودھ اور روٹی کھائیں۔ چنانچہ جب میں نے خضر علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کہ اے عبدالقادرؒ تیرا معاملہ اب ختم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا امر ہے آپ اب جنگلوں اور بیابانوں میں رہنا چھوڑ دیں۔ اور بغداد میں جا کر اقامت اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ہاتھ پر بے شمار خلقت کو ہدایت فرمانا چاہتا ہے۔ غرض آپ نے بغداد میں آکر ایک مدرسے کی بنا ڈالی۔ اور خلق خدا کے لیے وعظ وتدریس، پند و نصیحت اور تعلیم و تلقین کا ایک بےمثل اور عظیم الشان سلسلہ شروع کیا۔ جس کی مثال اور نظیر دنیا میں ملنی محال ہے ؎

دو تن ہم نشیں بودہ ہمہ عمر
ہر کہ با تو دمے نشست ایدوست

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں ولی واصل مرجع بن کر اور خلق خدا کی ہدایت پر مامور ہو کر بغداد آیا۔ اور وہاں رہنے لگا۔ تو ایک رات مجھے اپنے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باطن

Marfat.com

میں مِل کر فرمایا۔ کہ بیٹا! لوگوں کو اپنے پند اور وعظ سے مستفید کر۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضرت! میں ایک عجمی شخص ہوں اور عراق عرب کے علماء و فضلاء اور بغداد کے فصحاء کے سامنے میں کیوں کر تقریر کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹا! اپنا مُنہ کھول۔ چنانچہ مَیں نے اپنا مُنہ کھولا۔ اور آنحضرت صلعم نے سات دفعہ میرے مُنہ میں اپنا نوری دم پھونک دیا۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ دوسری رات مجھے ملے اور فرمایا کہ بیٹا! لوگوں کو وعظ سنایا کر۔ میں نے اُن کی خدمت میں بھی وہی عرض کی۔ آں حضرت نے بھی اپنا مُنہ کھولنے کا امر فرمایا چنانچہ آپ نے میرے مُنہ کے اندر چھ دفعہ اپنا مسیحائی دم پھونکا۔ میں نے عرض کی یا حضرت سرکارِ دو عالم صلعم نے تو میرے مُنہ میں سات دفعہ پھونک ماری تھی۔ آپ نے چھ مرتبہ پر کیوں اکتفا فرمائی۔ اس پر حضرت امیر کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ کہ حضور کے ادب کے لحاظ سے مَیں نے پھونک مارنے کا ایک عدد کم رکھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں اپنے جدین شریفین کے نوری انفاس کے فیضان سے معمور اور مملو ہوا تو اسکے بعد حقائق اور معارف کا ایک ناپیدا کنار دریا میرے اندر موجزن ہوا۔ اور باطنی علوم اور روحانی اسرار کے بیشمار گوہر آبدار میرے دل کی گہرائیوں سے نکل کر ساحلِ زبان پر بے اختیار پھیلنے اور بکھرنے لگے۔

Marfat.com

آپ کا سینہ گویا نورِ توحید اور معرفت کا ایک بحرِ ذخار اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نمونہ بلا کنار تھا۔ جس میں ہر وقت اللہ تعالےٰ کے عشق اور محبت کا ایک عظیم الشان طوفان برپا رہتا تھا۔ کہ دم دم میں جس سے کشف و کرامات کی لہریں اور خوارق عادات کی بے شمار موجیں ساحل وجود پہ جا چڑھتیں اور لاکھوں ناظرین اور حاضرین کے قلوب کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر غرقِ دریائے معرفت و وحدت بنا دیتیں۔ آپ کا وجود مسعود کشف و کرامات اور خوارق عادات کا ایک لازوال اور زبردست مکمل کارخانہ تھا۔ چنانچہ آپ کی جملہ حرکات، سکنات، اقوال و افعال غرض آپ کا ہر دم اور ہر قدم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک زندہ کرشمہ اور اس کے امر کُن کا ٹھوس مظاہرہ تھا۔ جنہیں دیکھ کر لاکھوں منکر اور کافر اللہ تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہو کر مومن با ایمان ہو گئے اور لکھوکھا فاسق و فاجر نافرمان اللہ تعالےٰ کی قدرت کے زندہ کرشمے دیکھ کر تہِ دل سے تائب اور نیک صالح اور متبع فرمان بن گئے۔ جس قدر محیر العقول اور نادر الوجود کشف کرامات اپنی زندگی میں آپ سے ظاہر ہوئے کسی سابق نبی یا ولی سے ظاہر نہیں ہوئے۔ آپ سے اپنے فخر الانبیاء و خیر المرسلین کے ایک اُمتی اور اپنے جدِّ پاک کے سچے نائب اور جانشین ہو کر اپنے حیرت انگیز کشف و کرامات سے مذہب اسلام کو چار چاند لگا دینے اور عیسائیوں اور

Marfat.com

مولائیوں کے اس دعوے کو توڑ دیا جو وہ کیا کرتے تھے کہ ہمارے
انبیاء سے جس قدر معجزات ظاہر ہوئے مسلمانوں کے پیغمبر سے اس
قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے لہٰذا مسلمانوں کے پیغمبر کا درجہ ہمارے پیغمبروں
سے کم ہے آپ کا اسم مبارک عبدالقادر قدس سرہٗ ہی صاف طور
پر بتا رہا ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ کے اسم قادر سے
متصف اور کہ آپ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عین مظہر تھے چنانچہ
آپ فرماتے ہیں۔ اَنَا مِنْ وَرَاءِ اُمُوْرِ الْخَلْقِ وَاَنَا مِنْ وَرَاءِ
عُقُوْلِهِمْ، كُلُّ رِجَالِ الْحَقِّ اِذَا وَصَلُوْا اِلَى الْقَدَرِ اَمْسَكُوْا
اِلَّا اَنَا اِذَا وَصَلْتُ اِلَيْهِ فُتِحَ لِيْ مِنْهُ رَوْزَنَةٌ فَاَوْلَجُ فِيْهَا
وَنَازَعْتُ الْحَقَّ بِالْحَقِّ لِلْحَقِّ فَالرَّجُلُ هُوَ الْمُنَازِعُ الْقَدَرَ
لَا الْمُوَافِقُ لَهٗ۔ ترجمہ:۔ آپ فرماتے ہیں "میرا معاملہ خلقت کے معمول
اور انکی عقول سے برتر اور بالاتر ہے۔ اولیاء اللہ جب اللہ تعالےٰ
کی قضا قدر سے متصادم ہوتے ہیں تو اس میں تصرف اور تغیر و
تبدل کرنے سے روک لئے جاتے ہیں سوائے میرے کہ جب میں اللہ
تعالےٰ کے دروازۂ قدرت تک پہنچا تو میرے لئے اس میں سے
ایک خاص روزن کھول دیا گیا اور اس میں سے داخل ہو کر اس میں تصرف
کرتا ہوں۔ چنانچہ میں اللہ تعالےٰ کی قضاء قدر کے ساتھ حق کے ذریعے اور

Marfat.com

حق کے لئے جھگڑتا ہوں پس مردِ خدا وہ ہے۔ جو کہ قدرت کے ساتھ جھگڑ سکتا ہو۔ قدرت معلق میں کمی بیشی ..... اور اس میں تغیّر و تبدل کر سکتا ہو۔ نہ وہ کہ موافق اور درماندہ بن جائے۔

ہم آپکے اس فرمان کو قرآن سے ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ط ترجمہ پس جب ابراہیم علیہ السلام کے دِل سے خوف اور ڈر جاتا رہا اور اُسے خوشخبری سنائی گئی تو وہ ہمارے ساتھ قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ البتہ حضرت ابراہیمؑ نرم مزاج، لوگوں پر رحم کرنے والے اور ہماری طرف جھکنے والے تھے، ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ خدا کے بعض گرد آلود اور ژولیدہ موئے خاص بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے لئے جھوٹی قسم بھی اٹھا لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی وہ جھوٹی قسم بھی سچی اور صحیح کر کے دکھا دیتا ہے۔ یعنی ان کی خاطر اپنے امر کو تبدیل کر دیتا ہے لیکن انہیں جھوٹا ثابت نہیں ہونے دیتا۔ ایسے برگزیدہ بندگانِ خدا دُنیا میں خال خال ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس شان سے جلوہ گر ہوتے ہیں جو کہ اس آیت سے نمایاں ہے یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت وعندہ ام الکتاب یعنی اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے تو کسی امر کو مٹا دیتا ہے اور

Marfat.com

کسی کو قائم اور ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اُم الکتاب ہے
اور یہ قاعدے اور اصول کی بات ہے کہ علم سے امر بدل جاتا
ہے لیکن علم الٰہی نہیں بدلتا۔ ایسے ذاتی فقراء اللہ کی صفت ہوا اللہ
غالبٌ علیٰ امرہٖ کے نور سے منور ہوتے ہیں اور رنگ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے صبغۃ اللہ سے رنگین ہوتے ہیں۔

آپ کی اسی شان کے مطابق کتاب بہجۃ الاسرار میں ایک حکایت مذکور
ہے کہ حضرت شیخ احمد وباس رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تاجر مُرید تجارت کا
مال خرید کر اپنے شیخ کی خدمت میں اجازت لینے کے لئے حاضر
ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت میں نے مال خریدا ہے۔ اور اسے
فروخت کرنے کے لئے باہر جا رہا ہوں۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ
تعالیٰ مجھے اس مال میں نفع دیوے اور صحیح سلامت واپس اپنے وطن
پہنچا دے۔ اس پر شیخ احمد وباسؒ نے مراقبہ کر کے فرمایا۔ کہ تم اس دفعہ
تجارت کا ارادہ ترک کر دو۔ ورنہ تمہارا مال لوٹا جائے گا اور تم خود
بھی مارے جاؤ گے۔ تمہاری نسبت لوح محفوظ میں یہی لکھا ہوا نظر آ
رہا ہے۔ اُن دنوں حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی نئی نئی شہرت
تھی۔ تاجر مذکور بڑا مال خرید چکا تھا۔ اور چلنے کے لئے بیتاب
تھا۔ چنانچہ اس نے حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی خدمت میں

جاکر التماس کی کہ یا حضرت میں بڑا بھاری مال خرید چکا ہوں۔ میرے شیخ نے مجھے اس دفعہ منع فرمایا ہے۔ کہ تو مارا جائے گا۔ اور تیرا مال لوٹا جائے گا۔ اب میں کیا کروں۔ آپنے تھوڑا سا مراقبہ کرکے اُسے فرمایا کہ جا تو صحیح سالم اور بانفع غانم واپس آئے گا۔ چنانچہ اُسے جرأت پیدا ہوئی اور مالِ تجارت لیکر شام کی طرف روانہ ہوگیا۔ اور وہاں بانفع مال فروخت کرکے وہاں کا مال لیکر واپس اپنے وطن کو قافلے کے ساتھ آرہا تھا کہ ایک رات اُس نے خواب دیکھا کہ قافلے پر ڈاکوؤں اور چوروں نے حملہ کردیا ہے اور سب قافلے والوں کا اور نیز اُس کا مال لوٹ لیا ہے اور اُسے اور بہت لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے۔ اِس تاجر کا بیان ہے کہ خواب میں مجھے سخت ندامت اور پشیمانی لاحق ہوئی اور میں نے دل میں کہا کہ میرے شیخ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ ہو بہو صحیح اور درست ثابت ہوا چنانچہ اس ہیبت ناک اور ڈراؤنے خواب سے میں چونک پڑا۔ اور بیدار ہوکر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ شکر ہے کہ یہ خواب تھا۔ بیداری نہیں تھی۔ ورنہ میرا تو ستیاناس ہوگیا تھا۔ واپس آکر اپنے شیخ احمد و باسؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ جناب آپنے تو مجھے فرمایا تھا کہ اِس دفعہ تو اِس سفر میں مارا جائیگا اور تیرا مال لوٹا جائیگا

Marfat.com

لیکن میں تو صحیح سلامت اور با نفع واپس آگیا ہوں۔ چنانچہ حضرت شیخ احمد وباسؒ اُسی وقت مراقب ہوگئے بعدہٗ مراقبے سے سر اُٹھا کر اُس تاجر سے فرمایا کہ یہ حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہٗ کی طاقت ہے کہ اُس نے عالم بیداری کے معاملے کو خواب کے معاملے میں تبدیل کر دیا ہے اور جو کچھ جسم پر واقع ہونے والا تھا۔ اُسے رُوح پر واقع کر کے اس طرح امر کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے۔ اس کے بعد حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدمبوس ہوا۔ اور اپنا شکرانہ اور نذرانہ پیش کر کے عرض گذار ہوا کہ حضور کے طفیل اللہ تعالےٰ نے مجھے تباہی سے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرد کامل وہ ہے کہ جو تقدیر کو تبدیل کر دے۔ ورنہ مقدر کا بتا دینا تو نجومیوں اور جوتشیوں کا کام ہے۔ پھر مردانِ خدا کی دعا، ہمت اور توجہ کے کیا معنے ہیں ؎

اولیاؒ را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضور کے اس قسم کے زبردست تصرف کے نادر واقعات اور بھی ہیں جن کا لکھنا طوالت کا موجب ہے۔

شاہراہِ سلوک میں آنحضرت قدس سرہٗ کی سیر اور فضائے باطن میں

Marfat.com

آپ کی پرواز برق براق سے زیادہ تیز واقع ہوئی تھی۔ اس لیئے تھوڑے عرصہ میں آپ تمام اہلِ سلف اور اہل خلف یعنی جب اولین و آخرین اولیاء اور بزرگانِ دین سے سبقت لے گئے۔ اور سب نے آپکے اس فرمانِ حق ترجمان یعنی قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کے سامنے سرِ تسلیم جھکا لیا تھا اور جس نے انکار کیا وہ مارا گیا۔ کسی بزرگ نے اسی بارے میں کیا خوب فرمایا ہے رباعی

گویم زکمال تو چہ غوث الثقلینا ۔۔۔ محبوب خدا ابن حسنؓ آل حسینؓ
سر در قدمت جملہ نہادند بگفتند ۔۔۔ تا اللہ ندا ترک اللہ علینا

شیخ ابوالحسنؒ علی ابن ہیتیؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں ایک دفعہ بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہٗ کے ہمراہ حضرت شیخ معروف کرخیؒ کے مزار پر گیا۔ چنانچہ حضرت نے وہاں بیٹھ کر مراقبہ فرمایا اور تھوڑی دیر بعد مراقبے سے سر اٹھا کر فرمایا۔ یا معروفؒ عبرتنا بدرجۃ یعنی اے معروفؒ تو ہم سے باطن میں ایک درجہ آگے بڑھا ہوا ہے۔ وہی علی ابن ہیتیؒ فرماتے ہیں کہ چند روز کے بعد میں پھر حضرت شیخ قدس سرہٗ کے ہمراہ حضرت معروف کرخیؒ کے مزار پر گیا۔ آپ نے پھر اسی طرح مزار پر مراقبہ کیا اور اب کی دفعہ مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمایا السلام علیک یا معروفؒ غبرناک بدرجتین۔ یعنی اے معروفؒ ہم آپ سے

Marfat.com

آپ سے دو درجہ آگے بڑھ گئے ہیں۔

کتاب "بہجتہ الاسرار" میں مذکور ہے کہ جن ایام میں حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ نوجوان تھے۔ ان دنوں بغداد میں بقا ابن بطوؒ بڑے جلیل القدر اور قوی التوجہ شیخ تھے۔ ایک شیخ کا بیان ہے کہ ابتدا میں حضرت محبوب سبحانیؒ جب کبھی شیخ بقا ابن بطور رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاتے تو آپ انکی دہشت اور ہیبت سے کانپنے لگتے اور اُن کے نورِ جلال کی حرارت اور حدّت سے آنحضرت قدس سرہ کے مُنہ اور نتھنوں سے خون جاری ہو جاتا۔ اسی شیخ کا بیان ہے۔ کہ ایک سال کے بعد ہم نے شیخ بقا ابن بطوؒ کو حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی خدمت میں جاتے دیکھا کہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی دہشت اور شوکت سے شیخ بقا ابن بطورؒ پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ اور آپ کی توجہ کی حرارت سے خون گرانے کسی نے خوب کہا ہے۔

نانا ترا محمدؐ دادا ترا علیؓ ہے ۔۔۔ اے دستگیر عالم تجھ سا نہ کوئی دوجا ہے

نیز کتاب "بہجتہ الاسرار" میں مذکور ہے کہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے خلیفہ شیخ صدقہ کے مُنہ سے ایک دفعہ بغداد میں ایسا کلمہ نکلا جو ظاہر شرع کے برخلاف تھا۔ ظاہری رسمی علماء نے عداوت اور حسد کے سبب خلیفہ وقت سے جا کر شکایت کی۔ خلیفہ نے متولی کو حکم دیا کہ اُسے حاضر کرکے شرعی تعزیر دیویں۔ چنانچہ جس

Marfat.com

وقت تعزیر کے لئے شیخ صدقہؒ کو حاضر کیا گیا۔ اور جلاّد دُرّہ اُٹھا کر شیخ صدقہؒ کو مارنے لگا۔ تو شیخ صدقہؒ کے خادم نے پکار کر کہا کہ یا شیخ! اسی وقت جلاّد کا ہاتھ شل اور خشک ہو گیا اور متولی کے دل پر ہیبت چھا گئی۔ جس نے فوراً وزیر کے ذریعے خلیفہ کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کے دل پر بھی ہیبت ڈالدی چنانچہ خلیفہ نے اُسی وقت شیخ صدقہؒ کی رہائی کا فرمان جاری کر دیا چنانچہ شیخ صدقہؒ فرماتے ہیں کہ میں اُسی وقت وہاں سے رہائی پا کر اپنے شیخ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے رباط میں جہاں آپ وعظ فرماتے تھے حاضر ہوا۔ اور مشائخ کے درمیان بیٹھ گیا۔ ابھی لوگ آپ کے وعظ کے منتظر بیٹھے تھے۔ کہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کرسیٔ وعظ پر تشریف لا کر رونق افروز ہوئے۔ ابھی آپ نے کوئی کلام شروع نہیں کیا تھا۔ اور نہ قاری کو کچھ پڑھنے کے لئے فرمایا تھا لیکن حاضرین میں ایک غیر معمولی باطنی ہیجان اور سخت وجد اور جذب برپا تھا اور حاضرین باطنی کیف اور روحانی سرور کے سبب سر دُھن رہے تھے۔ شیخ صدقہؒ کہتے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ ابھی تک حضرت شیخ قدس سرہٗ نے وعظ شروع ہی نہیں کیا۔ اور نہ قاری نے کچھ پڑھا ہے یہ غیر معمولی وجد اور جذب مجمع کے اندر کیوں برپا ہے۔ اسی وقت حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ اے صدقہؒ!

میرا ایک مرید بیت المقدس سے بذریعہ طے الارض ایک قدم میں آیا اور میرے ہاتھ پر تائب ہوا ہے۔ ہم نے اس کے لئے تا فرکھو تمام حاضرین اس وقت اس کے طفیل ضیافت میں شامل ہیں اور باطنی تافے کی خوشبو سے مست ہیں۔ ؎

جس نے زلفوں میں تری عطر بسا دیکھا ہے
اُن پہ آئی ہے بلا ہم نے بسا دیکھا ہے

شیخ صدقہؒ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ جو شخص ایک ہی قدم میں بیت المقدس سے بغداد پہنچا ہے۔ اُسے شیخ کی کیا ضرورت ہے اور وہ کس بات سے توبہ کرتا ہے۔ آپ نے پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ "صدقہ! اب وہ اس بات سے توبہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ علوی اور سفلی مقامات کی طیر سیر وہ ہرگز نہیں کریگا۔ اور طبقات کی پرواز سے تائب ہو کر ذات کی طرف پرواز کریگا۔ اس کی ہوائے شوق میں اُڑنا کسی کسی کا کام ہے۔ ؎

اسکی ہوائے شوق میں پھر بھی نہ اُڑ سکے
پیدا کرے ہزار اگر سو ہزار پر

حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ اپنی ایک کتاب میں اس بلدہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تمام روئے زمین اور عالم ناسوت کی منازل اور مقامات صغیرہ کہلاتے ہیں۔ اور سات آسمان اور عرش و کرسی و لوح و قلم

Marfat.com

مقاماتِ کبیرہ کہلاتے ہیں فقیر کے لئے مقاماتِ صغیرہ اور مقاماتِ کبیرہ کی طیر سیر کرنی گویا گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کی مانند ہے۔ فقیر محض اللہ تعالیٰ کے جمالِ لایزال کے متوالے اور اُسکی سمعِ جلال کے پروانے ہوتے ہیں۔ وہ بغیر دیدارِ پروردگار غیر کی طرف التفات کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ ابیات:۔

مرا دردِ دل بغیر از دوست چیزے درمے گنجد
بخلوت خانۂ سلطاں کسے دیگر نمے گنجد
درونِ قصرِ دل دارم یکے شاہے کہ گاہے
ز دل بیروں زند خیمہ بہ بحر و بر نمے گنجد

کسی نے سچ فرمایا ہے۔ العشق نار یحرق ما سوی المعشوق کہ عشقِ الٰہی آگ ہے جو معشوق کے ماسوائے باقی سب خواہشات کو جلا دیتی ہے۔

یاد رہے کہ فقیر کو یہ عالی مرتبہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص نگاہِ لطف و کرم اور اہل بیت و پنجتن پاک کی نظرِ شفقت و عنایت اور خاندانِ نبوت کی ظاہری و باطنی اور صوری و معنوی پرورش اور تربیت سے حاصل ہوتا ہے۔

باطن میں ہر سالک اور ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پہ ہوتا ہے اور اس کی ولایت اسی نبی کی نبوّت کے ظلّ اور پرتو سے ہوا کرتی ہے اور وہی اس ولی کا خاص مسلک اور مشرب ہوتا ہے۔ چنانچہ

Marfat.com

بعض ولی داؤدی مشرب ہوتے ہیں۔ کہ وہ سرود اور سماع سنتے ہیں۔ اور اسی سے ان کے سلوک میں ترقی ہوتی ہے اور بعض اولیاء اللہ صاحب روزہ و خانقاہ اہل تسخیر جن و انس صاحب رجوع عام خلق شہرت پذیر سلیمانی مشرب رکھتے ہیں۔ بعض صاحب تجرید و تفرید اہل ترک و توکل بے خانماں دن رات سیر و سفر والے عیسوی مشرب درویش ہوتے ہیں۔ غرض باطن میں بے شمار مسلک اور مشرب ہیں۔ اور ہر سالک اور ہر ولی کا ایک خاص مسلک اور مخصوص مشرب کسی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اور جو ولی اور سالک ابتداء سے جس نبی کے قدم پر ہوتا ہے۔ اسی نبی کا نور اس کا مبداء فیض ہوتا ہے۔ اور آخر تک اسی نبی کے مسلک اور مشرب پر رہتا ہے۔ اور باطن میں اسی نبی کے رنگ سے رنگا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی کی صفات سے متصف اور اسی کے اخلاق سے متخلق ہوتا ہے۔ اور اسی نبی کا منبع انوار اس کا مرجع و معاد ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوبات کے دفتر اول مکتوب نمبر ۳۱۳ میں جو آپ نے خواجہ محمد ہاشم صاحب کی طرف لکھا تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرا قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے اور ایک دوسرے مکتوب میں جو ملا محمد صدیق کو لکھا اس میں تحریر فرماتے

ہیں۔ کہ "طالب کو ولایت موسوی سے ولایت محمدی صلعم میں منتقل نہیں
لیا جا سکتا" یعنی کسی ولی کا مسلک اور مشرب ناقابلِ تبدیل ہوتا ہے
کیونکہ اللہ تعالےٰ ہر انسان کی طرف ایک نئی صفت سے متجلی ہُوا ہے۔ اس
واسطے اختلافِ رنگ ورائے واقع ہُوا ہے۔ ع

ہر گلے را رنگ و بُوئے دیگر است

اللہ تعالیٰ نہ دو مختلف انسانوں کی طرف ایک صفت سے متجلی ہُوا ہے
اور نہ کسی ایک انسان کی طرف دو مختلف صفات سے ظہور فرما ہُوا ہے
پس ہر سالک اور ولی کا مسلک اور مشرب الگ الگ ہے ہر
مشرب کی علیحدہ شان اور الگ نشان ہے۔ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ
شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا۔ اور یہ خالقِ کائنات کی صفت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ ہے (اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے) جو ہر انسان بلکہ ہر شے
میں جلوہ گر ہے۔ اور ہر شے اسکی نئی صفت کا مظہر ہے حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ
العزیز کا قدم اپنے جدِّ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قدم مبارک پر ہے۔ چنانچہ آپ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں ؎

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّيْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدَا لِكَمَالِ

یعنی ہر ولی کا اپنا اپنا قدم ہے لیکن میرا قدم اپنے جدِّ اور نبی کے قدم

Marfat.com

پر ہے۔ جو جملہ کمالات نبوّت کے صدر اور بدر ہیں اور دوسرے بیت میں فرماتے ہیں ؎

انا البازی اشہب کل شیخ ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی

ترجمہ:۔ میں تمام دُنیا کے اولیاء اور مشائخین کے درمیان سفید باز کی طرح بلند پرواز اور جملہ طائران فضائے قدس پر غالب ہوں سو مردانِ خدا میں سے کسی کو میری طرح مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔

تمام انبیاء و مرسلین سابقین کا ایجاد و ظہور حضرت ختم المرسلین و خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہوا ہے۔ اس لئے ان سب کے اقمار صفات کو ضیاء و تنویر آفتاب نور ذات حضرت سراج منیر سے ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آفتاب عالمتاب کی طرح ذاتی ہے۔ اور باقی تمام انبیاء کا نور مثل اقمار صفاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفت ذاتی محض دیدار کے وقت جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور دیدار کی برداشت کی طاقت اور توفیق محض ذاتی نور کو ہو سکتی ہے۔ اقمارِ صفات اور نجوم اسماء آفتاب ذات کی تجلّی کیوقت گم اور مفقود ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بجز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نبی کو اللہ تعالیٰ کا دیدارِ ذاتی اور حقیقی دُنیا میں حاصل نہیں ہو سکا۔ اور آپ کی اُمت کے ان اولیاء

Marfat.com

کاملین کو آپ کے طفیل دیدار اور رویت کا مرتبہ حاصل ہوا ہے جن کا قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہے۔ اور جو مکمل طور پر فنا فی الرسول اور بقا بالرسول محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی فقر سے سرفراز ہو چکے ہیں اور سلطان الفقراء و سید الکونین یہی ہیں جن کا ذکر رسالہ روحی میں آیا ہے۔ اور جنکی نسبت حضرت سلطان العارفینؒ رسالہ روحی میں لکھتے ہیں۔ "کہ از آں یک لمعہ موسیٰ علیہ السلام در سر اسیمگی رفتہ و طور در ہم شکستہ در ہر لحہ و طرفۃ العین ہفتاد ہزار بار لمعات جذبات انوارِ ذات بر ایشاں وارد و دم نزدند و آہے نکشیدند و ھَلْ مِنْ مَّزِیْد ہا میگفتند۔ ایشاں سلطان الفقراء و سید الکونین اند" ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام جس تجلی کی ایک معمولی چمک سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور کوہ طور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اسی قسم کی ستر ہزار تجلیات ذاتی ایک ہی دم کے اندر اور ایک ہی آنکھ جھپکنے میں ان سات فقراء ذاتی پر وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اور وہ کچھ ضعف اور کمزوری محسوس نہیں کرتے بلکہ ھَلْ مِنْ مَّزِیْد پکارتے رہتے ہیں یعنی اے اللہ ہم پر تجلی زیادہ فرما یہ لوگ سلطان الفقراء اور سید الکونین ہیں۔" چونکہ یہ فقراء روحانی طور پر ایجاد خلق سے بہت پہلے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اور ان سات ارواح کو نور محمدی صلعم

Marfat.com

سے وہی نسبت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ واجب الوجود کو اپنے ذاتی صفات سے ہے۔ اس لئے یہ سات فقراء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے وارث اور روئے زمین میں اس کے نائب خلیفہ اور جانشین ہیں۔ اور ان کا قدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہے۔ اور جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں۔ یہ سات فقراء سید الاولیاء ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی صفاتی، اسمائی اور افعالی رویت انبیاء سابقین اور ان کے اولیاء وارثین کو ہوتا ہے۔

تمام انبیاء سابقین اور مرسلین اولین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہیں۔ کیونکہ سب انبیاء سابقین کے ظلی اور بروزی وجود اپنے جانشینوں اور خلیفوں و نائبوں کی صورت میں آپ کی امت میں موجود اور داخل ہیں۔ اسی لئے حضور فرما چکے ہیں۔ کہ علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری اُمت کے علماء عاملین یعنی اولیاءِ کاملین بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ اور یہ وہی اولیاء ہیں، جن کے قدم انبیاء سابقین کے قدم پر ہیں۔ اور انہی کو قرآن کریم میں انبیاء سابقین کے خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ

Marfat.com

لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ط ترجمہ" اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے عہد و پیمان لے کر فرمایا۔ کہ جس وقت میں تم کو اپنی کتاب اور حکمت عطا کروں گا۔ اور آئیگا تمہاری طرف میرا رسول جو تصدیق کرنے والا ہوگا۔ اس چیز (علم و حکمت) کا جو تمہارے پاس ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے پھر ہم نے کہا۔ کہ تم نے عہد و پیمان کر لیا۔ اور تم نے اس اقرار پر میرا ذمہ مضبوط پکڑ لیا۔ پس سب نے جواب دیا۔ کہ ہاں ہم نے اقرار کر لیا پھر ہم نے کہا۔ کہ تم سب اس بات کے شاہد اور گواہ رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ اس گواہی میں شامل رہیں گے؟

اس آیت کے مفہوم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا انبیاء و سابقین (جو آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں) کے پاس آنحضرت صلعم کے بھیجنے اور اُن سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد و پیمان لینے کا بجز اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ ان سے مراد آپ کی اُمت کے وہ اولیاء اللہ ہیں۔ جو ان کی

مثل ہیں۔ اور جن کے قدم انبیاء کے قدم پر ہیں۔ جو ظلی اور بروزی طور پر ان کے نائب خلیفہ اور جانشین ہیں۔

رسالہ روحی کی شرح میں یہ مسئلہ بھی حل کرنا ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار اور رویت اس دنیا میں ممکن ہے یا نہ؟ بعض لوگ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لقا اور دیدار کو ممتنع اور محال خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہہ گذرے ہیں کہ محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دنیا میں دیدار حاصل نہیں ہوا۔ ہمیں ظاہری علماء کے روایتی اختلافات سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ مختصر عرض یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں دیدار حق تعالیٰ کو ناممکن اور محال سمجھتے ہیں۔ ان کی دو بڑی دلائل یہ ہیں۔ کہ موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر ہوئے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ کہہ کر دیدار اور رویت کی التجا اور آرزو کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ لَنْ تَرَانِیْ یعنی اے موسیٰ تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا دوسری دلیل ان کی یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ یعنی آنکھیں اللہ تعالیٰ کا ادراک نہیں کر سکتیں بلکہ اللہ تعالیٰ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے" سو پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے

لَنْ ترانی فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ اے موسیٰؑ تو میرے ذاتی انوار اور عریاں دیدار کی تاب نہیں لا سکے گا۔ کیونکہ بعد کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خود توضیح فرما دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ط یعنی اے موسیٰؑ میں اپنی تجلّی کوہ طور پر ڈالتا ہوں۔ اگر پہاڑ جیسی بھاری بھرکم سنگین اور ثقیل چیز میری تجلّی کے وقت اپنی جگہ پر قائم رہ گئی اور اس منعکس اور معکوس تجلّی کو دیکھ کر تیرے ہوش اور حواس قائم رہ گئے۔ تو پھر ممکن ہے کہ تو میری عریاں اور ذاتی تجلّی کی تاب بھی لا سکیگا۔ یعنی اللہ تعالےٰ کا سَوْفَ تَرٰانی (یعنی پھر تو عنقریب مجھے دیکھ سکیگا) فرمانا صاف طور پر تبلا رہا ہے۔ کہ دُنیا میں اللہ تعالےٰ کی لقا اور دیدار محال اور ناممکن ہرگز نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالےٰ اس ناممکن سوال کے جواب میں فوراً موسیٰ علیہ السلام سے فرما دیتے۔ کہ اے موسیٰؑ تو نے ایک محال اور ناممکن چیز کا ہم سے کیوں سوال کیا ہے۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام کو فرما دیا تھا جبکہ انہوں نے نااہل بیٹے کے حق میں سفارش کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۔ ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نوحؑ) تو ایسی

بات کا مجھ سے سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہ ہو۔ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں
کہ ایسا کرنے سے تو جاہلوں میں شمار ہوگا" سو کیا موسیٰ علیہ السلام
کو اللہ تعالےٰ اتنے بڑے اہم سوال اور ایسے ناممکن اور محال امر
کے لیے نہیں فرما سکتے تھے۔ کہ موسیٰ مجھ سے ایسی ناممکن بات کا سوال
نہ کر، بلکہ اس کے لئے کوہ طور پر تجلّی نازل فرما کر اس کی طرف دیکھنے
اور وہ معکوس تجلّی دکھا کر بے ہوش کرنے اور قول سوف ترانی
کی اُمید دلانے اور اتنی طویل اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔ سو اس سے معلوم
ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی لن ترانی سے یہی مراد تھی کہ اے موسیٰ مجھے تیرے
اوپر اپنی ذاتی تجلّی نازل کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں ہے لیکن تو
دیکھ لے اور آزما کر معلوم کر لے کہ آیا تجھ میں ذاتی عریاں تجلّی کی تاب و
طاقت بھی ہے یا نہ۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہ معاملہ ثابت کر کے دکھا دیا
کہ موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے تھے۔ اور جب
ہوش میں آ کر اپنے ضعف کو معلوم کیا تو اس سوال کی دلیری اور جرأت
پر نادم اور تائب ہوئے کما قال عزّ و ذکرہٗ فلما جاء موسیٰ
لمیقاتنا وکلمہٗ ربہٗ قال ربّ ارنی أنظر الیک قال لن
ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہٗ فسوف
ترانی فلما تجلی ربہٗ للجبل جعلہٗ دکاً وخر موسیٰ صعقاً فلما

Marfat.com

فلما افاق قال تبت الیک وانا اول المومنین۔ ترجمہ۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام وقت موعود میں کوہ طور پر آئے اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے ربّ! تو مجھے (ذاتی طور پر) نظر آجا۔ تاکہ میں تجھے دیکھ لوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ تو مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ لیکن (اگر خواہ مخواہ تو دیدار کی تاب آزمائی کرنا چاہتا ہے) تو پہاڑ کوہ طور کی طرف دیکھ اگر وہ (ہماری تجلی کے وقت) اپنی جگہ پر قائم رہ گیا۔ تو پھر ممکن ہے تو بھی ہمیں دیکھ سکیگا جس وقت اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کی طرف اپنی تجلی فرمائی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور موسیٰؑ اسے دیکھ کر غش کھا گئے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے جس وقت انہیں ہوش آیا تو عرض کی اے اللہ! میں ایسے دیدار کے سوال سے جس کی مجھے تاب نہیں آپ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور میں (آپ کے لقاء پر) ایمان لانے والوں میں سے پہلا شخص ہوں۔ سو موسیٰ علیہ السلام پر ان کے حوصلے اور استعداد کے مطابق دیدار کی تجلی کوہ طور کے پردے میں ملفوف کر کے ڈالی گئی۔ لیکن وہ اس کی تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اگر تھوڑی سی تجلی کوہ طور کے پردے کے بغیر عریاں طور پر براہِ راست موسیٰ علیہ السلام کی طرف ڈالی جاتی۔ تو ممکن ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام بالکل ہلاک ہو جاتے واللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ قال یٰموسیٰ انی اصطفتك علی الناس برسالاتی وبکلامی خذ ما اٰتیتك وکن من الشاکرین۔ کہ اے موسیٰؑ جو کچھ ہم نے تجھے اپنا کلام اور رسالت عطا فرمائی ہے۔ اُسے قابو کر اور اسی پر شکر گذار رہ۔ اور اپنی وسعت اور استعداد سے آگے قدم نہ رکھ۔ سو اللہ تعالیٰ کوہِ طور پر وقتاً فوقتاً موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جلال کے صفاتی شعلۂ آتشیں کی تجلّی میں نمودار ہوتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کو اس تجلّی کی برداشت کی تاب اور طاقت تھی۔ قولہٗ تعالیٰ وھل أتیك حدیث موسیٰ اذ راٰ نارًا فقال لاھله امکثوا انی انست نارًا لعلی اٰتیکم منھا بقبس اواجد علی النار ھدًی فلما اتاھا نودی یٰموسیٰ انی انا ربك فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوٰی۔ ترجمہ۔ کیا آیا ہے تیرے پاس موسیٰ علیہ السلام کا ذکر جبکہ اس نے دیکھی آگ (کوہ طور پر) پس اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ ٹھہرو۔ مجھے آگ نظر آرہی ہے۔ تاکہ میں اُس سے تمہارے پاس آگ کا ٹکڑا لاؤں یا آگ کی طرف راستہ معلوم کروں جب وہ آگ کے پاس پہنچا۔ تو اُسے غیب سے آواز آئی۔ کہ اے موسیٰؑ! یہ ہم تیرے رب ہیں۔ پس تو اپنے جوتے اُتار ڈال۔ اب تو مقدس پاک وادی کے قریب آگیا ہے۔" سو یہ نور اللہ تعالیٰ کی صفت جلال کی تجلّی تھی۔ جو آگ

Marfat.com

کی صورت میں موسیٰ علیہ السلام کو نظر آرہی تھی۔ اور ایک دوسری جگہ آیا ہے
واذ قال موسیٰ لاھلہ انی انست نارًا لعلی اٰتیکم منھا بخبر او اٰتیکم بشھاب قبس لعلکم تصطلون فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار ومن حولھا وسبحٰن اللہ رب العلمین یٰموسیٰ انی انا اللہ العزیز الحکیم۔ ترجمہ۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے آگ نظر آرہی ہے۔ میں اسکی عنقریب خبر لاتا ہوں۔ یا اس میں سے تیرے پاس آگ کا روشن انگارہ لاؤں تاکہ تم اسے سینکو جب موسیٰؑ اس کے پاس پہنچے تو انہیں غیب سے فرشتوں کی) ندا آئی کہ مبارک ہے وہ ذات جسکا نورِ جلال آگ کے اندر اور اس کے ارد گرد جلوہ گر ہے۔ گویا پاک ہے وہ ذات رب العلمین ہر قسم کی تشبیہ سے" اس وقت اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے یوں ہمکلام ہوئے۔ کہ اے موسیٰ یہ ہم ہیں اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والے"۔ سو گاہے بندہ اللہ تعالیٰ کی صفاتی تجلّی اپنے آئینے کے اندر دیکھتا ہے چونکہ موسیٰ علیہ السلام جلال کی صفت سے متصف تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے آئینے کے اندر شعلۂ جلال کی صورت میں نظر آئے۔ اور لہٰذا وہ افعالی تجلّی بنکرارشاد ہے کی جلالی صورت میں سے نمودار ہوا۔ سو اللہ تعالیٰ کا ہر مقبول بندہ اپنے آئینے میں اللہ تعالیٰ کی صفاتی، اسمائی اور افعالی

Marfat.com

تجلی دیکھ سکتا ہے چنانچہ عیسےٰ علیہ السلام جو صفت جمال کے مظہر تھے اپنے آئینے میں اس تجلی کو کبوتر کی صورت میں نازل ہوتے دیکھتے تھے سو اللہ تعالیٰ کی صفاتی، اسمائی اور افعالی تجلیات ہر شخص اپنے آئینے میں اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق دیکھ سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذاتی غیر مخلوق قدیم نور کی عریاں تجلی دیکھنی سوائے محبوب سید العالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نور کے اور کسی نبی یا ولی کا کام نہیں کسی نے سچ کہا ہے ؎

موسےٰ اے مدہوش رفت بیک جلوۂ صفتا
تو عین ذات مے نگری در تجلی

اور بعض ذاتی نور سے منور فنا فی الرسول فقر محمدی صلعم کے لیے وارث سلطان الفقراء بن کا قدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہے۔ انہیں بھی آئینہ محمدی صلعم میں ذاتی دیدار نصیب ہوتا ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم چنانچہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

دیدہ ام دیدار بینم ہر دوام ورد من دیدار شد ہر صبح و شام

اب ہم یہاں ذاتی، صفاتی، اسمائی اور افعالی تجلیات کا تھوڑا سا آپس میں فرق بیان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔

Marfat.com

واضح ہو کہ ہر نبی، ہر ولی اور ہر سالک بلکہ ہر قبول بندے کے اندر اللہ تعالیٰ اپنی صفات، اسماء اور افعال کے نور سے تجلّی اور جلوہ گر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی صفاتی تجلّی سالک کے دل پر اس طرح تجلّی ہوتی ہے جس سے سالک کے دل کی صفات اُس پاک نوری تجلّی کی طفیل پاک، منزّہ وسیع اور قوی ہو جاتی ہیں اور یہ تجلّی کبھی دل سے وحی اور الہام کی صورت میں زبان پر جاری ہو جاتی ہیں اور یہی نور دماغ میں علم اور حکمت کی صورت میں نمودار ہو جاتا ہے۔ دیگر اللہ تعالےٰ کی اسمائی تجلّی کا نور سالک کی آنکھوں میں نمودار ہوتا ہے جس سے سالک صاحب بصیرت باطنی اور صاحب کشف اور اہل مشاہدہ ہو جاتا ہے تیسری تجلّی افعالی سالک کے ہاتھ میں نمودار ہوتی ہے۔ اور اس سے نبی صاحب معجزات اور ولی صاحب کرامات ہو جاتا ہے۔

نیز یاد رہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے ذاتی دیدار کی آیات کبریٰ سے دو دفعہ مشرف ہوئے۔ ایک دفعہ وہ ذاتی نور آپ کی طرف آفاق میں اور دوسری دفعہ انفس میں جلوہ گر ہوا۔ قولہٗ تعالیٰ۔ وکذالک نریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم حتّٰی یتبین لھم انہ الحق۔ ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم دکھائے ہیں انہیں اپنی نشانیاں آفاق اور انفس کے اندر تاکہ انہیں معلوم ہو

Marfat.com

جائے کہ ہماری ذات اور اس کے جلوے حق ہیں اور پھر سورۂ نجم میں آیا ہے۔ ولقد رآہ نزلۃ اخری یعنی دیکھا حضرت محمد صلعم نے اُسے دوسری دفعہ۔ اور اسی دو دفعہ ذاتی دیدار کو سورۂ والنجم میں آیات کبریٰ سے تعبیر فرمایا ہے۔ قولہٗ تعالےٰ ولقد رای من آیات ربہ الکبریٰ یعنی ہمارے حبیب نے اپنے رب کے ذاتی نور کی آیاتِ کبریٰ دیکھیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی اللہ تعالےٰ نور صفت کلیم سے دو دفعہ متجلی ہوئے۔ اور اُسے رسالت اور کلام کی الگ نعمتوں سے بیان فرمایا جیسا کہ ارشاد ربی ہے۔ یٰموسیٰ انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین۔

اللہ تعالےٰ کی ذاتی نوری تجلّی انفس کی رگ رگ اور ریشے ریشے کے اندر اور آفاق کے ذرّے ذرّے میں جاری اور ساری ہوتی ہے۔ اُس کے لئے کوئی مخصوص مقام نہیں ہے۔ ذاتی جلوہ زمان اور مکان کی قید سے اور تعیّن سے مبرّا اور بے کیف اور بے جہت ہوتا ہے لیکن صفاتی اسمائی اور افعالی تجلّیات کے لئے مخصوص مقام اور مکان و زمان کا تعیّن اور دیگر افعالی اور اعمالی شرائط و لوازمات کی پابندی لازمی ہوتی ہے مثلاً موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور وحی کے حصول کے لئے کوہِ طور پر جانا لازمی تھا۔ یہ ایک آفاقی تعیّن تھا اور انفس میں تیس چالیس روز تک

بھوکا پیاسا رہنا پڑتا تھا۔ تب آپ اس تجلّی کے مستحق اور مستوجب ہوتے تھے۔ یہی حال عیسےٰ علیہ السلام کا تھا۔ انہیں بھی پہاڑ پر جا کر اسی طرح متواتر تیس چالیس روز تک بھوک اور پیاس سے تزکیۂ نفس کرنا پڑتا تھا۔ تب جا کر آپ پر اللہ تعالیٰ کی تجلّی ہُوا کرتی تھی لیکن ہمارے آقائے نامدار، احمد مختار محبوبِ کردگار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکات پر ذاتی، صفاتی تجلّیات بے کیف و بے جہت اور بغیر قیدِ زمان و مکان اور بے پابندیٔ شرائط و لوازمات ہُوا کرتی تھیں۔ چنانچہ خواب و بیداری، حضر اور سفر، رات اور دن کے کسی حصّے میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موردِ تجلّیات اور معرضِ نزول وحی و برکات ہوئے تھے۔ اس کے لئے نہ کسی خاص زمان و مکان کی قید تھی اور نہ کیف اور جہت کا تعیّن لازمی تھا اور نہ تیس چالیس روز تک متواتر بھوک اور پیاس کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اُونٹ پر سوار جا رہے ہیں — اصحاب کے درمیان یا گھر میں اپنی بیبیوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ یہ معرکۂ کارزار میں کفار کے مقابلے میں برسرِ پیکار ہیں۔ یا خواب میں ہیں یا بیدار ہیں۔ غرض ہر حالت میں آپ پر وحی کا نزول ہُوا کرتا تھا اور اس کے لئے کوئی قید، کسی قسم کا تعین اور کسی طرح کی پابندی درکار نہیں تھی۔

جس طرح اللہ کی ذات قدیم ہے۔ اِسی طرح ذاتِ قدیم کی

Marfat.com

رُویت ذاتی یعنی اللہ تعالیٰ کا ذاتی دیدار بھی قدیم ہے اور جس نیک بخت، سعادتمند ذاتی نور والے نبی یا ولی کو اللہ تعالیٰ کا ذاتی دیدار اور مشاہدہ ایک دفعہ ہو جاتا ہے تو اُس دیدار اور مشاہدے کی شان ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اور کبھی زائل اور موقوف نہیں ہوتی۔ اور بظاہر اگرچہ وہ معاملہ ایک دفعہ واقع ہو کر کبھی ظاہر و کبھی غائب اور کبھی عیاں اور کبھی نہاں ہوتا نظر آئے لیکن اہلِ دیدار اور اہلِ مشاہدہ کا ایک باطنی نوری وجود ہمیشہ ابد الاباد تک اللہ تعالیٰ کے مشاہدے میں رہتا ہے اور اسے لمع اللہ سے وقتاً یہ سعادت بطور دوام نصیب ہوتی ہے۔ اور جب کبھی وہ غیر مشاغل سے فارغ ہو کر دیدار کی طرف متوجہ اور ملتفت ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو دیدار اور مشاہدے میں موجود پاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں۔ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب یعنی اے میرے حبیب صلعم! جب کبھی تو دنیوی معاملات اور غیر مضروریات سے فراغت پائے تو مستعد ہو جایا کر اور اپنے رب کی طرف مائل اور راغب ہو۔ دیگر بزمِ خاص نبوی میں حضوری کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ سالک کا ایک باطنی لطیف وجود مجلسِ خاص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیشہ کے لئے داخل و شامل

Marfat.com

ہوتا ہے۔ لیکن سالک کو گاہے معلوم ہوتا ہے اور گاہے ظاہری مادی حواس اور ادراک سے وہ معاملہ پنہاں اور معدوم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا دیدار اور مشاہدہ اور نیز بزم نبوی صلعم میں حضوری کا معاملہ اس ظاہری عنصری مادی وجود اور اس کے حواس و قویٰ اور مادی دل و دماغ کا کام ہرگز نہیں ہے۔ یہ کام باطنی نوری لطیف وجود اور اس کے باطنی روحانی حواس و قویٰ اور باطنی دل و عقل کل کا کام ہے۔ ظاہری آنکھوں اور مادی حواس کی وہاں تک رسائی نہیں ہے۔ اس واسطے آیا ہے۔ کہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر۔ اس سے نفی ادراک مراد ہے۔ نفی رویت مراد نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو انسانی آنکھیں معلوم نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ جو آنکھوں اور آنکھوں والوں کا خالق ہے۔ سو آنکھوں کی کنہہ اور حقیقت کو وہ جانتا ہے۔ سو نفی ادراک سے ہرگز نفی رویت مراد نہیں ہو سکتی۔ ہماری آنکھیں سورج کو دیکھتی ہیں لیکن سورج کی کنہہ اور حقیقت کے ادراک سے ہم عاجز ہیں۔

دیگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ موت کے بعد نیک بندوں کو اللہ تعالےٰ کا دیدار ہوگا۔ موت اور خواب ایک دوسرے سے ملتی جلتی چیزیں ہیں۔ اس واسطے آیا النوم اخ الموت یعنی نیند موت

Marfat.com

کا بھائی ہے۔ دونوں حالتوں میں انسانی ظاہری حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ موت سے ظاہری مادی حواس ہمیشہ کے لئے معطل ہو جاتے ہیں لیکن خواب میں عارضی طور پر ایک وقفہ کے لئے انسان ظاہری مادی حواس اور قویٰ سے باہر آجاتا ہے کسی نے اس بارے میں کیا اچھا شعر کہا ہے۔

اے برادر من ترا از زندگی دادم نشاں
خواب را مرگ سبک داں مرگ را خواب گراں

یعنی اے بھائی! میں تجھے زندگی کی حقیقت بتاتا ہوں کہ نیند بھی ہلکی سی عارضی موت ہے۔ اور موت بھاری گہری اور دائمی نیند ہے" اس واسطے شریعت نے خواب میں اللہ تعالےٰ کے دیدار کو جائز قرار دیا ہے۔ اور مراقبہ خواب سے بھی زیادہ موت کے متشابہ اور قریب چیز ہے۔ کامل عارف لوگوں کو مراقبے میں اللہ تعالےٰ کا دیدار ہوتا ہے موت کوئی اتنی بڑی چیز نہیں ہے۔ اولیاء اللہ زندگی میں بطور موتوا قبل انتم موتوا کئی دفعہ مرتے اور بار بار زندہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ جامی صاحب فرماتے ہیں ؎

یکبار میرد ہر کسے بیچارہ جامیؒ بارہا

بے شمار اولیاء اللہ کے مناقب میں آیا ہے۔ کہ وہ اسی دنیوی زندگی

Marfat.com

میں کئی بار دیدار سے مشرف ہوئے ہیں چنانچہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بروایت صحیح آیا ہے کہ انہیں سو دفعہ خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل ہوا ہے۔ سو اس بات میں ذرا برابر شک اور شبہ نہیں ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو حسب وسعت و استعداد اللہ تعالیٰ کا دیدار اسی زندگی میں حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ زندگی میں اللہ تعالےٰ کے دیدار کے منکر اور اس سے ناامید ہیں۔ اور اس کے حصول سے غافل ہیں اور جنہوں نے اس معاملے کو موت کے وعدے پر اٹھا رکھا ہے۔ اور یہاں زندگی میں دیدار کی اہلیت اور قابلیت حاصل نہیں کی۔ وہ موت کے بعد باوجود ظہور نورِ واجب الوجود اپنی کور چشمی کا سخت نادم کریں گے۔ اور ان آیات کے مصداق ہونگے۔ ومن کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ۔ جو لوگ اس دنیا میں اندھے ہیں۔ وہ آخرت میں بھی اندھے ہونگے۔ قولہٗ تعالےٰ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہٗ یوم القیمۃ اعمیٰ۔ اور جن لوگوں نے ہماری یاد اور ذکر سے اعراض اور کنارہ کیا۔ اسکی معیشت اور روزی تنگ ہوگی۔ اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کھڑا کریں گے۔ اور یہ آخری آیت خاص دنیا میں منکرین اور مکذبین دیدار کے بارے میں آئی ہے۔ قولہٗ تعالےٰ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ

Marfat.com

كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللّٰهِ حَتّٰى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا الخ ۔ ترجمہ تحقیق برے گھاٹے میں رہے وہ لوگ جو دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے دیدار اور لقا کو جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ موت اور قیامت اچانک اُن کے سامنے آئی ۔ اور وہ کہنے لگے کہ ہائے افسوس ہم نے اس معاملے میں کتنی بھاری کوتاہی کی ۔ سو اگر ہمیں اپنی خودستائی اور اس زمانے کے حاسد کور چشموں کی عقل کی کوتاہی کا ڈر نہ ہوتا ۔ تو ہم اس بارے میں کچھ اپنے مشاہدات اور تجربات بھی پیش کرتے لیکن ہم فی الحال مذکورہ بالا عقلی اور نقلی سچے دلائل اور براہین پر ہی اکتفا کرتے ہیں ۔ سو ان لوگوں پر سخت افسوس ہے جنہوں نے دیدار کو کل قیامت کے دعوے پر اٹھا رکھا ہے اور آج اس کے منکر ہیں حضرت سلطان العارفینؒ فرماتے ہیں ؎

زاہداں از مرگ مہلت خواستند
عاشقاں گفتند نے نے زود باش

جو لوگ اندھے کور چشم ہیں ۔ اور جنہیں باطنی دنیا کی کبھی ہوا بھی نہیں لگی ۔ اور جنہیں شیطان کبھی اپنا دیدار اور زیارت کرانے سے کترتا اور شرماتا ہو ۔ وہ اگر دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ پائے خود اسکی ہستی اور وجود کا بھی انکار کر دیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے ۔ اور

صحیح ہے یہ دولت عظمیٰ ہر نفسانی بوالہوس کے حصے میں نہیں آتی۔

رباعی:۔ "سرمد غم عشق بوالہوس را نہ دہند
سوز دل پروانہ مگس را نہ دہند
عمرے باید تا دوست آید بکنار
ایں دولت سرمد ہمہ کس را نہ دہند"

اب ہم پھر اپنے اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

واضح ہو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ذاتی تھا اور حقیقت محمدی صلعم ازل کے روز ان سات فقراء کاملین کے اندر جلوہ گر ہوئی جن کو رسالہ "روحی" میں سات سلطان الفقراء کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور یہی امت محمدی صلعم میں آپکے فقر کے حقیقی وارث ہوئے ہیں۔ اور ان کے نوری وجود آں حضرت صلعم کے ہمراہ ازل، ابد، دنیا اور عقبیٰ کے مقام میں شامل رہے ہیں۔ اور معراج میں بھی ان کی پاک ارواح کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنی رفاقت اور روحانی ہمراہی حاصل رہی ہے اور انہی فقراء کو آئینہ محمدی صلعم میں اصلی ذاتی دیدار اور حقیقی لقا کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اور گو جسمانی طور پر جملہ بنی آدم کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ روحانی طور پر جملہ مخلوقات کا ظہور نور محمدی سے ہوا ہے اور حضور جملہ ہژدہ ہزار عالم کے اولاالارواح ہیں۔ اور جملہ انبیاء و اولیاء

Marfat.com

جن و انس اور ملائکہ کی ارواح آپ کی ذات پاک کے شجرہ النور میں اس طرح شامل اور داخل ہیں جس طرح درخت میں پھل پھول اور پتے وغیرہ ہوتے ہیں۔ سو جس رات جناب حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ اس معراج میں تمام انبیاء و مرسلین اور اولیاء متقدمین و متاخرین اور جملہ ملائکہ و مقربین اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے اپنے مخصوص مقام میں حضور کے ساتھ شامل تھے اور معراج کی رات اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو اپنے جمیع ظاہری و باطنی اور صوری و معنوی، دنیوی و اخروی درجات اور ذاتی، صفاتی، اسمائی اور افعالی تجلیات سے سرفراز فرما کر آپ پر اپنی جملہ تجلیات کو منعکس کر دیا۔ سو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک براق پر سفر گویا صفاتی سیر تھی جس میں آپ کے ہمراہ جملہ انبیاء و مرسلین اور آپ کی امت کے اولیاء متقدمین و متاخرین اور جملہ ملائکہ مقربین شامل و ہمرکاب رہے ہیں اور آپ نے ہر نبی اور ہر فرشتے کی ہمراہی اور ملاقات کا ذکر ان مخصوص مقامات پر معراج کی احادیث میں صاف طور پر کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے معراج کی روایتوں میں مختلف جگہ مذکور ہے کہ آپ کو فلاں نبی فلاں آسمان پر ملے اور فلاں فرشتے سے فلاں مقام پر ملاقات ہوئی اور جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات

جملہ عالم صفات کے مقامات، طبقات اور درکات کو عبور کیا۔ اور آپ نے سدرۃ المنتہیٰ سے آگے پرواز کا ارادہ فرمایا۔ تو جبریل امین آگے پرواز سے رہ گئے اور جب لاہوت لامکان کا غیر مخلوق توری میدان نمودار ہوا۔ تو براق اور رفرف کی روحانی سواریوں نے جواب دیدیا۔ اور معذرت ظاہر کی ؎

کہ گر یک سر موئی بالا پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

سو اس مقام پر حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی نسبت آپ کے مناقب و حالات کی کتابوں میں مستند روایات سے یہ بات مذکور ہے۔ کہ اس مقام پر جب حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بغیر رفیق شفیق تن تنہا اور بغیر سواری کے اکیلے رہ گئے تو اسوقت حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کی روحانیت نے حاضر ہو کر روحانی باطنی رفیق اور نوری سواری کا کام دیکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام قرب قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچا دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضور صلعم کو شرف دیدار اور آیات کبریٰ کے ذاتی انوار اور اسرار سے سرفراز فرمایا۔ اس باطنی روحانی واقعہ کو بہت اہل کشف بزرگانِ دین اور اولیاء مقربین نے اپنی کتابوں میں بیان فرمایا ہے اور سوائے بعض کور چشم ظاہر بین علماء کے سب اہل اللہ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے

Marfat.com

اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی اپنی بہت تصانیف میں خصوصاً کتاب "نور الہدیٰ" کے ساتویں باب کے اندر اس واقعہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات سرکارِ کبریا کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے جبرائیل امین کی رفاقت میں براق پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جس وقت آنحضرت صلعم گذرے تو جبرئیل نے آگے جانے سے معذرت ظاہر کی۔ غرض جبرئیلؑ اور براق مقام سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جانے سے رہ گئے۔ اس سے آگے آنحضرت صلعم رفرف پر سوار ہو کر آگے چلے۔ حتیٰ کہ جب لاہوت لامکان کا غیر مخلوق بیمثل اور بیمثال میدان آگے نمودار ہوا۔ تو رفرف بھی آگے چلنے سے رہ گیا۔ اس وقت آنحضرت صلعم اکیلے رہ گئے اُس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کو اپنی قدرت کا لطیف باطنی جامہ پہنا کر اور آپ کی رُوح مقدس کو نوری سواری بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ حضرت پیر محبوب سُبحانی قدس سرہٗ جس وقت نوری حضوری جسم اور صورت سلطان الفقر لیکر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلعم نے بارگاہِ الٰہی میں سوال کیا

Marfat.com

کہ اے اللہ! لاہوت لامکان کی اس بے مثل و بے مثال میدان میں جہاں جبرئیل براق اور رفرف کو پر مارنے کی تاب نہیں ہے۔ اور نہ کسی ولی اور نہ نبی مرسل کو سمائی ہے یہاں یہ کس نور کا ظہور ہے جس سے میری آنکھوں میں ٹھنڈک اور دل میں سرور ہے۔ بارگاہِ الٰہی سے خطاب ہوا۔ کہ اے میرے حبیبؐ! تجھے بشارت ہو کہ یہ روح پُر فتوح سلطان الفقراء شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی ہے جو تیری اُمّت میں حسبًا و نسبًا وارث اور تیری پشت میں ہر دو حسنی اور حسینی سیّد ہوگا۔ اور جیلان میں پیدا ہوگا۔ تیرے مُردہ دین کو اپنے دمِ مسیحائی سے از سرِ نو زندہ کرے گا۔ اور محی الدین کے لقب سے ممتاز ہوگا۔ معراج کی اس انتہائی تنہائی اور لاہوت کے ھُوَ کے عالم میں اس نُوری مبارک پیکر کو تیرا رفیق شفیق اور سواری بنا کر بھیجا ہے۔ یہاں آپ نے اپنی ذات کی ذاتی سواری بنا کر ذات سے ملنا ہے۔ سو آپ ایک اپنے ختم نبوت اور دوم اس رُوح کے ختم ولایت کے پروں سے پرواز کر کے غیر مخلوق نُوری سرکار اور خاص خلوت گاہ دیدار میں شرفِ بار حاصل کریں اور اسرار فاوحی الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ کے موتیوں سے اپنا دامن بھریں۔ اور ولقد رای من آیات ربہ الکبریٰ کے نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ چنانچہ حضرت ختم نبوت کمال شوق اور محبت سے

Marfat.com

نورِ ختمِ ولایت کے قریب آیا جس نے ادب اور تعظیم سے اپنا سر جھکایا اور آنحضرت صلعم کو اپنے دوش مبارک پر اٹھایا۔ اس وقت حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبانِ حق ترجمان سے یوں گوہر فشاں ہوئے کہ اے میرے حسبی نسبی اور نوری حضوری فرزند! آج میرا قدم تیری گردن پر آرہا ہے۔ اور تجھے قربِ حق کے انتہائی مقام پر پہنچا رہا ہے کل تیرا قدم میری اُمت کے تمام اولیاء اللہ کے سر کا تاج بنے گا۔ چنانچہ آپ نے منبر وعظ پر کھڑے ہو کر ایک دن یہی فرمان حق ترجمان خلق خدا کو سنایا۔ کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یعنی میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ چنانچہ اس وقت اثناءِ وعظ میں جسقدر اولیاء کرام حاضر تھے۔ سب نے بطور امتثال امر اپنی گردنیں جھکا لیں۔ اور حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ جو بغداد کے اکابر اولیاء میں سے ہوئے ہیں۔ اُس وقت مجلس میں حاضر تھے۔ اُٹھ کر آپکے منبر کے پاس گئے۔ اور آپکا قدم اُٹھا کر اپنی گردن پر رکھ دیا۔ مجلس وعظ ختم ہو جانے پر کسی نے آپ سے پوچھا۔ کہ آپنے ایسا کیوں کیا آپنے جواب دیا۔ کہ میں نے باطن میں دیکھا۔ کہ آپ اس فرمان کے کہنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ اور جو اولیاء اللہ اس فرمان کی تعمیل میں جس قدر زیادہ پیش قدمی کریں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ منظور اور مقبول رہیں گے

چنانچہ آپکا یہ فرمان روئے زمین کے تمام زندہ اولیاء زمان کو سنایا گیا اور جو اولیاء کرام دنیا سے گذر گئے ہیں۔ انہیں قبروں کے اندر پیغام پہنچایا گیا۔ اور جو اولیاء عظام ابھی مقام ازل میں ہیں اور اس دنیا میں نہیں آئے۔ اُن کی ارواح کو بھی یہ پیغام سنایا گیا۔ غرض سب اولیاء متقدمین اور متأخرین نے آپکے اس فرمان کو دل وجان سے قبول کیا۔ اور سر آنکھوں پر رکھا۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس فرمان کے بجالانے میں عجز و نیاز اور تعظیم و تکریم کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ بعض نے کہا علیٰ عینی یعنی میری آنکھوں پر آپ کا قدم ہو اور بعض اولیاء کاملین نے فرمایا علیٰ حدقۃ عینی یعنی میری آنکھ کی پتلی پر آپ کا قدم ہو غرض جس قدر کسی اولیاء نے بڑھ چڑھ کر نیاز کا اظہار کیا۔ اُسی قدر اُسے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے زیادہ بلند مرتبہ اور اعلےٰ منصب ملا۔ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ العزیز اپنی کتاب میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدے کے امر سے جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے تمام فرشتوں کی آزمائش فرمائی۔ اسی طرح حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کے امر قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سے اللہ تعالےٰ نے تمام اولیاء اللہ کا امتحان فرمایا جس نے اس امر میں جس قدر پیش قدمی اور پیش دستی کی اسی قدر سے زیادہ مرتبہ اور منصب ملا۔ اور جس نے انکار کیا۔ وہ ابلیس

کی طرح راندۂ درگاہ ہوا۔

جا کے بیٹھا نہ کسی بت تو مسلمانوں میں
تیری الفت خلل انداز ہے ایمانوں میں

معراج کی رات جو واقعات بحملہ نظری اور جسمی صورت میں بالقوی عالم غیب کی باطنی دنیا میں حضور صلعم کو نظر آئے۔ ان کے عملی تفصیلی خاکے بالفعل مادی دنیا میں آپ کی زندگی میں یا آپ کی امت میں ظہور پذیر ہوئے چنانچہ منجملہ ان واقعات کے حضور صلعم کو سدرۃ المنتہیٰ سے آگے سفر میں حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے سہارا دینے کا دنیا میں عملی طور پر یہ نمبر واقع ہوئی کہ حضور صلعم کا دین ضعیف نحیف نزار و نزار بیمار اور قریب بہ ہلاکت آگیا تھا۔ جسے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے اپنے دم عیسوی سے زندہ کر دیا۔

کتاب بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے کہ آں حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ جا رہا تھا کہ میں نے ایک بوڑھا ضعیف نحیف اور بیمار آدمی دیکھا کہ جس کا برا حال ہو رہا تھا۔ اور اس کی حالت نزع کی تھی۔ چنانچہ مجھے اس کی زار و نزار حالت پہ رحم آیا۔ سو میں نے اپنی ہمت اور توجہ اس کی صحت اور تندرستی کی طرف مبذول کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری ہمت اور توجہ سے بالکل اچھا اور تندرست کر دیا۔ جب وہ اچھا ہو کر اٹھ بیٹھا۔ تو میں نے

Marfat.com

اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میرے جدِ امجد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہوں۔ میں مرنے لگا تھا تو نے مجھے اپنے دمِ عیسوی سے زندہ کر دیا ہے۔ اور تو محی الدین ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس وقت میں آبادی میں آیا۔ لوگ مجھے محی الدین کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کے مطابق ایک پیغمبر ہوا ہے۔ اور اُس کے دین میں اُس مخصوص صفت کا رنگ غالب رہا ہے۔ سو تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار یا اس سے کم و بیش پیغمبر دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اتنے ہی اللہ کی صفات اور افعال کائنات میں جاری اور ساری ہوتے رہے ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ افعال مقتضائے زمانہ کے مطابق بدلتے رہتے ہیں۔ اور اُن صفات کے تغیر اور تبدل سے حالات بھی بدل جاتے ہیں۔ جیسا کہ آیا ہے۔ کل یومٍ ھو فی شانٍ یعنی اللہ تعالیٰ ہر روز ایک نئی شان میں جلوہ گر ہے۔ وہ دن اللہ تعالےٰ کا ہمارے ہزار سال کے برابر ہوتا ہے یقول تعالیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ط اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین کی طرف امر جاری کرنے کے لئے نزول فرما کر واپس آسمان کی طرف رجوع فرماتے ہیں۔ ایک ایسے روز میں جس کی مقدار تمہارے ہزار سال کے برابر ہوتی ہے۔ سو اگلے پیغمبروں کی دینی عمر یعنی ان کے دین کی دنیا میں قیام اور بقا کا عرصہ تقریباً

نوح علیہ السلام کی عمر کی طرح ہزار سال ہے۔ اس کے بعد اس دنیا میں زوال اور خلل واقع ہو کر اس کے بعد جدید اور نئے دین کی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے۔ سو اللہ ہر روز یا ہمارے ہاں ہزار سال میں ایک نئی شان اور صفت سے جلوہ گر ہوتا ہے۔ اسلئے تمام انبیاء سابقین کے ادیان میں تغیّر اور تبدل اور زوال رُونما ہو کر اسکی جگہ دوسرے پیغمبر اور نئے دین کی ضرورت محسوس ہوئی لیکن ہمارے آقائے نامدار احمد مختار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ذاتی ہے۔ اور آپ کے دینِ متین میں بھی اُسی ذاتی نُور کا رنگ جلوہ گر ہے۔ اور جب کبھی صفاتی انوار کے حاملین یعنی اُمتِ محمدیؐ میں انبیاءِ سابقین کے وارثین بزرگانِ دین کی کمیٔ ہمت اور نقصِ توجہ کے سبب دینِ اسلام میں کچھ تغیّر و تبدل اور نقص رُونما ہو جاتا ہے۔ تو آپ کے دین کے ان ذاتی فقراء کاملین کی توجہ اور ہمت سے وہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ صفاتی انوار کے حاملین بزرگانِ دین کا باطنی سلوک اور روحانی عروج محض کسبی اعمال اور رنج و ریاضت اور مجاہدے وغیرہ کا رہین منت رہتا ہے لیکن ذاتی فقر کے وارثین سلطان الفقراء بغیر رنج و ریاضت محض نظر اور توجہ سے طالبوں کو اللہ تعالیٰ سے واصل اور بزمِ نبوی صلعم میں داخل کرتے ہیں۔ لہٰذا جب کبھی جیفۂ دنیا کا تعفّن جہان کے ذہنی فضا میں پھیل جاتا ہے۔ اور قلوب کی باطنی دُنیا حُبِّ دنیا کے

Marfat.com

وبائی امراض میں مبتلا ہو جاتی ہے اور دینی لحاظ سے دُنیا مرنے لگ جاتی، اور کسبی اعمال کے صفاتی معالج اور حکیم اُن کے علاج سے عاجز آجاتے ہیں۔ اور دین کی رُوح جسدِ دنیا سے نکلنے کو ہوتی ہے۔ تو ایسے نازک وقت میں یہ مسیح الاولیاء ذاتی فقراء اپنے مسیحائی دم سے دنیا کے اس سخت قریب الموت لاعلاج دینی مریض کو از سرِ نو زندہ کرتے ہیں۔ اس میں اپنی ذاتی رُوح پھونک دیتے ہیں۔ قلوب کی فضا کو مشکِ محبتِ الٰہی کی خوشبو سے مہکا دیتے ہیں۔ اور عشقِ الٰہی کی عنبریں رُوح دنیائے ارواح کے اندر پھیلا دیتے ہیں جس سے جیفۂ دُنیا کا تعفن ذہنی دُنیا سے زائل ہو جاتا ہے اور دُنیا کُفر و الحاد اور شرک و نفاق کے وبائی امراض سے نجات پالیتی ہے۔ لہٰذا ہر ہزار سال کے بعد ایک مجدّد کا موجود ہونا دینِ اسلام کے ظاہری و باطنی بقا کے لئے لازمی ٹھہرایا گیا ہے۔ جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔ لہٰذا دینِ اسلام کو اصلی زندگی اور نشو و نما اور قوت اور قوّتِ ذاتی نور سے ہے۔ یہی سات سلطان الفقراء دُنیا کے دینی جسد کیلئے بمنزلہ سات عدود (GLANDS) کے ہیں۔ جن پر تمام باطنی دُنیا کے جسد کا قیام اور قوام ہے جس وقت یہ دُنیا سے الگ ہو جائیں گے دُنیا کا دینی ڈھانچہ گل سڑ کر ضائع اور ہلاک ہو جائے گا۔ قیامت قائم ہو جائے گی۔ باطنی دُنیا کو اپنے مسیحائی دم سے زندہ کرنیوالے مردانِ حق یہی ہیں

Marfat.com

حُبِّ دنیا کے تعفن ماؤف زخمی دلوں کو دھونی دینے والے اور مرہم مسیحا لگانے والے یہی ہیں۔ غرض دُنیا کی روح رواں بلکہ جانِ جان یہی ہیں۔

حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے ایک دفعہ مجلسِ وعظ میں فرمایا۔ اے اہلِ مشرق و اہلِ مغرب! اے زمین اور آسمان والو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ویخلق ما لا تعلمون۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی ایسی مخلوق بھی ہے جسے تم نہیں جانتے۔ انا مما لا تعلمون۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کا وہ خاص بندہ ہوں۔ جسے تم نہیں جانتے۔ اے اہلِ مشرق اور اے اہلِ مغرب! میرے پاس آؤ اور مجھ سے باطنی علم سیکھو۔ اے اہلِ عراق! فقر اور ولائت کے درجات اور مقامات میرے ہاں معمولی کپڑوں کی طرح لٹک رہے ہیں میں جسے چاہوں ایک دم میں بلا محنت و رنج پہنا دیتا ہوں۔ اے لڑکے تجھ سے ایک کلمہ سننے کے لئے اگر تجھے سالہا سال سفر کرنا پڑے تب بھی اسے غنیمت خیال کر۔ اے لڑکے ولایت کے درجے اور فقر کی خلعتیں یہاں میری مجلس میں تقسیم ہوتی ہیں۔ دُنیا میں نہ کوئی نبی ہوا ہے۔ اور نہ کوئی ولی۔ جو میری مجلس وعظ میں حاضر نہ ہوا ہو۔ زندہ ظاہری جسموں سے اور جو گذر گئے ہیں۔ جسمِ ارواح سے حاضر ہوتے ہیں۔ اے لڑکے جس وقت قبر میں تجھے منکر نکیر ملیں تو میرا حال تم سے دریافت کریں گے۔ اور تو نے میرا حال بتانا ہوگا۔ آپ نے فرمایا میری تلوار ننگی ہے میری کمان

چڑھی ہوئی ہے۔ میری ڈھال اُٹھی ہوئی ہے۔ میرا نیزہ ٹھیک نشانے پر لگتا ہے۔ میرا نیزہ بلا خطا ہے اور میرا گھوڑا ساز و سامان سے لیس اللہ تیار کھڑا ہے۔ میں اللہ تعالےٰ کے جلال کی جلتی ہوئی آگ ہوں۔ میں سُلّاب الاحوال ہوں یعنی حالات کو سلب کرنے والا ہوں، میں ایسا سمندر ہوں جس کا کنارہ نہیں ہے۔ میں زمانے کا رہنما اور رہبر ہوں میں غیر مخلوق ذات میں کلام کرنے والا ہوں۔ میں محفوظ ہوں۔ میں ملحوظ ہوں۔ اور میں محظوظ ہوں۔ اے صائم الدہر (ہمیشہ روزہ دار) اے قائم اللیل! (رات کے جاگنے والو) میرے بغیر تمہارے عبادت خانے برباد ہیں۔ اے پہاڑوں اور جنگلوں میں زہد و ریاضت کرنے والو! میری استعانت کے سوائے تمہاری محنتیں رائیگاں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف آؤ۔ میں اللہ تعالےٰ کا ایک امر ہوں۔ اے بیشۂ باطن کے مسافرو! اے رجال، اے ابطال، اے اطفال جلدی دوڑو۔ اور اس سمندر سے سیراب ہو جاؤ، جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ اے میرے اللہ! جس طرح تو آسمان میں فرد اور واحد بمثیل معبود ہے۔ میں آج روئے زمین میں تیرا فرد، واحد اور یکتا بندہ ہوں۔ مجھے رات اور دن میں ستر بار خطاب ہوتا ہے۔ کہ اَنَا اخترتُکَ لِنَفْسِیْ وَلِتُصْنَعَ علی عینی یعنی ہم نے تجھے اپنی ذات کے لئے پسند کر کے چُن لیا ہے۔ اور

Marfat.com

تُو ہمارے منظورِ نظر ہے۔ مجھے امر ہوتا ہے کہ اے عبدالقادر قدس سرہٗ تُو جو کچھ بھی کہے تیری بات مانی جائے گی۔ اے عبدالقادر! میری عزت اور جلال کی قسم! تو کھا پی اور کہے جا۔ میں نے تجھے ہر قسم کے خوف و خطر اور رد و امتناع اور ہر رجعت اور مکر سے محفوظ اور مامون کیا ہے" حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء و خیر المرسلین ہیں۔ اسی طرح حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ سید الاولیاء اور خیر المتقین ہیں۔ آپ کا طریقہ قادری سب طریقوں سے افضل اور برتر ہے۔ آپ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آپکے اور دوسرے طریقوں کے طالبوں میں کیا فرق ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اَلْبَیْضَتِی بِاَلْفٍ وَفَرْخِی لَا یُمَنُّ لَہٗ۔ یعنی میرا انڈا ہزار بچوں کے برابر ہے۔ اور میرے بچے کی کوئی برابری نہیں کر سکتا۔ آپ نے ستر دفعہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کا وعدہ لیا ہے۔ کہ آپکے مرید کو دوزخ میں نہیں ڈالا جائیگا۔ آپکا فرمانِ حق ترجمان طالبانِ صادق کے لئے ایک بڑی بھاری بشارت ہے کہ لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ۔ یعنی میرا مرید نہیں مرے گا۔ مگر ایمان پر یعنی میرے مرید کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ طالب مرید قادری ابتداء حال میں خواہ کتنا ہی آلودۂ معصیت کیوں نہ ہو، آخر عمر میں ضرور توفیق ازلی اور ہدایت فیض فضلی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور سچے دل سے توبہ تائب ہو کر نیک اور

صالح ہو جاتا ہے۔ اور مرتے وقت آپ کی توجہ اور رفاقت باطنی سے
اُس کا دل ذکر اللہ اور کلمہ طیبہ سے گویا ہو جاتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہو کر دُنیا
سے باایمان چلا جاتا ہے۔ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسّلام مَنْ کَانَ
اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا
عَذَابٍ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نزع کے آخری
وقت میں جس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو جاتا ہے۔ وہ بلا حساب
و بلا عذاب بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہم نے اکثر طالبان اور مریدانِ
قادری کی آخری حالت دیکھی ہے کہ ان پاک پیشواؤں کی باطنی توجہ سے
ان کی ہر رگ اور ریشہ اور بدن کا ہر بال ذکر اللہ سے گویا ہو جاتا ہے
بعض طالبانِ قادری کے قلزم قلب کے ذکر کے جوش کو دیکھ کر ملک الموت کو حیرت
آجاتی ہے ؎ نزع کیوقت جو وہ محو شمائل آیا
ملک الموت کو بھی غش مرے شامل آیا

طالب مرید قادری کو جب قبر میں نکیرین سوال و جواب کے لئے بیدار
کرتے ہیں۔ اور جب وہ اُٹھتا ہے۔ تو اُس کے ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں
اور اُس کا ماتھا اسم اللہ ذات اور اسم حضرت سرور کائنات صلعم سے آفتاب
کی طرح چمکتے اور جگمگا اُٹھتے ہیں۔ اُس وقت نکیرین حیرت میں آکر ادب
اور تعظیم کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور طالب مرید قادری

Marfat.com

کو کہتے ہیں۔ ثُمَّ یَا عَابِدَ الصَّالِحِ کَنَوْمِ الْعَرُوْسِ جَزَاكَ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا۔ یعنی اے خدا کے نیک بندے! تو دُلہن کی طرح سو جا۔ اللہ تعالےٰ تجھے دارین میں خیر عطا فرماوے۔ تمام اولیاء اللہ کو باطنی فیض اور روحانی برکت حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ سے حاصل ہے۔ اور طریقۂ قادری میں نورِ ذاتی کا فیضان اور محض درس و تدریس دیدارِ حق سبحان کا سبق ملتا ہے۔ سو طریقۂ قادری اصل ہے۔ اور باقی طریقے اس کے فروعات اور شاخیں ہیں۔ طالب مرید قادری مقامِ ناسوت میں جبتہ نفس کے ساتھ دیگر طریقوں کے طالبوں کے درمیان شیرِ نر اور ہزبر کی طرح نمودار ہوتا ہے اور فضائے عالمِ قدس میں جس وقت پرواز کرتا ہے۔ تو دیگر طائرانِ عالمِ بالا میں باز اشہب یعنی سفید باز کی مانند سب سے بلند اور غالب صورت میں جلوہ نما ہوتا ہے۔ اس لئے فقیر اور ولی قادری دیگر طریقوں کے اولیاء اللہ کے حالات اور مقامات سلب کر لیتا ہے۔ لیکن طالب اور سالک قادری کو کسی طریقے والا سلب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ذاتی نور کو دائم کمال ہوتا ہے۔ اور اسے کسی حالت میں زوال نہیں آتا۔ یہ بات ہم اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر لکھ رہے ہیں۔ معاذ اللہ اس میں کسی قسم کے حسد اور تعصب کو دخل نہیں ہے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ آج کل دوسرے طریقوں کو خصوصاً طریقہ نقشبندیہ

اور طریقہ چشتیہ کو ہمارے ملک میں فروغ ہے۔ اور طریقۂ قادری کے سالک بہت کم ملتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طریقۂ قادری کی نسبت بہت ارفع اور بلند ہے۔ اور اس دین سے بے بہرہ اور نا اہل و ناکارہ زمانے کے نفسانی لوگوں کو اس ارفع اور اعلےٰ نسبت تک رسائی نہیں ہے۔ اور نہ اس زمانے کے لوگوں میں اس ذاتی نور کے حصول کی توفیق اور استعداد موجود ہے۔ نہیں دیکھتے کہ دنیا میں کالج بہت تھوڑے ہیں اور پرائمری مدارس ہر گاؤں میں موجود ہیں۔ جنگلوں میں دوسرے کمزور اور بزدل جانوروں کے گلے گلے پھرتے نظر آتے ہیں لیکن شیر کوئی خال خال ملتا ہے۔ فضا میں دیگر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہر وقت سروں پر گذرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن باز خصوصاً سفید باز تو کہیں بہت قلیل اقل دیکھنے میں آتا ہے۔ سو کمزور جانوروں اور پرندوں کے گلے اور جھنڈ بنانا ان کی کمزوری اور بزدلی کی علامت ہے لیکن شیر اور باز اکیلے اور الگ رہتے ہیں۔ اکثر زمانے میں دیگر طریقوں کے بعض خام ناتمام، کور چشم، حاسد اور تہی دست طالبانِ سلوک کے سامنے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا فرمان قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ، ماضی، حال اور مستقبل ہر زمانے میں نافذ جاری ہے اور اُمت کے سب اولین

اور آخرین اولیاء اللہ کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے۔ اور آپ ختم الولایت اور غوث دوام ہیں۔ تو آتش پا ہو جاتے ہیں۔ اور جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ان کا قدم اپنے زمانے کے اولیاء اللہ کی گردنوں پر ممکن ہے ہو گا۔ سب اولین اور آخرین اولیاء اللہ کی گردن پر نہیں ہو سکتا۔ لیکن نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اس قسم کا عام فرمان ظاہر ہوا ہے۔ اس میں کسی زمانے کی تخصیص نہیں ہے۔ آپ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے غوث دوام بنا کر تمام اقطاب زمان کا والی اور سردار بنایا ہے۔ اور میرا یہ حکم زمانہ ماضی حال اور مستقبل میں نافذ اور جاری ہے۔ اولیاء متقدمین اور فقراء کاملین سے طرح طرح کے شطحات بلند بالا فخریہ اقوال مشہور ہیں۔ لیکن اس قسم کا عالمگیر صادق اور مصدوق فرمان کسی سے صادر نہیں ہوا۔ جس کی تائید اور تصدیق اولیاء کاملین اور اکابر عارفین کا ایک جم غفیر کر رہا ہو۔ اور تمام طریقوں کے کامل سالک اور خدا رسیدہ مشائخ بھی آنحضرت قدس سرہ کے اس قول کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں بعض تہی دست

Marfat.com

دُور اُفتادہ اور آوارہ طالب محض حسد اور نفسانیت کے سبب آپ کے
اس قول میں چوں چرا کرتے ہیں۔
چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے وطن میں حضرت خواجہ سلیمان
صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جو چشتی طریقہ میں بڑے پائے کے بزرگ
ہوئے ہیں۔ آپ کے حین حیات میں آپکے چند ارادتمند آپ کی زیارت کے
واسطے تونسہ شریف جا رہے تھے کہ اتفاقاً ایک طالب مرید قادری
بھی آپ کی زیارت کیواسطے اُن کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اثناء گفتگو میں حضرت
پیر دستگیر قدس سرہٗ کے قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کا مسئلہ
چھڑ گیا۔ طالب مرید قادری نے کہا کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا قدم
جملہ اولین اور آخرین اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ لیکن حضرت تونسوی
صاحب کے مریدوں نے کہا کہ نہیں آپ کا قدم اپنے زمانے کے اولیاء اللہ
کی گردن پر ہو سکتا ہے۔ اور وہ اپنے زمانے کے مجدد تھے لیکن
آجکل حضرت تونسوی صاحبؒ اس زمانے کے مجدد ہیں۔ اور ان کا قدم
بھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کی طرح اس زمانے کے اولیاؤں کی گردن
پر ہے اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا قدم ہم اپنے حضرت تونسوی صاحبؒ
کی گردن پر ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ چنانچہ جس وقت وہ لوگ حضرت تونسوی
صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس طالب مرید قادری نے جرأت

اور حیارت کر کے یہ مسئلہ خواجہ صاحب کے سامنے پیش کیا اور عرض کی کہ آپکے مرید یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے پیر کی گردن پر حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا قدم نہیں ہے۔ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپنے اس طالب قادری سے پوچھا۔ کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا قدم مبارک محض اولیاء کرام کی گردنوں پر ہے یا اس میں عام لوگ بھی شامل ہیں۔ طالب مرید نے عرض کیا کہ نہیں محض اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ عوام اس سے مستثنے ہیں۔ اس پر حضرت تونسوی صاحبؒ نے غصے کے لہجے میں پنجابی زبان میں فرمایا۔ کہ "اے بھڑوے وے میں کوں ولی نہیں مانڑدے۔ اس واسطے میری گردن اتے حضرت پیر دستگیر دا قدم نہیں منڈے" یعنی یہ کمینے مرید مجھے اولیاء اللہ کے زمرے میں شامل نہیں کرتے۔ اگر ولی اللہ سمجھتے تو ضرور میری گردن پر بھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا قدم تسلیم کرتے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مجھے عام آدمی اور ولایت سے عاری سمجھتے ہیں"

سو واضح ہو کہ جن لوگوں کے پاس باطنی دولت اور روحانی نعمت ہے وہ ہرگز ایسا کلمہ منہ سے نہیں نکالتے کہ جو اس نعمت کے زوال اور اس دولت کے سلب ہونے کا موجب ہو۔ اور جو لوگ روز ازل سے تہی دست اور نادار ہیں۔ وہ ایسے بے ہودہ کلمات منہ سے نکالنے میں بے باک ہو جاتے ہیں ؎

غضب ہے، جان لے لیتے ہیں یہ بیت دلربا ہو کر
الٰہی دی یہ قدرت تو نے بندوں کو خدا ہو کر

ہمارے ملک میں قادری طریقے کے علاوہ تین مشہور طریقے اور سلسلے مروج ہیں۔ ایک طریقۂ چشتیہ، دوئم طریقۂ نقشبندیہ، سوئم طریقۂ سہروردیہ۔ اب ہم یہاں ثابت کر کے دکھاتے ہیں کہ ان تینوں طریقوں کے بانی مبانی اور سالارانِ سلسلہ کو حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے ساتھ کس قدر نیاز اور اخلاص ہے۔ اور ان بزرگواروں کو حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ سے کس طرح فیوضات اور برکات پہنچے ہیں۔

سو سلسلۂ چشتیہ کے سب سے بڑے بزرگ اور سردار سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے بغداد کے اندر منبر وعظ قدمی ھٰذا علیٰ رَقَبَۃِ کُلِّ ولی اللہ فرمایا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت ملک ایران کے کسی پہاڑ کے غار کے اندر ریاضت میں مشغول تھے۔ جب آپکے کان میں یہ ندائے غیبی پہنچی، تو کہتے ہیں کہ آپنے باطن میں بغداد کی طرف پرواز کی۔ اور اسی پرواز میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ آپ کو ملے۔ تو آپنے کمال عجز و نیاز کی وجہ سے حضرت غوثیہ قدس سرہٗ کے سامنے چت لیٹ کر زمین پر سر رکھا اور عرض کی علیٰ حدقۃ عینی۔

یعنی میری آنکھ کی پتلی پہ تیرا قدم ہو۔ چنانچہ اسی ادب اور تعظیم کے سبب آپ کو ہند کی سلطنت ملی اور آپ خواجہ اور غریب نواز بنے۔

کہتے ہیں کہ جب آپکے پیر حضرت عثمان ہارونی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال آپ کے سفر حج میں ہونے لگا۔ تو اُس وقت خواجہ غریب نواز بھی موجود تھے۔ اُس وقت حضرت خواجہ صاحبؒ کو اپنے پیر صاحب نے آخری وصیت فرمائی کہ آپ بغداد جائیں اور حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے ہاں آپ کا نصیبہ ازلی اور فیض فضلی ہے۔ وہاں اُن کی خدمت میں رہیں۔ اور اُن سے فیض حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت خواجہ غریب نواز حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے حین حیات میں بغداد گئے اور آپ کی خدمت میں رہے۔ اور آپ سے فیض حاصل کیا۔ اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ نے خواجہ صاحبؒ کو ہند کی ولایت بخشی۔ یہاں پر ہم مزید ثبوت کے لئے ناظرین کے سامنے حضرت خواجہ غریب نواز کی ایک مدحیہ نظم پیش کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے حق فرمائی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ نظم

یا غوث معظم نور ھدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطانِ ولایت قطب علی حیران جلالت ارض وسما
در شرع بغایت پرکاری چالاک چو جعفر طیاری

Marfat.com

برعرشِ معلّٰی سیّاری اے واقف رازِ ادنیٰ
درصدق ہمہ صدیقؓ وشی درعدل عدالت چوعمریؓ
اے کانِ حیا عثمانؓ منش، مانند علیؓ باجود وسخا
گرداد مسیح بمردہ رواں۔ دادی تو بدیں محمدؐ جاں
ہمعالم محی الدین گویاں، برحسنِ کمالت گشتہ فدا
دربزمِ نبی عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
دربلکِ ولایت سلطانی، اے معدنِ جود وفضل وعطا
تاپائے نبی شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدرت
اقطابِ جہاں درپیشِ درت، استادہ چوپیشِ شاہ گدا
وصف تو چہ گویم اے ہمہ جاں، محبوبِ خدا مقصودِ جہاں
اسرارِ حقیقت برتو عیاں، از روزِ ازل تا روزِ جزا
معینؒ کہ غلامِ نامِ تو شد، دریوزہ گرِ اکرامِ تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلامِ تو شد، دارد طلبِ تسلیم ورضا

خاندانِ چشتیہ کے سالارِ سلسلہ اور سردارِ طریقت کو حضرت پیر محبوبِ سبحانی قدس سرہٗ کے ساتھ تو یہ نیاز اور عقیدت ہے جس کا کچھ شمہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اب اُن کے مرید اور طالب جانیں اور اُن کا کام، جس طرح کسی کو گھٹائیں اور بڑھائیں۔ اُن سے پوچھنے والا کون ہے؟ لیکن

Marfat.com

ان پاک ہستیوں کے درجے اور مرتبے کو ہیچ نفسانی اور حاسد لوگوں
کے قیل وقال سے ہرگز کم نہیں ہو سکتے ؎

ہلال بدر سے ہو وہ ترا جمال نہیں
کمال حسن خدا ساز کو زوال نہیں

اب دوسرے طریقۂ نقشبندیہ کا حال سنیئے ۔ کتاب فتح المبین میں
یہ عربی عبارت مذکور ہے ۔ ذکر الامام الربانی الشیخ احمد الفاروقی
سرھندی مجدد الف ثانی فی مکتوباتہ ان القطبیۃ بعد
ائمۃ اھل البیت المشھورین رضی اللہ تعالیٰ عنھم
لم تثبت لاحد اصالۃً وانما کان کل قطب بعدھم نائبا
عنھم الی ان ظھر البانا الاشھب اعنی الشیخ عبد القادر جیلانی
قدس سرہٗ العزیز فثبت لہ القطبیۃ بطریق الاصالۃ ولم
تثبت لاحدٍ بعدہٗ کذلک وانما تکون الاقطاب بعدہ
نوابہ الی ان یظھر المھدی فتکون لہ کسائر الائمۃ
اصالۃً کما قال قدس سرہ العزیز ؎

افلت شموس الاولین وشمسنا ۔ ابدا علی فلک العلی لا تغرب ط

ترجمہ: حضرت امام ربانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی المعروف بمجدد
الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ قطبیت کا مرتبہ

اہل بیت مشہور اور معروف ائمہ کے بعد کسی کو اصالتہً یعنی اصلی اور حقیقی طور پر نہیں ملا۔ بلکہ ان کے بعد ہر ایک قطب بطور نیابت قطبیت کا کام کرتا رہا یعنی ہر ایک قطب ائمہ کا نائب اور خلیفہ بن کر کام کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے باز اشہب یعنی سفید باز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کا وجود مسعود ظاہر فرمایا۔ اور آپ کو اصلی اور حقیقی قطبیت کا اہل پایا۔ چنانچہ آپ کو قطبیت اصالتہً اور حقیقتہً عطا ہوئی۔ اور اب جو شخص آپ کے بعد قطب بنے گا۔ وہ آپ کا نائب بن کر قطبیت کا کام کرے گا۔ یہاں تک کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا۔ تب قطبیت کا مرتبہ اصالتہً انہیں تفویض ہوگا۔ جیسا کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ؎ تمام متقدمین اولیاء کاملین کے سورج غروب ہو گئے ہیں لیکن ہمارا آفتاب عالمتاب ابدالاباد تک فلک الافلاک پر تاباں اور درخشاں رہے گا۔" ؎

حُسن پر اپنے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
گھر سے وہ خورشید رُو نکلا تو مطلع صاف تھا

حضرت مجدد صاحبؒ کا اسی قسم کا ایک اور بیان اسی کتاب سے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

قال الشیخ احمد الفاروقی سرھندیؒ فی مکتوباتہٖ ان الطریق

Marfat.com

الموصل الى الله تعالى طريقان احدهما طريق النبوة والواصلون
من هذه الطريق هم الانبياء بالاصالة وقد ختم هذا الطريق
بخاتم الانبياء صلى الله عليه وسلم والثاني طريق الولاية من هذا
الطريق هم الواصلون بالواسطة وهم الاقطاب والاقطاب والاوتاد
والابدال والنجباء وعامة الاولياء والواسطة في هذا الطريق
سيدنا علي كرم الله وجهه وتعلق هذا المنصب العالي بحضرته
وكان قدم النبي صلى الله عليه وسلم في هذا المقام على
فرقة المبارك كرم الله وجهه والفاطمة والحسن والحسين
رضي الله تعالى عنهم مشتركون معه في هذا المقام فاظن ان
سيدنا عليا قبل نشأة عنصريته كان ملازم هذا المقام
كما كان ملازما بعد نشأة عنصريته ومن وصل اليه
الفيض فانما يصل بواسطتهم اليه لان مبدأ
ومنتهى نقطة هذا الطريق ومركز دائرته هذا المقام
تعلقت به ولما تم دور سيدنا علي فوض هذا
المنصب العالي الى الحسنين وبعدهما الى الائمة الاثني
عشر على الترتيب وفي عصر كل واحد عنهم وصل الفيوضات
الى اولياء عصره بواسطتهم وكان ملجأ هو ملاذا

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ سُلْطَانِ الْاَوْلِيَاءِ وَبُرْهَانِ الْاَصْفِيَاءِ
غَوْثِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَغَوْثِ الْكُلِّ مُحْيِ الدِّيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ
السَّيِّدِ نَاعَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلِيِّ قدس سرہٗ فَوَّضَ هٰذَا الْمَنْصَبَ
الْعَالِيَ اِلٰى حَضْرَتِهٖ وَلَمْ يَتَيَسَّرْ لِاَحَدٍ بَعْدَ حَضْرَةِ الْمَذْكُوْرِ
سِوَاهُ فَوُصُوْلُ الْفَيْضِ الْاِلٰهِيْ لِاَقْطَابِ الْاَوْتَادِ وَالْاَبْدَالِ
وَالنُّجَبَاءِ وَسَائِرِ الْاَوْلِيَاءِ بِوَاسِطَتِهٖ فِيْ عَصْرِهٖ وَفِيْ غَيْرِ
عَصْرِهٖ اَبَدًا وَاِلٰى هٰذِهٖ اِشَارَةٌ لِقَوْلِهٖ :- اَفَلَتْ
شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰى فَلَكِ الْعُلٰى
لَا تَغْرُبُ "

ترجمہ:- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحبؒ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ کے وصل اور وصال کے دو طریقے اور راستے ہیں۔ ایک نبوت کا طریقہ اور راستہ ہے۔ اس طریق (فضل) سے اصلی طور پر واصل اور موصل محض انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اور یہ سلسلہ حضرت خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر ختم ہوا اور دوسرا طریق ولایت کا ہے۔ اس طریق (فیض) والے واسطے سے واصل اور موصل ہوتے ہیں اور یہ گروہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء وغیرہ اور عام اولیاء پر مشتمل ہے اور اس طریقے اور راستے

Marfat.com

کا واسطہ اور وسیلہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی ہے
اور یہ منصب عالی آپ کی ذات گرامی سے متعلق ہے اور اس مقام میں حضرت
خاتم الانبیاء صلعم کا قدم مبارک حضرت امیر کرم کے سر پر ہے۔ اور حضرت
فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم اس مقام میں حضرت امیر کرم اللہ کے ساتھ شامل
اور مشترک ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی
روح مبارک روز ازل میں وجود عنصری کے اندر آنے سے پہلے بھی اس
مقام میں قایم اور ملازم تھی۔ جیسا کہ یہ ان عنصری کے بعد ملازم
ہوئے۔ اور جس شخص کو فیض حاصل ہوا ہے۔ آپ کی ذات گرامی
سے حاصل ہوا ہے کیونکہ اس طریق کا ابتدائی اور انتہائی نقطہ اور اس
مقام کے دائرے کا مرکز آپ کی ذات گرامی سے متعلق اور منسوب ہے۔
اور جب حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا دور ختم ہوا۔ یہ عالی منصب
حسنین رضی اللہ عنہما کو اور ان کے بعد حضرات دوازدہ امام رض کو بالترتیب
ملتا رہا ہے۔ وہر ولی اور ہر شیخ کو اس زمانے کے امام کے واسطے سے
فیض حاصل ہوتا رہا ہے۔ اور وہی امام ان کا ملجا اور ملاذ ہوا ہے اور
جب حضرت سلطان الاولیاء و برہان الاصفیاء غوث الارض والسماء
اور غوث الجن والانس حضرت سید محی الدین ابی محمد حضرت شیخ عبدالقادر الجیلی
قدس اللہ سرہ العزیز کا دور اور زمانہ آیا۔ یہ منصب عالی اصالتہً آپ

کو تفویض اور موصول ہوا پس حضرت مذکور کے بعد اور کسی کو یہ عالی مرتبہ اصالتہً حاصل نہیں ہوا پس اللہ تعالےٰ کا فیض جملہ اقطاب، اوتاد، ابدال، نجباء اور جملہ دیگر اولیاء کو آپ ہی کے واسطے سے ملتا رہا ہے۔ اور ملتا رہے گا۔ کیا آپ کے زمانے میں اور کیا آپکے بعد غیر زمانے میں ابدالآباد تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ آپ کے اس بیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

جملہ سابق اولیاء کے آفتاب غروب پا کر ڈوب گئے ہیں لیکن ہمارا ذاتی آفتاب ابدالاباد تک آسمانِ بلندی پہ چڑھا ہوا اور طالع رہیگا۔

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سالارِ سلسلۂ نقشبندیہ تو حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کو غوثِ دوام ملتے ہیں۔ اب ان کے پچھلے بعض خام خیال عقیدتمندوں سے جا کر پوچھو تو وہ اپنے خواجگانِ نقشبندیہ کے بغیر کسی کو بھی خیال میں نہیں لاتے۔ اور عجیب و غریب بے سروپا طرحات سناتے ہیں۔ طریقۂ نقشبندیہ کے بانی مبانی حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مدحیہ رباعی آج تک بغداد میں حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ العزیز کے روضۂ اقدس پر ثبت اور مرقوم ہے۔ رباعی حسب ذیل ہے۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است

سرورِ اولادِ آدم شاہِ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

تیسرے طریقہ سہروردیہ کے پیشوا حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص شیخ عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا حال سنیئے۔

کتاب بہجۃ الاسرار میں آپ سے منقول ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ابتداء میں علم کلام کا بڑا شوق تھا اور میں ان دنوں نوجوان تھا اور میں نے علم کلام کی بہت کتابیں برزبان یاد اور حفظ کی ہوئی تھیں میرے چچا مجھے علم کلام کے سودا اور بکھیڑوں سے منع فرماتے تھے۔ لیکن میں باز نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے چچا ایک دن مجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں لے گئے۔ اور راستے میں مجھے کہا۔ کہ اے عمر! میں آج تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس لے جا رہا ہوں۔ جس کا دل اللہ تعالےٰ سے خبر دیتا ہے۔ وہاں حسن ادب سے رہنا ہوگا۔ تاکہ ہم خالی ہاتھ نہ آئیں۔ چنانچہ جس وقت ہم آنحضرت قدس سرہٗ العزیز کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو میرے چچا نے عرض کی۔ کہ یا حضرت! میرا یہ بھتیجا عمر علم کلام کا سخت شیدائی بلکہ سودائی ہے۔ کئی دفعہ میں نے اسے منع کیا ہے لیکن یہ باز نہیں آتا۔ اب مجبور ہو کر

حضور کی خدمت میں اسے لایا ہوں حضور اس کا کچھ تدارک فرماویں شیخ عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اے لڑکے تجھے علم کلام کی کون کونسی کتاب یاد ہے۔ میں نے نام لیکر سب بتا دیں۔ تب آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ کہ کچھ ان میں ہمیں سُناؤ۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ خدا کی قسم تمام علم کلام میرے دل سے اس طرح محو اور زائل ہو گیا۔ جیسا کہ میں نے کبھی پڑھا بھی نہ تھا۔ میں آپکے قدموں پر گر پڑا۔ اور معذرت ظاہر کی۔ تب آپنے دوبارہ میرے سینے پر ہاتھ پھیرا جس سے میرے سینے میں نورِ معرفت چمک اُٹھا اور علم لدنی مجھے واضح ہو گیا تب حضور نے فرمایا۔ اے عمرؓ! تو عراق کے آخری مشہور مردانِ خدا میں سے ہو گا۔

طریقۂ قادری کے ذاتی فقراء جسے چاہیں ایک ہی نگاہ سے علم اور فیض عطا کر دیتے ہیں۔ اور چاہیں تو ایک ہی کرشمۂ نظر سے تمام عمر کا پڑھا ہوا علم اور سالہا سال کا حاصل کیا ہوا فیض سلب کر لیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

بر علم غرہ مشو مغرور تر علم بر گیرم ز سینہ با نظر

باطنی آنکھوں اور باطنی ہاتھوں والے کامل فقیر کے نزدیک کسبی اور ظاہری علم اور فیض سلب کرنا اس قدر آسان ہے۔ جیسا کہ کوئی کسی الماری یا

Marfat.com

دریچے سے کوئی ظاہری کتاب اُٹھا لے۔

آپکے ایک خلیفہ شیخ نجم الدین نقلیسی رح (اہل نقلیس) فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور آپ نے مجھے چالیس ۴۰ روز کے چلے اور خلوت میں بٹھایا تھا۔ اسی خلوت کی آخری چالیسوی رات میں نے واقعہ میں دیکھا کہ میرے شیخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ایک اونچے پہاڑ پر بیٹھے ہیں۔ اور آپکے پاس جواہرات کے انبار اور ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور اس پہاڑ کے نیچے سے بہت لوگ آپکے پاس آرہے ہیں۔ اور آپکے پاس ایک پیمانہ ہے۔ جسے آپ بھر بھر کر آنے والے لوگوں میں وہ جواہرات تقسیم کر رہے ہیں۔ اور وہ جواہرات کے ڈھیر ختم ہوتے میں نہیں آتے۔ پھر جب میں آخری رات خلوت سے نکل کر آپ کی خدمت میں آیا کہ آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دوں تو آپ نے میری زبان کھولنے سے پیشتر فرمایا کہ اے نجم الدین! یہ سب کچھ تو نے رات کو دیکھا۔ اور ان کے علاوہ اور بھی اس قسم کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ جو ہمیں اپنے شیخ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کی ایک نظر کیمیا اثر سے حاصل ہوئی ہیں۔ مولانا روم صاحب رح ایسی ایک نظر کے حق میں یوں فرماتے ہیں ؎

آنکہ یہ تیرِ یافت یک نظر از شمس دیں رح طعنہ زند بر دہ و تیرہ کند بر جلہ

ہمارے ملک میں طریقۂ سہروردی کے دوسرے نامی گرامی اور بڑے

Marfat.com

پائے کے بزرگ حضرت بہاء الدین ذکریا صاحب عرف غوث بہاء الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ ملتانی ہوئے ہیں۔ آپ شیخ شہاب الدین حضرت عمر سہروردی صاحبؒ کے خلیفے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں طریقہ سہروردی کے بانی مبانی اور پیشوا آپ ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اپنی تمام عبادتوں جملہ اطاعتوں اور کل نیک عملوں میں سے ایک چیز پر بڑا بھاری بھروسہ اور اعتماد ہے کہ وہ انشاء اللہ میری آخری نجات کا باعث بن جائے گی۔ اور وہ یہ بات ہے کہ حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ طُوبیٰ لِمَنْ رَأنی اَوْ رَأیٰ مَنْ رَأنی اَوْ رَأیٰ مَنْ رَأیٰ مَنْ رَآنی وَ اَنَا حَسْرَۃ عَلیٰ مَنْ لَمْ یرَنِیْ ط آپ نے فرمایا اس شخص کے لئے ایمان کی خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا۔ یا میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اُس شخص پر سخت افسوس ہے جس شخص نے مجھے نہ دیکھا۔ سو حضرت غوث بہاء الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے زندگی میں اپنے شیخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب کو دیکھا ہے۔ اور آپ کی خدمت میں رہا ہوں۔ اور میرے شیخ حضرت شیخ شہاب الدین صاحبؒ نے زندگی میں حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کو دیکھا ہے۔ سو مَیں حضور کے اِس فرمانِ حق ترجمان کی بشارت میں شامل ہوں۔

Marfat.com

اور میں انشاء اللہ زمرۂ اہل طوبیٰ میں داخل ہوں۔ چنانچہ حضرت غوث بہاء الحق مہاجر ملتانی نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا ایک بیت یہ ہے۔

سگِ درگاہ میراں شو، چو خواہی قرب رحمانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

آپ کی ولادت باسعادت ۴۷۰ھ میں ہوئی۔ آپ کی عمر شریف اکاسی برس ہوئی۔ اور ۵۶۱ھ میں اس دارِ فانی سے دار البقا جاودانی کی طرف رحلت فرما کر اپنے مطلوب اور محبوبِ حقیقی سے واصل ہوئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ کسی بزرگ نے آپ کی تاریخ ولادت، عمر شریف اور تاریخ وصال ایک بیت میں جمع کیا ہے۔

اِنّ بازَ اللہِ سلطانُ الرِّجالِ
جَاءَ فی عشقٍ وراحَ فی الکمالِ

یعنی حضرت باز اشہب سلطان الاولیاء حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز کی دنیا میں تشریف آوری لفظ عشق سے اور حضور کی عمر شریف لفظ کمال کے عدد ابجد سے نکلتی ہے چنانچہ لفظ عشق = ۷۰ + ۳۰۰ + ۱۰۰ = ۴۷۰ ہوئے اور لفظ کمال = ۲۰ + ۴۰ + ۱ + ۳۰ = ۹۱ ہوئے اور دونوں کو جمع کیا جائے تو آپ کی تاریخ وصال ۵۶۱ھ نکلتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کے فیض ابدی اور فضل سرمدی کی برکتیں اور رحمتیں آن پر اور آن کی آل و اولاد پر اور ان کے مریدین و معتقدین پر ابدالاباد تک ہوتی رہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے شرف دیدار اور حضوری بزم احمد مختار صلعم سے سرفراز اور بہرہ یاب ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرَجِیْنَ وَلَا بْتُنَاءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِیْنَ وَلَا مِنَ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ حالات سلطان الفقراء نمبر ۴

ان کے بعد چوتھے سلطان الفقراء حضرت پیر عبدالرزاق قدس سرہٗ فرزند ارجمند حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ العزیز ہوئے ہیں۔ آپ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے بڑے فرزند حسبی نسبی وارث اور ظاہری و باطنی طور پر آپ کے نائب اور جانشین ہوئے۔ جو کچھ باطنی دولت اور روحانی نعمت اللہ تعالےٰ نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ العزیز کو عنایت فرمائی تھی۔ وہ سب کی سب اور جوں کی توں حضرت قدس سرہٗ نے اپنے فرزند سعادتمند کے سینے میں ڈال دی تھی۔ آپ گویا ثانی غوث محی الدین شیخ عبدالقادر قدس سرہٗ ہوئے ہیں۔ آپ کے مناقب بیشمار ہیں ہم بطور مشت نمونہ خروار

آپ کے ایک ہی منقبت بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ کتاب بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے۔ چنانچہ حضرت ابو زرعہ طاہر بن محمد بن طاہر المقدسی الدارزی فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کی مجلس وعظ میں ایک دفعہ حاضر ہوا۔ اثناءِ وعظ میں آپنے فرمایا۔ کہ میری مجلس میں ایسے لوگ حاضر ہیں۔ جو جبل قافِ قدس کے پار رہتے ہیں۔ اور جن کے قدم اِس وقت ہوا میں ہیں۔ شدتِ شوقِ الٰہی سے اُن کے جُبّے اور اُن کے سروں پر عشق الٰہی کے سلطانی تاج جل رہے ہیں اُس وقت آپ کے بڑے فرزند پیر عبد الرزاق قدس سرہٗ اُس مجلس میں حاضر تھے۔ اور آپ کی کرسیٔ وعظ کے بالکل پاس ہی آپ کے پاؤں کے قریب بیٹھے تھے۔ جونہی کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ کلام فرمایا۔ حضرت پیر عبد الرزاق قدس سرہٗ نے سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔ اور ایک لحظہ یونہی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ اور آپکے جُبّے اور دستار مبارک کو آگ لگ گئی۔ اس وقت حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ نے کرسیٔ وعظ سے نیچے اُتر کر اور اپنے ہاتھوں سے آگ بجھا کر فرمایا۔ کہ اے عبد الرزاقؒ تو بھی ان میں سے ہے۔ ابو زرعہؒ فرماتے ہیں کہ مجلسِ وعظ ختم ہونے کے بعد میں نے پیر عبد الرزاق قدس سرہٗ سے اس معاملے کی حقیقت

Marfat.com

اور کیفیت پوچھی۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مَیں نے ہوا اور فضاء میں چند روحانی اور نورانی لوگوں کو دیکھا۔ کہ شوقِ الٰہی سے ان کے کوٹ اور تاج شعلے مار رہے تھے۔ اور وہ ہوا میں ادہر اُدھر چکّر لگاتے ہیں اور رقص کرتے تھے۔ اور در دمحبتِ الٰہی سے بادلوں کی طرح گرجتے تھے۔ اُن کے دیکھنے سے میری بھی وہی حالت ہو گئی۔ آپ چوتھے سلطان الفقراء میں شمار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو۔ اور اُن پر اور اُن کی آل اور اولاد اور خلفاء اور معتقدین اور مریدین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ حالات سلطان الفقر نمبر ۵

اب ہم ایسی پاک ہستی کا نام مبارک لیتے ہیں۔ جو پانچویں سلطان الفقراء ہوئے ہیں۔ جن پر فقر اور معرفت ختم اور تمام ہوتا ہے۔ آپ کا اسم مبارک خود ہی بےمثیل اور بےمثال ہے۔ جو آپ کی پاک اور اعلیٰ صفات پر دال ہے ؎

مری زباں پہ خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

وہ پاک اور مبارک ہستی ہمارے روحانی مربی حضرت سلطان العارفین برہان الواصلین مقتدائے کاملین فنا فی عین ذات باہو حضرت شیخ الحق والدین حضرت پیر سلطان باہو قدس سرہٗ العزیز ہیں۔ آپ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے خاص نائب اور جانشین اور آن کی مثل پانچویں سلطان الفقراء اور سید الکونین ہیں۔

Marfat.com

کتاب بہجتہ الاسرار جو حضرت پیر محبوب سبحانی جناب شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کے حالات زندگی اور مناقب میں نہایت مستند اور معتبر کتاب ہے۔ اسمیں مذکور ہے کہ ایک روز آپ نے مجلس وعظ میں فرمایا۔ کہ اے اہلِ عراق! تم اس بات کا احسان نہ جتاؤ کہ تم اس کثرت سے میرے مجلسِ وعظ میں جمع ہو جاتے ہو۔ میری دلی آرزو تھی کہ میں تمام عمر دہ بدہ اور شہر بشہر پھروں اور اپنی ساری زندگی خمول اور گمنامی میں بسر کروں۔ میں ایک وحشی پرندہ تھا لیکن قدرت نے میرے پر کتر ڈالے ہیں اور تمہارے سامنے کرسی وعظ پر بٹھا دیا ہے۔ میرا یہ مشغلہ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے امر اور اس کے رسول کے اذن سے ہے۔ غرض حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی دلی آرزو تھی کہ آپ اپنی تمام عمر دہ بدہ اور شہر بشہر پھریں اور خمول اور گمنامی کی صورت میں باطنی طور پر خلق خدا کو فیض پہنچائیں۔ اور اپنے آپ کو بیچ میں نہ لائیں لیکن قدرت کو الٹا یہ منظور ہوا کہ آپ دنیا میں سورج کی طرح چمکائے۔ اور خلق خدا کو آپ کے نور سے منور فرمائے۔ لہٰذا آپ نے جس طرح ہم پیچھے بیان کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے امر اور رسول خدا صلعم کے فرمان اور خضر علیہ السلام کی ایماء پر بغداد میں مجالس وعظ و پند قائم فرمائے۔ اور باطنی تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ چنانچہ آپ بشمار طالبانِ حق کو روزانہ اللہ تعالیٰ سے واصل اور بزم نبوی میں

Marfat.com

داخل فرماتے حضرت سلطان العارفینؒ اپنی ایک کتاب میں فرماتے ہیں۔ کہ
آپ روزانہ تین ہزار طالبوں کو اللہ تعالےٰ سے واصل فرماتے اور دو ہزار
طالبوں کو ہر روز ترقی منازل میں پہنچاتے حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے
مجالس و عظ اللہ تعالےٰ کے منجانب اور قدرت کے کرشمے ہوا کرتے تھے۔ اشارہ
وعظ میں آپکے وجود مسعود سے ہزارہا کرامات ظاہر ہوتے۔ اپنی توجہ سے حاضرین
کے دلوں کو منور فرماتے۔ اور لوگوں کو خلعتِ ولایت بخشتے۔ غرض آپکے
مجلسِ وعظ میں خالی زبانی کلام نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ فیوضات باطنی کا عام انعام
واکرام ہوتا تھا۔ حضرت پیر محبوب سبحانیؒ فرماتے ہیں۔ کہ پرندہ چھ نہ کچھ بولتا
بولتا ہے لیکن ہمارے دل کا بازبولتا نہیں بلکہ کام کرتا ہے۔ لہٰذا آپ کو
تمام عمر کتابیں تحفہ اور تصنیف و تالیف کی فرصت نہیں ملی۔ لہٰذا آپکے
وہ بدرہ اور شہرت شہر بھر کر جھول اور گمنامی کی زندگی بسر کرنے کی یکسوئی اور
یک جہتی سے اپنا باطنی فیض اور روحانی نور کتابی صورت میں دنیا کے
سامنے پیش کرنے کا اہم اور عظیم الشان کام اللہ تعالےٰ نے آپکے باطنی نائب
اور روحانی جانشین حضرت سلطان العارفینؒ کی طرف سے سرانجام فرمادیا
اور انہی آخری زمانے میں جبکہ آج کل دنیا میں سخت قحط الرجال ہے۔ اور
اور فقیر کامل اور عارف واصل کا وجود عنقا مثال ہے اس بات کی ضرورت
تھی۔ چنانچہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ نے اسی زمانے کے لئے اپنا

Marfat.com

نوری حضوری علم دنیا کے سامنے کتابی صورت میں پیش کرکے فرمادیا ہے کہ قیامت تک ہر زمان اور ہر مکان کے طالبان حق آئیں اور اس عام دسترخوان سے اپنا باطنی فیض نوش جان فرمائیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

کیمیائے گنج مفلس را نمود ہر کرا عقل است حاصل کرد زود

غرض حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے خلق خدا کو فیض پہنچایا۔ لیکن آپ نے تصنیف و تالیف کا کام اور کتابیں لکھنے کا شغل نہیں فرمایا۔

آپ کے بعد آپ سے جو چند کتابیں یادگار چلی آتی ہیں۔ اُن میں ایک کتاب "فتوح الغیب" ہے۔ یہ کتاب آپ کے فرزند حضرت پیر عبدالوہاب صاحبؒ کی تالیف ہے جسمیں آپکے کچھ ملفوظات جمع کئے گئے ہیں۔ دوسری ایک کتاب "فتح الربانی" آپکے اسم گرامی سے منسوب ہے۔ یہ کتاب آپکے مجالس وعظ کا کچھ مجموعہ ہے۔ آپکے مجلس وعظ میں تین چار سو کاتب قلم دوات لیکر حاضر رہا کرتے تھے۔ اور آپکے بعض کلام کو قلمبند کرلیا کرتے تھے۔ بعد میں آپکے کچھ کلمات وعظ کو جمع کرکے کسی نے انہیں کتابی صورت میں پیش کرکے اس کا نام فتح الربانی رکھدیا۔ نیز آپکے زبان حق ترجمان پر کچھ قصائد اور اوراد جاری ہوئے ہیں۔ جنہیں اس زمانے کے کاتبوں نے لکھ لی تھیں۔ جو آج تک لوگوں میں مروج چلی آتی ہے۔

لیکن یاد رہے کہ مسئلے مسائل کی ایک ضخیم کتاب جو بغداد کے ایک واعظ

Marfat.com

عبدالقادر نامی کی تصنیف ہے جو غلط طور پر آپ کی تصنیف بنادی گئی ہے اور محض جھوٹے طور پر آپکے نام سے منسوب کردی گئی ہے۔ چنانچہ ہم اکیلے یہ بات نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ بہت بزرگانِ دین ہم سے پہلے اس بات کا اظہار کرچکے ہیں کہ "غنیۃ الطالبین" حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی تصنیف نہیں ہے۔ چونکہ اس کتاب میں بے شمار ضعیف روایات، بہت رطب یابس اور فرسودہ مسائل پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے پڑھنے سے حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی بلند بالا شخصیت اور پاک مقدس ذات کی نسبت لوگوں میں غلط فہمی اور سوءِ ظن پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں اس کتاب میں اس حقیقت کے اظہار پر مجبور ہیں کہ کتاب "غنیۃ الطالبین" حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی تصنیف نہیں ہے۔ اس کتاب میں دیگر فرسودہ مسائل کے علاوہ مذہب حنفیہ پر جا بجا اعتراض کئے گئے ہیں جو آنحضرت قدس سرہٗ جیسے سلطان الاولیاء کے شایان شان ہرگز نہیں ہوسکتا۔ آپکے دیگر کلام مثلاً کتاب فتوح الغیب کی عبارت کا اس کتاب کی عبارت سے موازنہ اور مقابلہ کیا جائے تو دونوں میں زمین اور آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔

بعض لوگ ہماری اس حق گوئی پر یہ اعتراض کریں گے کہ پھر یہ کتاب "غنیۃ الطالبین" کیوں اور کس طرح آپکے نام نامی سے منسوب ہوگئی ہے سو اصل بات یہ ہے کہ چند کتابیں آج تک ایسی موجود اور معلوم ہیں جو معمولی عالموں کی

تصنیف اور تالیف ہیں۔ لیکن دکانداروں، کتب فروشوں اور ناشروں نے
انکی محض خریداری بڑھانے کی خاطر انہیں کسی بہت مشہور اور معروف اور برگزیدہ
ہستی کے نام سے منسوب کر دیا ہے۔ چنانچہ "فتوح الحرمین" فارسی نظم کی ایک
ضخیم کتاب ہے، جسے حرمین شریفین کی تعریف و توصیف میں حضرت جامی صاحبؒ
نے تصنیف فرمائی ہے۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے اسم گرامی سے منسوب
کر دی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر دکاندار سے چھپی ہوئی ملتی ہے۔ اور ہر شخص آسانی
دیکھ سکتا ہے۔ نیز ایک دیوان محض غلط طور پر حضرت خواجہ غریب نواز حضرت
خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اسکی تمام غزلیں
حضرت ملا معینؒ کاشفی کی کتاب معارج النبوۃ سے لے لی گئی ہیں اور اُسے
دیوان حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا غلط نام دیدیا گیا ہے۔
اس کتاب میں ہر دو صاحبان کے تخلص اسم معین کی گو مماثلت تو موجود
ہے لیکن کتاب فتوح الحرمین میں وہ مماثلت بھی مفقود ہے۔ اس فقیر نے ان
ہر دو کتابوں کو دیکھا اور مطالعہ کیا ہے اور ان کی غلطیوں کو کھول کر
ناظرین کے سامنے رکھدیا ہے۔ اب ناظرین کا فرض ہے کہ ہماری اس
حق گوئی کی تحقیقات کریں۔ غرض یہ اندھیر گردی سوائے کتاب اللہ یعنی
قرآن مجید کے ہر جگہ کچھ نہ کچھ موجود ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت
کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہر قسم کی تحریف اور تغیر و تبدل سے قیامت تک محفوظ

Marfat.com

اور مامون فرمایا ہے۔ ورنہ انسانی حرص و آز ہر جگہ فتن و فساد کا خون کر کے اپنی مطلب برآری کر جاتی ہے۔ غرض کتاب غنیۃ الطالبین حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی تصنیف ہرگز نہیں ہے۔

دیگر ہم یہاں آپ کی ذات والا صفات کی نسبت ایک اور غلط فہمی دور کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض رسالوں، اخباروں اور کتابوں میں آپ کی نسبت یہ بات مذکور نظر آتی ہے۔ کہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ بڑے مالدار متمول تھے بڑے پائے کے تاجر ہوئے ہیں۔ ان باتوں کو اکثر دنیادار اور حریص ناقص دکاندار پیشہ دنیا کی فراہمی کے لئے بطور ایک سند اور حجت پیش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں آپ نے کبھی ساری عمر اپنے پاک مقدس ہاتھوں کو نجس دنیا کے چھونے سے آلودہ نہیں فرمایا ہے اور تمام عمر اپنے پاکدامن کو ہر طرح کی گندگی سے بچایا ہے اور آپ کا اور جملہ سلاطین الفقراء کا یہ معمول رہا ہے۔ کہ جو کچھ آپ کے پاس بطور نذر و نیاز و فتوحات ظاہر و باطن از قسم نقد و جنس آیا ہے۔ آپ نے اسی روز فقراء و مساکین اور مستحقین کے درمیان تقسیم کر کے خرچ کر ڈالا ہے۔ اور کل کے لئے ایک حبہ بھی باقی نہیں چھوڑا ہے۔ صرف اللہ تعالےٰ کے امر سے آپ آخری عمر میں اچھا لباس بطور تحدیث نعمت زیب تن فرماتے اور گھوڑے کی سواری فرماتے۔ اس بارے میں حضرت سلطان العارفین آپ کے متعلق اپنی کتاب میں

Marfat.com

ذکر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے ایک روز ابلیس لعین کو اپنے دروازے پر کھڑا دیکھ کر اس سے دریافت فرمایا کہ اے لعین تجھے یہاں ہمارے دروازے سے کیا کام۔ ابلیس نے بتایا کہ آپکے گھر آپ کی ایک لونڈی داخل ہوئی اور اس نے اپنے پاس چند درم رکھ لئے ہیں۔ میں ان کے پیچھے آپ کے دروازے پر آیا ہوں۔ کیونکہ جس گھر میں دنیا کی متاع داخل ہوتی ہے۔ اس میں مجھے داخل ہونے کی اجازت ملجاتی ہے۔ اور اسمیں تصرف کرنے کا حق مل جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے گھر داخل ہوکر اس لونڈی سے وہ درم لیکر ابلیس کے ہاتھ پر رکھدیئے۔ ابلیس نے ان درموں کو بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھا۔ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے ابلیس سے دریافت فرمایا کہ اے لعین یہ کیا حرکت ہے۔ اور تو نے ان درموں کو کیوں بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ اس پر ابلیس نے جواب دیا کہ جناب یہ دنیا میری متاع ہے مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے۔ اور میرے پاس لوگوں کو گمراہ کرنے، فتنہ و فساد اور جنگ و جدال برپا کرنے کا سب سے کارگر ہتھیار یہی دنیا ہے۔ جس گھر میں یہ دنیا داخل ہو جاتی ہے وہ گھر میرا گھر ہو جاتا ہے اور میں اس گھر والوں پر ہاتھ ڈالنے کا مجاز ہو جاتا ہوں۔

حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز ضلع جھنگ پنجاب کے ایک قصبہ شور کوٹ کے ایک گاؤں میں بتاریخ ۱۰۳۹ھ مغلیہ خاندان کے

بڑے جلیل القدر فرمانروا شاہجہاں اورنگ زیب کے عہد میں پیدا ہوئے
آپ کے والد ماجد حضرت محمد بازید رح نہایت صالح متشرع، حافظِ قرآن
اور فقیہہ مسئلہ دان اور نیز سلطنت مغلیہ کے خاص منصب دار ہوئے ہیں
آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا اولیاء کاملین میں
سے تھیں۔ ازلی فضلی صاحب استعداد مادر زاد ولی اللہ ہوتے ہوئے
حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کو قدرت نے ظاہری و باطنی اور
صوری و معنوی تربیت کے لئے ایسی پاک باطن خاتون حضرت مائی راستی
صاحبہ رح کے دامنِ پرورش اور آغوش تربیت میں ڈالا۔ جنہوں نے آپ کی
ہر دو جسمانی و روحانی اور ظاہری و باطنی طور پر تربیت و پرورش فرما کر
انتہا نیاً تا حسناً بہت عمدہ اور اعلیٰ طور پر پالا۔ آپ اپنی تصانیف میں
کئی جگہ اپنی والدہ ماجدہ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نظر آتے
ہیں اور مختلف مقامات پر آپ کے باطنی کمالات اور روحانی درجات کو بطور فخر
و مباہات بیان فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک ذکر خفیہ کے بارے میں فرماتے
ہیں:۔ کہ این ذکر خفیہ والدہؒ این فقیر را جاری نمود کہ از غایت درد و شدت
محبت الٰہی بجائے اشک، از چشمان خون مے گریست۔" یعنی یہ ذکر خفیہ اس
فقیر کی والدہ کو جاری تھا کہ اللہ تعالےٰ کے درد اور محبت کے سبب ان
کی آنکھوں سے خون کے آنسو جاری رہتے تھے۔" آنحضرت قدس سرہٗ کی والدہ

Marfat.com

ماجدہ کو باطن میں بذریعۂ الہام آپ کی ولادت باسعادت کا پہلے ا
ہوگیا تھا۔ کہ آپ کے بطن سے عنقریب ایک ایسا خورشید فقر اور آفتاب معر
طلوع فرمائے گا۔ جو آخری زمانے میں تمام روئے زمین کو اپنے انوار فیو
اور اسرار عرفان سے روشن اور منور کر ڈالے گا۔ اس مولود مسعود کو باہو
کے مبارک نام سے موسوم کرنا۔ کہ وہ صاحب اسم باسمے یعنی باہوؒ نا
ہوگا۔ حضرت سلطان العارفین رح اپنی کتب متبرکہ میں اس بات کا بہت
شکریہ ادا فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام باہوؒ رکھا
چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں "کہ رحمتِ حق بر روانِ راستیؒ باد کہ نام
باہوؒ نہاد" یعنی مائی راستیؒ صاحبہ کی روح پر اللہ تعالےٰ کی صد رحمت ہو
کہ انہوں نے ہمارا نام باہوؒ رکھا۔ ایک جگہ اس قسم کا ایک شعر فرماتے ہیں

رحمت و غفراں بود بر راستیؒ راستیؒ از راستی آراستی

یعنی مائی راستیؒ صاحبہ پر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں ہوں۔ کہ انہوں نے
ہمارا نام باہوؒ رکھ کر راست یعنی ٹھیک نام سے ہمیں موسوم کیا۔ اے اللہ
تو نے ہماری والدہ مائی راستیؒ صاحبہ کو جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر
ہے راستی اور سچائی سے آراستہ کیا۔

آنحضرت قدس سرہٗ العزیز اسم حق کے عین مظہر ہیں۔ اور اپنی
کتابوں میں ہر جگہ اپنے آپ کو فقیر باہوؒ فنافی عین ذات یا ہو ذکر فرماتے ہیں

Marfat.com

اور جا بجا اپنی فنا اور بقا اسی اسم ھو میں بیان فرماتے ہیں۔ اور ہر نکتہ نثر اور نظم میں اسم یاھو اور اسم یاھو کے عجیب و غریب رموز اور اشارات ادا فرماتے ہیں چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں "اگر یائے بشریت حائل نبودے یاھو عین یاھو است" یعنی اگر بشریت کی یاء درمیان میں حائل نہ ہوتی تو یاہو عین یاہو تھا۔ اور نیز فرماتے ہیں ؎

یاہو یا یک نقطہ یاہو نیشود ورد یاہو روز و شب یاہو بود

ترجمہ:۔ یاہو ایک نقطہ سے یاہو نہیں جاتا ہے۔ اور یاہو کا ورد دن رات یاہو رہتا ہے اور ایک مصرع میں فرماتے ہیں ع

"تو نمے دانی کہ یاہو یا خدا است" یعنی اے طالب! کیا تو نہیں جانتا کہ یاہو کے معنی ہیں یا خدا یعنی خدا کے ساتھ واصل اور موصل اور اس بیت میں عجیب رمز ادا فرماتے ہیں ؎

ہر چہ خواہی طالب از یاہو بیاب اسم یاہو ہست یعنی کیمیا و ہاب

ترجمہ:۔ اے طالب! تو جو کچھ بھی چاہے یاہو سے طلب کر کیونکہ اسم یاہو الٹا اور معکوس وہاب ہے یعنی اسم یاہو کو اگر الٹا دیا جائے تو اسم وہاب بن جاتا ہے۔ یعنی فقیر یاہو اللہ تعالےٰ کے انوار ذات اور صفات میں فنا اور بقا کلی حاصل کر چکا ہے اور اسکی صفت وہابیت سے موصوف ہے۔ آپ کے اسم یاہو کے عدد بحساب ابجد چودہ ہوتے ہیں۔ اسی عدد کے حساب

Marfat.com

سے چاند مکمل ہو کر بدر بن جاتا ہے۔ اور انسان کا بچہ سنِ بلوغت اور
شباب کو پہنچتا ہے۔ اور یہ عدد کائنات کے سات انواع کا دگنا ہے
اور اگر اسی چودہ کو دگنا کیا جائے تو چاند کے اٹھائیس ۲۸ تاریخ اور حروف
تہجی کے اٹھائیس ۲۸ حروف بن جاتے ہیں۔ کیونکہ چاند کے تیس ۳۰ تاریخوں
میں دو دن چاند غائب رہتا ہے۔ اور وہ محسوب نہیں ہوتے۔ اور
حروف تہجی کے تیس ۳۰ حروف ہیں ہمزہ اور الف اور نیز لا اور لا ایک
شمار ہوتے ہیں۔ باقی اصلی حروف اٹھائیس رہ جاتے ہیں۔ غرض اس
پاک اسم کے اسرار اور معارف اگر شمار کئے جائیں۔ تو ایک دفتر بن جائیگا
آپکے اسم مبارک میں اللہ تعالیٰ کے اسماء عظام کی سی تاثیر اور برکت پائی جاتی ہے
کیونکہ جو فقیر اللہ تعالیٰ کے انور ذاتی میں فنا اور بقاء کلی حاصل کر لیتے ہیں۔ انکے اسماء میں بھی
اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کی سی تاثیر پائی جاتی ہے چنانچہ حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں
اسمی کاسم الاعظم یعنی میرے اسم میں اسم اعظم کی سی تاثیر ہے۔ اور ایک قصیدے کا بیت ہے

وَذِکْرِیْ جَلَا الْاَبْصَارِ بَعْدَ عِشَایِّهَا

یعنی میرے ذکر سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں جبکہ ان پر غفلت کے
پردے پڑ جائیں۔ سو حضرت سلطان العارفین رح کے اسم باھُو قدس سرہٗ
میں نہایت عجیب تاثیرات دیکھنے میں آئی ہیں۔ بلکہ بعض ازلی فضلی طالبان
صادق اس اسم مبارک کے خالی سننے سے آپکے والہ اور شیدائی بن

Marfat.com

جاتے ہیں۔ کئی حاسد کور چشم ہمارے اس بیان کو ہماری خوش اعتقادی پر محمول کریں گے لیکن منصف مزاج اور سلیم العقل اصحاب جب کبھی اس اسم مبارک کے غیر معمولی لفظ اور ذو معنی معانی پر ناقدانہ اور منصفانہ نظر ڈالیں گے تو اس اسم کی تاثیر اور برکت سے انکار نہیں کریں گے اور یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ یہ اسم خالقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلام حق اور الہام مطلق کا نتیجہ ہے۔ کچھ بعض طالبوں پر تو صرف اسم پاک یا ہُو کے سننے سے ہی وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اور ان کا لطیفۂ قلب اسم یا یا ہُو حق یا ہُو سے جاری ہو جاتا ہے۔ ؎

جمالِ حسنِ یوسفؑ را چہ میباشد زلیخا را بپرس از دے کہ عشق او بیاموزد

بعض خشک مزاج ظاہر بین لوگ لفظ "حق یا ہُو" کے سننے سے آتش پا ہو جاتے ہیں طعنہ دیتے لگ جاتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ کفر کا کلمہ ہے۔ یہ محض ان کی غلط فہمی اور نادانی ہے۔ یہاں پر ہم اس کلمے کی تشریح کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سو کلمہ حق یا ہُو کے اندر لفظ حق یہاں اللہ تعالےٰ کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ لفظ حق اس جگہ راست، درست، صحیح اور سچ کے معنی اور مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ جو لفظ باطل کی ضد ہے یعنی سچ یا ہُو یا [illegible]۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کہ میرا یہ قول حق ہے۔ یعنی سچا اور [illegible] سو یہاں

حق یا ہو بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے کہ سچ مچ یا ہو اسم یا مسمّٰی یعنی یا خدا اور خدا سے واصل ہے۔ آپ نے ایک کتاب میں اس بات کی پیشین گوئی بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

از قبر یا ہوؒ ہو بیاید حق بنام ذاکران را انتہا ہوش دتمام

یعنی یا ہوؒ کی قبر سے بھی اُس کے نام یا ہوؒ کے ساتھ حق کے نعرے نکلیں گے چنانچہ آج تین سو سال کے بعد آپ کی یہ پیشین گوئی لفظ بلفظ صحیح اور درست ہو رہی ہے۔ اللہ اللہ کیا ہی مبارک اور مؤثر نام ہے۔ کہ جو سنتے ہی دل میں گڑھ جاتا ہے۔ دانا اور زندہ دل آدمی کو اسم کے روزن سے باغِ مسمّٰے کی بُو آجاتی ہے ؎

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

ابیات مؤلف فقیر نور محمد سروری عفی عنہٗ

اللہ اللہ این چہ یا ہوؒ یا خدا — من نمے بینم ز حق یا ہوؒ جدا
اللہ اللہ این وہاب گنج نگر — بر دلم ثبت است کالنقش الحجر
اللہ اللہ این چہ اسم نازنیں — کس ندارد در جہاں نام چنیں
اللہ اللہ این چہ نام پُر اثر — این چنیں اسمے نمیرد دیر تر
سِرّ ہو یا ہوؒ ست یا ہوؒ سِرّ ہو — سر بسر یا ہوؒ ست یا ہوؒ ہو بہو
یا ہوؒ یا یک نقطہ یا ہوے شود — خاکِ یا ہوؒ صاف بوئے ہوؒ دہد

Marfat.com

ہم باہوؒ غرقِ دریا ہوشدہ — یائے دریا گشت ہو باہوؒ شدہ
ہم باہوؒ اسم اعظم داں یقیں — ہائے ہو دو چشم باہوؒ عین بیں
روانی سرِّ باہوؒ باصفا — ہست باہوؒ سرِّ اسرار خدا
ل او ہست بیروں از گماں — مے کُند پرواز اندر لا مکاں
طرش بہتر از صد آفتاب — پیش او صد سنگ لہا گشت آب
طرے گر کُند سوئے ڈلے — نعرۂ ہُو ہُو کُند چوں قمریے

پنے شیخ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی طرح آپ بھی مادرزاد ولی اللہ تھے
ین ہی سے آپکے وجود مسعود سے ذاتی انوار کی تجلیات اور جلیاں
ار تھیں۔ چنانچہ جب آپ اپنے شہر میں چلنے پھرنے کے عمر کو پہنچے۔ تو
کبھی گلیوں اور بازاروں میں جا نکلتے اور خاص وقت میں جبکہ اللہ
ی کے نام کی تجلی رب اللہ تعالےٰ کے ذاتی پاور ہاؤس سے آپ کے
اور دماغ کے بلبوں میں سے چمک اُٹھتی ایسی حالت میں ہندو یا
ر غیر مسلم کی نظر آپ پر پڑتی۔ اور آپ اُس کی طرف دیکھتے تو وہ بے
یار کلمہ پڑھنے لگ جاتا۔ اور مسلمان ہو جاتا۔ چنانچہ جب کئی
سلم اس طرح مسلمان ہو گئے۔ تو شہر کے ہندو اکٹھے ہو کر آپکے والد
جد کی خدمت میں عرض گذار ہوئے۔ کہ دایہ وقت بے وقت آپکے
زند کو بازار اور گلیوں میں لے جاتی ہے۔ ان کے لئے وقت مقرر ہونا

Marfat.com

چاہیئے۔ چنانچہ آپ کے والد ماجد نے ایسا ہی کیا۔ شہر کے ہندو
پنچایت کرکے نور مقرر کر لئے۔ اور ان کو بازار اور اپنی گلیوں کے
سروں پر بطور پہرہ دار بٹھا دیئے۔ اور جب کبھی کوئی شخص
کو ادھر لائے یا خود لڑکا ادھر آئے تو ہندوؤں کو اطلاع کر
جائے۔ تاکہ وہ اپنے مکانوں اور دکانوں کے اندر روپوش ہو
آپ کے متعلق مشہور ہے کہ ابتداء سے لیکر انتہاء زندگی تک
کبھی آپ کی نظر کسی غیر مسلم پر پڑی ہے۔ اس کی زبان پر بے اخ
کلمہ جاری ہو گیا ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ
کتاب میں فرماتے ہیں ؎

"نیم نظرم بہتر از صد آفتاب" یعنی میری آدھی نظر سو آفتاب
زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ آج تین سو سال گذر جانے پر اس کے گذر
زمانے کے اندر آپ کی تربت مبارک کا یہ حال ہے کہ شمع طور کی
دن رات ذاتی نور کے شعلے مارتی ہے۔ اور طالبان حق مست
آپ پر پروانوں کی طرح گرتے ہیں۔ کتنا ہی مردہ دل اور غافل
کیوں نہ ہو۔ آپ کے مزار مبارک پر نظر پڑتے ہی بے اختیار ذکر
اور کلمہ طیب سے اس کا دل گویا ہو جاتا ہے۔ آپ کا مزار مبار
قصبہ چاپ کے کنارے ایک گاؤں میں ہے جو آپ ہی کے اسم مبارک

Marfat.com

سلطان باہوؒ سے موسوم ہے۔ اور تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ
میں واقع ہے۔ زیارت گاہِ خواص وعوام اور مرجع دما وائے
نام ہے۔ آپ کی تربیت اس دورِ غفلت اور زمانۂ ظلمت میں طالبان
بے ہموم قلوب کے لئے تریاق اکبر اور اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہے
خوابیدہ غافل قلوب آپ کی نظرِ فیض اثر سے بیدار ہوئے ہیں۔
تیمار مردہ قلوب آپ کے دمِ مسیحائی سے زندہ جاوید ہو کر
دیارہ ہوئے ہیں۔ لکھوکھا مستمند زائرین ہر سال آپکے مزار مبارک
دور سے آتے ہیں۔ اور اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق ظاہری
فیوضات پاتے ہیں۔ اکثر ایک ہی رات یا زیادہ سے زیادہ
شبانہ روز کے اندر اپنے دلی مقصد اور مرادوں کے مطابق بعض عوام
کے اندر خواص مراقبے میں اور خاص الخاص عالم بیداری میں
عرج کی بشارتیں اور اشارات پاتے ہیں۔ اور آپکے وسیع خوانِ کرم
ہرہ یاب ہو کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں پر سخت افسوس ہے۔ جو
اء اور انبیاء کو مردہ خیال کرتے ہیں۔ اور آنکے مزارات کو بتوں سے
شبیہ دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مردہ نہیں سنتے ہیں۔ اور دلیل میں
ت پیش کرتے ہیں کہ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ
صُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ یعنی اے میرے نبی تو مردوں

Marfat.com

تک اپنی آواز نہیں پہنچا سکتا اور نہ بہروں کو اپنی ندا سنا سکتا
وُہ مُنہ موڑ کر اُلٹے پاؤں آپ سے جا رہے ہوں۔" سو یہ آیت خود
مُردہ دل لوگوں کے حق میں آئی ہے۔ جو حق سے روگردان ہو جا
اور ان کے دل سینوں کے اندر جامد پتھر کی طرح مُردہ اور بے حس
یہ آیت اہلِ قبور کے بارے میں ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ اِذَا وَاُمِّ
ان کی رَدّ کردانی بیان نہ فرماتے۔ اور کسی ولی یا نبی کی قبر کو ہرگز
پرستوں کی مورتیوں سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ ورنہ پھر تو
اور حجرِ اسود بھی بُت خانے سمجھے جائیں گے۔ ہم ظاہر بین بے یقین
پرست لوگوں کو دلائل سے قائل نہیں کر سکتے۔ اور نہ اس بلیے
میں پڑنا چاہتے ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں کو کسی کی زبانی قیل و قال
ہرگز نہیں جھٹلا سکتے۔ کیونکہ ہم نے ہزارہا دفعہ اہلِ قبور روحانیوں
ہوش اور حواس کی حالت میں ملاقات کی ہے۔ اور ان سے فیوض
اور برکات حاصل کی ہیں۔ ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ
حاسد کور چشم لوگوں کی پھونکوں سے اللہ تعالےٰ کے یہ نوری
ہرگز نہیں بجھتے۔ بلکہ حاسد خود مٹ جاتے ہیں۔ اور یہ نوری ستون کبھی
مٹتے۔ ؎ مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے، نہ مٹے گا۔ کبھی چرچا تیرا

Marfat.com

خصوصاً حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کا تو معاملہ ہی دُنیا سے نرالا ہے۔ آپ اپنی قبر سے طالبوں اور مریدوں کو اس طرح توجہ کرتے ہیں کہ گویا قبر سے ایک آفتاب عالمتاب جلوہ نما ہے۔ جس کے نور کی ذاتی کرنیں مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر باور نہ ہو تو محرم کی آٹھویں، نویں اور دسویں تاریخ پر آکر مزار کو دیکھیں۔ کہ کس طرح اس میں سے یہ ذاتی نور کا آفتاب طالع ہو کر جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے سینوں کو روشن اور منوّر کر رہا ہے۔ لوگ اس شمع طوری پر پروانوں کی طرح گرتے ہیں اور وجد کرتے ہیں۔ آپ کا تصرّف اور فیض قبر میں زندہ دلیوں سے افزوں تر اور تیز تر ہے۔ کیونکہ ذاتی فقراء کے لئے موت و حیات اور ظاہر و باطن بالکل برابر ہے۔ بارہا آزمایا گیا ہے۔ کہ ہمارے دل میں کسی بات کا خیال گذرا ہے۔ اور آپ نے فوراً باطن میں اس کا جواب صاف طور پر دے دیا ہے۔ یہ فقیر ابتداءِ طلب میں بے شمار مزاروں پر پھرا ہے۔ لیکن جو ذاتی نور اور لازوال فیض آپ کے مزار پُر انوار سے نمودار اور جلوہ گر ہوتے دیکھا ہے۔ کہیں اس کا شمہ اور ذرہ بھر بھی نظر نہیں آیا

ع چراغِ مُردہ کجا زندہ آفتاب کجا

ببیں تفاوتِ راہ از کجا است تا بہ کجا

اللہ اللہ آپ کے مزار پُر انوار کے فیوضات اور برکات کا کیا کہنا

Marfat.com

ہے۔ قبر نہیں بلکہ ایک تنور ہے۔ جس سے روح نوح کا ایک طوفان فیضان وعرفان بپا ہے۔ جو ہر کہ ومہ کو غرق کئے جاتا ہے۔

ابیات مؤلف فقیر نور محمد سروری عفی عنہما

تربتِ باہوؒ چو کوہِ طور داں — موسیا برخیز نورے شد عیاں
ہو برآید دم بدم از خاکِ او — ہو کند ہو ہو کند خاشاکِ او
از در و دیوارِ باہو دمبدم — ہو برآید لیک ہا رد گوش کم
مردہ پیراں خاک اندر خاک شد — زندہ باہوؒ پاک بر افلاک شد
مے نماید مردہ باہوؒ مردہ را — زندہ دل بیند باہوؒ یا خدا
پر ہوا سر آگہِ یا ہو نشد — تا گدائے درگہِ باہوؒ نہ شد
دست چوں در دامنِ باہو زدم — محرمِ دل واقفِ یا ہو شدم
مدتے شد تشنہ لب گردیدمے — العطش با ہر نفس نالیدمے
شربتِ شیریں مرا باہوؒ چشاند — اسم اللہ ہو کُل در دل نشاند
از خمِ میمِ محمدؐ داد جام — پختہ شد از عشق مارا جانِ خام
اسم اللہ در دلم پیچے غرد — طائرِ دل رخت بر بالا کشد
پیشوا ایمم شد محمدؐ پیشوا — در دلم اسم محمدؐ کرد جا
ایں ہمہ از فیضِ باہوؒ یافتم — جان و دل قربانِ باہو ساختم

آپ فرماتے ہیں۔ کہ سی سال شد کہ در طلب مرشد گشتم۔ واکنوں

Marfat.com

سالہا شد کہ در طلب طالب ستم و ہیچ طالب بر روئے زمین حوصلہ
وسیع، لائق ارشاد و تلقین نمی یابم۔ کہ زکوٰۃ متبرکات از نصاب بے
حساب خود بروے بخشش و عطا کنم۔ و حق حق اللہ از گردن خود ساقط
سازم" یعنی آپ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی طلب
میں پھرتا رہا ہوں اور اب بہت سالوں سے طالب صادق بالیقین
لائق ارشاد و تلقین حوصلہ وسیع روئے زمین پر مجھے نظر نہیں آتا۔
تاکہ میں اپنی باطنی دولت کے بیحساب نصاب سے زکوٰۃ فیض نکال
کر اس پر بخشش اور عطا کروں۔ اور اللہ تعالےٰ کا حق اپنی گردن سے
ساقط کروں۔ چنانچہ آپ کی تمام عمر سیر و سفر اور گمنامی میں گذری
ہے۔ اور اس زمانے کے رسمی دعوٰی داران مشائخین کی طرح شہرت اور
ظہور سے کوسوں دور بھاگتے رہے ہیں۔ بلکہ بعض وقت جبکہ آپ کا فیض
مسعود نور حضور سے بھرپور ہوتا۔ اور آپ سے فیضان انوار بے اختیار
رواں اور نمودار ہوتے۔ تو آپ نہایت حقیر لباس پہن کر اور مکروہ شکل
اختیار کر کے اور کاسۂ گدائی ہاتھ میں لیکر در بدر گدا کرتے پھرتے رہے
اور اس طرح اپنے آپ کو چھپائے رکھتے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ فرماتے
ہیں۔ ع ہر کسے را بہر کارے ساختند، یعنی میں ہر شخص کے
سامنے اپنے آپ کو بری شکل میں پیش کرتا ہوں اور دوسری جگہ

فرماتے ہیں ؎

نفس را رسوا کنم من از گدا　　بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا

یعنی میں اپنے نفس کو گداگری سے رسوا کرتا ہوں۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے امر سے اور لوگوں کو بلا واسطہ فیض پہنچانے کی خاطر ہر دروازے پر جاتا ہوں"۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی کے اصلی حالات بالکل مخفی اور پوشیدہ ہیں۔ اور آپ کے حقیقی حالات معلوم کرنے کے لئے ہمارے پاس سوائے آپ کی تصنیفات اور کتابوں کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور اپنی تصنیفات میں آپ نے اپنی ذات کے متعلق یا اپنے مجاہدات و ریاضات اور کشف و کرامات کے متعلق کبھی کوئی ذکر تک نہیں کیا۔ ورنہ آپ کی زندگی کا ہر دم کشف کا گنجینہ اور آپ کا ہر قدم کرامات کا خزینہ تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں نہ پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اور نہ روضہ۔ لنگر خانقاہ۔ سجادگی اور دنیوی عز و جاہ سے واسطہ رکھا ہے۔ بلکہ ہزاروں طالبوں کو فیض پہنچایا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو بیچ میں نہیں لائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ ؎

تا توانی خویش را از خلق پوش　　عارفانے کے بوند ایں خود فروش

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش　　کم بوداندر زمانہ ایں چنیں زیبا روش

Marfat.com

آپ نے اپنی گمنامی میں اسقدر مبالغہ اور غلو فرمایا کہ اپنے جسم کے علاوہ اپنی قبر کو بھی شہرت اور ظہور سے بچایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

گم قبر گمنام بے نام ونشاں جثہ را با خود بہم در لامکاں

یہی وجہ ہے کہ ابتداء میں آپ کا مزار مبارک مٹی کی ایک معمولی قبر پائی گئی چنانچہ نہ اس پر کوئی عمارت تھی۔ اور نہ کوئی روضہ وغیرہ بنایا گیا تھا ورنہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہی بہت معمولی اور رسمی پیروں کے بڑے عالیشان روضے اور خانقاہیں بن گئی ہیں۔ حالانکہ خدا جانے وُہ دنیا سے ایمان بھی سلامت لے گئے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کو آپ کا ظہور منظور تھا۔ اور تمام جہان میں آپ کے عرفان کا فیضان رواں ہونا مقدر ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ کے اس ظہور کے آثار اور اسباب بھی قدرت نے عجیب و غریب طریقے پر ظاہر فرمائے۔ چنانچہ مناقب سلطانی میں مذکور ہے کہ دریائے چناب کے کنارے پرانے زمانے کا قلعہ قعرگاں کچی اینٹوں کا ایک شکستہ قلعہ تھا۔ اسی کے اندر چند دیگر قبروں کے ہمراہ آپ کی قبر موجود تھی۔ جس کا کسی کو پتہ ونشان تک نہ تھا کہ کن لوگوں کی قبریں ہیں۔ ان دنوں دریائے چناب اس قلعے کے بہت قریب آگیا تھا۔ اور اُس قلعے کا بیشتر حصہ اُن قبروں کے دریا بُرد ہو جانے کا خطرہ تھا۔ چنانچہ ایک رات وہاں قریب کے ایک گاؤں میں

Marfat.com

ایک سید صاحب کو خواب میں آپ نے اپنی قبر کا پتہ دیا کہ اے گل شاہ! میرا نام فقیر یا ہُو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مامور فرمایا ہے۔ کہ میں قبر سے طالبانِ حق کو یا الٰہی تعلیم اور تلقین کروں اور سلسلۂ رشد و ہدایت جاری کروں۔ دریا قریب آگیا ہے۔ اور چند دنوں میں اس قلعے کا بمعہ ان قبروں کے صفایا ہو جائے گا۔ اُٹھ اور مجھے یہاں سے نکال کر کہیں محفوظ جگہ میری قبر بنا دے۔ کہتے ہیں کہ سید صاحب مذکور حسب الارشاد باطنی آپ کے بمعہ چند رفقاء اُس قلعے کے اندر گئے۔ اور اس قبر کو جس کا آپ نے خواب میں پتہ دیا تھا کھودا۔ لیکن اس میں سے آپ کی لاش کا کوئی سُراغ نہ ملا۔ آخر اُداس ہو کر اپنے گھر آکر سو گئے۔ تو پھر آپ نے آپ کے خواب میں فرمایا کہ اے فلاں! ہمارا جسم تم کو نہیں ملے گا بلکہ تم ایک صندوق اور تابوت بنا کر رات کو اسی کھودی ہوئی قبر کے قریب چھوڑ جانا۔ صبح کو جب تم یہاں آؤ گے۔ تو ہمارے جسم سے اُسے بھاری اور وزنی پاؤ گے۔ پھر کسی بغیر کھولے بستور محفوظ جگہ لیجا کر دفن کر دیویں۔ چنانچہ سید اور شاہ صاحب مذکور نے اسی طرح کیا۔ اور صبح کو جب وہ وہاں گیا۔ تو واقعی اسے بھاری اور وزنی پایا۔ اور ایک اونٹنی پر صندوق مبارک لاد کر جنوب کی طرف اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ حضرت پیر عبدالجلیل صاحب قریشی کی

Marfat.com

قبرستان میں لے جا کر دفن کر دے۔ جو وہاں سے تقریباً تین چار میل کے فاصلے پر تھا۔ اتفاقاً راستے میں ایک ایسی جگہ تھی۔ جو مدت سے آسیب زدہ اور بھوتوں جنوں کی جگہ کے نام سے مشہور تھی۔ اور جب کبھی کوئی انسان یا کوئی حیوان اس جگہ پر ذرا ٹھہر جاتا۔ تو وہ گھبرا جاتا۔ اور اگر ذرا زیادہ دیر ٹھہرتا۔ تو بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ اس لئے وہاں کے رہنے والے چرواہوں اور گذریوں نے اس سرزمین کے ارد گرد کانٹوں کی ایک مضبوط باڑھ دے رکھی تھی تاکہ کوئی اجنبی انسان یا حیوان بے خبری میں اس آسیب کا شکار نہ ہو جائے۔ غرض جب اونٹنی اس باڑھ کے قریب پہنچی۔ تو وہ خود بخود بیٹھ گئی۔ سید صاحب مذکور اور ان کے رفیقوں نے اس اونٹنی کو بہتیرا ہانکا اور مارا پیٹا۔ لیکن اونٹنی ٹس سے مس نہ ہوئی۔ آخر انہوں نے مشورہ کیا۔ کہ نہ ہو یہ جگہ پہلے بھی محفوظ ہے۔ اور اونٹنی بھی یہاں سے دوسری جگہ جانے کے لئے نہیں ہلتی۔ بہتر یہی ہوگا۔ کہ صندوق کو اسی جگہ سپرد خاک کر دیں۔ چنانچہ ان کے اس مشورہ کے طے ہونے کے ساتھ ہی اونٹنی خود بخود اٹھ کر اس باڑھ کے اندر چلی گئی۔ اور ایک پاک و صاف جگہ کے پاس بیٹھ گئی۔ سید گل شاہ صاحب اور ان کے رفقاء نے اس واقعہ کو لکیب حشم کی تائید غیبی اور کرشمہ قدرت سمجھ کر بہت خوشی

Marfat.com

اور خرمی سے صندوق مبارک کو اسی پاک مقدس سرزمین کے اندر سپرد خاک کر دیا۔ اور وہاں آپ کی مزار مبارک تیار کر دی۔ سو اس پاک سرزمین کو اللہ تعالےٰ نے روزِ اوّل سے آپ کے بحرِ فیض کی اجراء اور روانی کے لئے منتخب اور مقرر فرمایا تھا۔ اور اس پر قدرت کے غیبی پہرے بٹھا دیئے تھے۔ تاکہ یہ جگہ ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاست اور حیوانی اور انسانی گوبر پیشاب اور گندگی وغیرہ سے محفوظ رہے یہی وجہ تھی کہ یہاں سے ہر انسان اور حیوان کو ڈرا کر بھگا دیا جاتا۔ غرض یہاں اس نوری چشمۂ فیض کی اجراء اور ابتداء اس طرح پر ہوئی جو بعد میں بڑھتے بڑھتے ایک دریائے ناپیدا کنار بن گیا۔ چنانچہ جب اس جگہ آپ کی مزار مبارک تیار ہوئی۔ تو آپ کی رُوح پُر فتوح کا آفتاب اُفق غیب سے نکل کر یہاں طلوع ہوا اور اپنی نُوری کرنیں اطراف و اکناف میں پھیلا پھیلا کر لوگوں کے دلوں کو روشن اور منوّر کرنے لگا ؎

تڑپتا کیوں ہے اے بُلبل کمال اتنا تو پیدا کر
کہ تیرا اشک جس جا پر گرے گلزار ہو پیدا

بعدہٗ آپکی قلمی فارسی کتب و تصنیفات جو آپ کے جسم و اتم اور آپ کی مزار کی طرح پردۂ گمنامی اور خمول میں مختلف شہروں کے اندر بعض

لوگوں کے پاس پڑی ہوئی تھی۔ منصۂ شہود پر ظہور پذیر ہونے لگیں۔ جب طالبانِ حق کو کتابوں کے اِس گنجِ بے بہا کا پتہ لگا۔ تو اس کی طلب وتلاش میں دُور دُور سفر کئے۔ اور انہیں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر خوب نقل کیا۔ اور دن رات ان کے مطالعہ میں سرگرم ہو گئے۔ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کو جب دُنیا میں جیسا کہ آپ کی تحریر سے واضح ہے کوئی طالب حوصلہ وسیع لائقِ تلقین نہیں ملا۔ تو آپ نے اپنی باطنی دولت اور روحانی نعمت کو کتابوں کی صورت میں قلمبند اور مدون کر لیا اور یوں باطنی فیض کا عام دسترخوان طالبوں اور سالکوں کے لئے قیامت تک بچھا دیا اور صلائے عام دیدی کہ جس کا جی چاہے آئے اور اس نعمتِ غیر مترقبہ اور گنجِ بے پایاں کو لوٹے۔

آپ کو ظاہری علم چنداں نہیں تھا۔ اوائل عمری سے بسبب ہجوم واردات غیبی و کثرت فتوحات لاریبی آپ کو ظاہری کسبی علوم کی تحصیل کی فرصت نہیں ملی۔ چنانچہ آپ ایک کتاب میں فرماتے ہیں۔ کہ من و محمد عربی ہر دو اُمی بودہ ایم" یعنی میں اور محمد عربی صلعم ہر دو اُمّی اور ان پڑھ ہوئے ہیں اور نیز دوسری جگہ فرمایا ہے۔ کہ "ایں فقیر را ظاہری علم چنداں نبود۔ اما از واردات و فتوحات علم باطنی چنداں علوم کشاد کہ برائے اظہار آں دفتر ہا باید اما بزرگانِ ما نقل و دل فرمودہ اند ؎

Marfat.com

اگرچہ نصیب ما را علم ظاہر ۔۔۔ نہ علم باطنی جاں گشتہ ظاہر

ما را مکاشفات و تجلیات انوار ذات الٰہی فراغت و فرصت

کسب علم ظاہری و ورد و وظائف نہ داد، کہ ہر وقت باستغراق غریقے

ذرف توحید مستغرق ہے ماییم، یعنی اس فقیر کو علم ظاہری حاصل کرنے

کا چنداں موقع نہیں ملا۔ لیکن بذریعہ واردات غیبی اور فتوحات لاریبی ہم پر

اس قدر علوم کھلے کہ ان کے اظہار کے لئے بے شمار دفتر چاہئیں۔ لیکن

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بات عمدہ وہ ہے کہ قلیل و دلیل ہو۔ یعنی الفاظ

اور عبارت مختصر ہو۔ لیکن اس کے مطالب اور معانی زیادہ بکثرت ہوں۔

اگرچہ ہمیں علم ظاہری حاصل نہیں ہے۔ تاہم علم باطنی سے ہمارا دل اور ضمیر

آئینہ حق نما کی طرح روشن اور منور ہو گیا ہے۔ چنانچہ جملہ علوم ظاہری و

باطنی بذریعۂ انعکاس اس میں سما گئے ہیں ہمیں مکاشفات اور تجلیات

انوار ذات کے سبب علم ظاہری کے حصول کا موقع نہیں ملا۔ اور نہ ہمیں

ظاہری ورد و وظائف کی فرصت ملی ہے۔ کیونکہ ازل سے ابد تک ہر

وقت اور ہر لمحہ توحید کے دریا کے ژرف و عمیق میں مستغرق رہے ہیں۔ کہتے

ہیں کہ آپ نے ایک لاکھ سے متجاوز کتابیں علم تصوف میں تصنیف فرمائی ہیں

منجملہ ان کی تقریباً بڑی چھوٹی چالیس کتابیں قلمی بزبان فارسی راقم الحروف

نے بھی جمع کیں اور بہت سالی اپنے ہاتھ سے انہیں لکھتا رہا ہوں۔ اس فقیر کو

علم دینیات اور خصوصاً علم تصوف کا بہت وسیع مطالعہ رہا ہے۔ اور اس بارے میں ہر زبان اور ہر زمان کے جملہ متقدمین اور متاخرین سالکین اور مشائخین کی تصانیف کو ایک ایک کرکے دیکھا اور پڑھا ہے لیکن جو تاثیر اور برکت حضرت سلطان العارفینؒ کی کتب میں پائی ہے۔ دیگر تصانیف سے کہیں اسکی بُو بھی نہیں آئی ہے۔ اللہ شاہد حال ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کی رُوح پُر فتوح کتاب کے حروف اور عبارت میں اس طرح جاری اور ساری ہے کہ محض کتاب کے پڑھنے سے اہل مطالعہ کے دل میں آپ کی توجہ کا نور برق براق کی طرح لے واسطہ متجلّی ہو جاتا ہے۔ اور اہل مطالعہ کو بے ریاضت مقام راز میں اور بلا مجاہدہ مرتبۂ مشاہدہ میں پہنچا دیتا ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ زبان جو اس زبانِ حق ترجمان سے گویا ہے۔ اور کیا ہی مبارک ہیں وہ کان جو اس القاءِ حق سبحان سے شنوا ہیں اور سعادتمند ہے وہ آنکھ اور دل جو اس سخن کنہ کُن اور علم من لدن سے بینا اور دانا ہے۔

ابیات مؤلف فقیر نور محمد مہروری عفی عنہ

مرشدِ پیر باہُو بے مثال — مثلِ او ہرگز ندیدم باکمال
نورِ اسمین است در عینینِ او — دولتِ دارین در کفینِ او
شاہدِ ذات است در آغوشِ او — قلزمِ قلب است دریا نوشِ او

Marfat.com

بادهٔ عشق است اندر جامِ او — بهتر از صد بختگان یک خامِ او
ماهتاب دیگران شد ناپدید — آفتابش دائما اندر مزید
خامِ گوید خامِ تصنیفاتِ او — پختگان دانند از لذاتِ او
معرفت را سهل و آسان ساخته — خامِ مسکه در عسل انداخته
هر چه گفته عین گفته عین حق — عارفان گیرند ازو خوش سبق
هر کتاب اوست مرشد را مُعین — هست در وے نورِ یا هُو مستتر
هر سطر سرّیست از اسرارِ حق — مخزن اسرار مولیٰ هر ورق
هر حرف دُرّیست از علمِ لدُن — هر سخن سرّیست از اسرارِ کُن
جاهل ار خواند شود عالم کمال — عالم از خواند شود صاحب وصال
مُرده دل را زندگی بخشد دوام — زنده دل را قرب بخشد از کلام
دولتِ دارین شد محتاج را — زو گدائے یافت تخت و تاج را
سالکاں را رہ نماید پیش پیش — نوش دارد هست بر دلہائے ریش
هست خضرِ راہ هر گم گشته را — رہ کشاید هر یکے رہ بستہ را
کفرِ سی سالہ برفتم از درون — یک نظر بے پیرِ کامل چوں کنم
شرکِ دیرینہ برفتم از وجود — یک نگاہے پیرِ کامل چوں نمود
شهسوارے کرد چوں بر من نظر — زنده گشتم تا ودانی چوں خضر
زنده کردی زنده باشی تا ابد — نور کردی نور باشی یا احد

من سدا ممنونِ احسانِ توام — من غلام و بندہ فرمانِ توام
رحمت و الطاف از تو دیدہ ام — میوہ ہا از گلشن تو چیدہ ام
گلشنت مامون باد از خزاں — گلبنت شاداب باد در جناں
رونقِ بازار تو باد اے کریم — بر سرِ طور تو آئم چوں کلیم
در پئے نورِ ہدے گر دیدہ ام — بر سرِ طورِ مزارت دیدہ ام
نورِ تو بادا مزید اندر مزید — فیضِ تو بادا چوں باراں بر مرید
اے خدا مقبول بادا ایں کلام — ایں دعائے پیر با ہُو والسّلام

واضح ہو کہ آنحضرتؒ کی تصنیفات کی عبارت بہت سلیس اور سادہ ہے اور بعض خشک مزاج عالم بے عمل ظاہری علم پر مغرور اور حقیقتِ حال سے کوسوں دور اُسے خامی سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اس خامی کے اندر وہ حق الکلامی پنہاں ہے جس کا ہر حرف لفظ اور سطر سراسر نور ہے۔ کیونکہ اسکی عبارت حضرت تلمیذ الرحمٰن کی زبانِ حق ترجمان سے مذکور ہے۔ اور خدا اور رسولِ خدا کے حضور یہ نور سے دوام منظور ہے۔

آں حضرت قدس سرہٗ کو بذریعہ کشفِ غیبی معلوم تھا کہ آخر زمانہ میں قحط الرجال ہوگا۔ اور مرشد کامل دنیا میں عنقا مثال ہوگا۔ اس لئے آپ نے اس پچھلی تاریکی اور آخری ظلمت کے زمانے کے لئے اپنے گنجِ معرفت اور کنزِ توحید کو کتابی صورت میں نمودار کر کے رکھدیا

چنانچہ ہر کتاب کے اندر ایک مُرشد کامل کا نُور مستور ہے۔ اور وُہ نُور بالکل وسیلۂ مشاہدۂ ذات اور ذریعۂ حضوری بزم حضرت سرورِ کائنات صلعم گویا کلید نور و حضور ہے۔ اگر طالب صادق بالیقین صدق اور اخلاص سے دن رات اس کو اپنے مطالعہ میں رکھے گا اور اُسے اپنا راہبر پیشوا اور وسیلہ بنائے گا۔ تو انشاء اللہ بہت جلدی اپنی دلی مُراد پائیگا۔ آمنا وصدقنا۔

یہ فقیر متواتر تیس ۳۰ سال تک آپکی فارسی کتابوں کو اپنے ہاتھ سے لکھتا رہا ہے۔ چنانچہ ہر کتاب کو بار بار لکھا ہے اور دن رات مطالعہ کرتا رہا ہے لیکن کتابوں کی نسبت ادب، اخلاص اور صدق یقین کا یہ عالم تھا کہ اس طویل عرصے میں نہ کبھی کتاب کو بے وضو لکھا ہے اور نہ بے وضو ہاتھ لگایا ہے۔ اور کتاب کی تاثیر اور برکت کا یہ حال تھا کہ دن کو جو عبارت لکھی ہے یا پڑھی ہے۔ اور اس میں فقر اور معرفت کا جو مقام بیان ہُوا ہے۔ وہی حالت اور وہی کیفیت رات کو قلب اور قالب میں جاری اور طاری ہو گئی ہے۔ اور وہی مقام کھُل گیا ہے۔ کبھی کوئی ایسی عبارت نہ لکھی ہے اور نہ پڑھی ہے جس کا اُسی وقت فوری اثر نہ ہُوا ہو۔ اور ان کتابوں کے اندر ایک ایسا لازوال ذاتی نُور مستور ہے۔ کہ اب بھی جس وقت کتاب کا مطالعہ کیا جاتا ہے

تو بالکل نئے انوار اور اچھوتے اسرار کا انکشاف ہوتا ہے۔

نہایت افسوس ہے کہ حضرت سلطان العارفینؒ کی کتابیں پہلے محض دولتِ دُنیا فراہم کرنے کی خاطر نااہلوں نے غلط ترجمہ کرکے کتابوں کی حقیقت اور اصلیت کو مسخ کر ڈالا ہے۔ ایسے شہباز بلند پرواز عارف کے کلام کے انداز کو طالب دنیا مگس اور غلیواز خاک سمجھتے ہیں ؎

مصحفِ رُخوں کے چھونے کی جو آرزو کرے
پہلے وہ آب دیدۂ تر سے وُضو کرے

فقر اور معرفت کے حقائق جاننا اور انہیں بیان کرنا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں ہے اور نہ زبانی کسبی علم سے باطنی اسرار معلوم ہوتے ہیں اور نہ حال کی باتیں اہلِ قال بیان کرسکتے ہیں۔

بعض لوگ چند روز بطور تجربہ و آزمائش کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور جب کوئی فوری اثر نہیں دیکھتے تو سمجھتے ہیں۔ کہ کتابوں کے مطالعہ کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا گیا ہے۔ اور بداعتقاد ہوکر کتاب کا مطالعہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے نفسانی وقتی غرض مند طالبوں کے لئے معرفت کا باطنی راستہ ہرگز نہیں کھلتا۔ بلکہ اس راستے میں وہی طالب منزلِ مقصود کو پہنچ سکتا ہے۔ جس کی ہمت آسمان کی طرح بلند جس کا عزم پہاڑ کی طرح راسخ اور جس کا صبر اور تحمل زمین

Marfat.com

کی طرح پائدار ہو، جو دریا کی طرح دن رات اس راستے میں رواں اور دواں رہے۔ اور جو کبھی کسی وقت واپس مڑنے کا نام نہ لے۔ بھوک فقر فاقہ رنج زحمت اور جو مصیبت اور آفت سامنے آئے وہ اس کے قدم کو متزلزل نہ کر سکے اور نہ اسکی چال کو روک سکے۔ مست اونٹ کی طرح کانٹے اور جھاڑیاں کھائے اور بوجھ اٹھائے۔ ؎

قامت گردی نکشی بارِ غم عشق　　آرے شترِ مست کشد بارگراں را

یہ راستہ پُر رنج و کشالہ ہے۔ نکہ خانۂ مادر و خالہ ہے۔ نہ یہاں ناز نعمت اور لذیذ غذا اور چرب نوالہ ہے۔ جو بچپن سے ناز و نعمت میں پلے ہوں۔ جو دن رات عیش و عشرت میں بسر کرتے ہوں۔ اور ہر وقت خواب و خوران کا مشغلہ ہو۔ ایسے گاؤ خر حیوانوں کے لئے دنیا کی چراگاہیں موجود ہیں۔ انہیں اللہ تعالےٰ کی پاک مقدس بارگاہ سے کیا کام۔ جن کے قلوب جیفۂ دنیا کا مسکن ہو۔ اور جہاں ہر وقت دنیوی خیالات اور خطرات کے کتے دوڑ رہے ہوں۔ وہاں فرشتوں اور نوری لوگوں کا دخل نہیں ہو سکتا۔ لا یدخل الملئکۃ فی بیت فیہ کلب۔ غرض اللہ تعالےٰ کا راستہ امتحان اور آزمائش کا ہے نکہ راحت اور آسائش کا ؎

ناز پرورد تنعم نہ برد راہ بدوست　　عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

اے طالب مولےٰ! اگر تو اپنی طلب میں صادق ہے تو حضرت سلطان العارفینؒ کی کوئی صحیح فارسی کتاب یا اس کا صحیح ترجمہ دن رات صدق اور اخلاص سے مطالعہ کیا کر اور اُسے اللہ تعالےٰ کے قرب معرفت اور مشاہدہ دیدار اور حضوری بزم حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ اور ذریعہ بنا۔ ان شاء اللہ تو بہت جلدی اس گوہر مقصود سے اپنا دامن بھر لے گا۔ اور جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ وہ ضرور جلدی یا دیر حاصل کر لیگا۔ آجکل کے رسمی رواجی اور ریاکار دکاندار پیروں کے دروازوں پر عمر گراں مایہ ضائع کرنے اور ناقص مرشدوں کی تمام عمر کی جان توڑ خدمت سے ان کتب کے ایک ہفتے کا صحیح مطالعہ بہتر ہے۔

یہاں پر ہم حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی کتب متبرکہ کا تھوڑا سا مختصر حال بطور مشت نمونہ خروار آپ کی کتابوں سے اور آپ کی اپنی زبان حق ترجمان سے نقل کر کے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں خوش نصیب سعادت مند سلیم العقل اور منصف مزاج اصحاب ان مختصر عبارتوں سے ان پاک تصانیف کی حقیقت اور اصلیت معلوم کر لیں گے۔ مفصلہ ذیل عبارتیں آپ کے نہایت نادر علم اور اتھاہ معارفت اور اسرار پر مشتمل کتاب مسمّٰی " نور الہدیٰ " کلاں سے نقل

کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ اور اصل فارسی متن بھی اس فقیر نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ عبارتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہر کہ این کتاب را با خلاص و یا لیقین و یا اعتقاد شب و روز در مطالعہ آورد مے خواند۔ واقف اسرار گردد۔ آں را احتیاج تعلیم و تلقین مرشد ظاہر نماند۔ این کتاب وسیلہ و رساندہ بمعرفت الی اللہ خدا و شرف حضوری بخشندۂ مجلس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خلق را راہنما و باطن صفا۔ لیکن طالب باید اہل مطالعہ صادق الارادت یا دیب و یا حیا۔

(۲) ترجمہ۔ ہر وہ شخص اس کتاب کو اخلاص یقین اور اعتقاد سے دن رات مطالعہ کر کے پڑھا کرے گا۔ وہ شخص واقف اسرار ہو جائے گا اسے ظاہر مرشد کی تعلیم و تلقین کی حاجت نہیں رہے گی۔ یہ کتاب اللہ تعالےٰ کی معرفت کا وسیلہ اور اسکی ذات تک پہنچانے والی ہے۔ اور مجلس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کا شرف بخشنے والی ہے۔ ایسا شخص خلق کا رہنما اور باطن صفا ہو جاتا ہے۔ لیکن اہل مطالعہ طالب کو چاہئے کہ صادق الارادت اور با ادب اور با حیا ہو۔

(۳) این کتاب اسرار الوحی را اگر ناقص خواند بمرتبۂ کامل رسد و اگر کامل خواند عامل کامل گردد۔ و اگر عامل کامل خواند مکمل گردد و اگر مکمل خواند اکمل گردد

Marfat.com

و اگر اکمل خواند جامع مرشد صاحب جمعیت گردد۔ و اگر جامع خواند سلطان الوہم فقیر بر کونین امیر نور الہدے گردد۔ کہ مرتبۂ او در وہم و فہم نگنجد لاحدّ و لاعدّ ایں کتاب مجموع الجمعیت کل المفاتیح است۔ ہر قفل مطالب را کہ طالب بے اندازد، ہا سازد و ہمہ متاع بکشاید۔

(۲) ترجمہ:۔ اس کتاب اسرار الوحی کو اگر ناقص شخص پڑھیگا۔ کامل ہو جائیگا اور اگر کامل شخص پڑھے گا۔ عالِمِ کُل ہو جائے گا۔ اور اگر عالِمِ کُل پڑھیگا۔ مکمل ہو جائے گا۔ اور اگر مکمل پڑھے گا اکمل ہو جائے گا۔ اور اگر اکمل پڑھیگا۔ جامع مرشد صاحب جمعیت ہو جائے گا۔ اور اگر جامع پڑھیگا سلطان الوہم فقیر کونین پر امیر نور الہدے ہو جائیگا۔ کہ اس کا مرتبہ وہم اور فہم سے بالاتر اور حد اور حساب سے بیرون تر ہو جائیگا۔ یہ کتاب تمام جمعیتوں کی جامع اور تمام چیزوں کی کنجی ہے۔ جس قفلِ مطالب میں طالب ڈالیگا۔ اسے کھول لیگا۔ اور ہر متاع نکال کر حاصل کرلیگا۔

(۳) صاحبِ تصنیف علم تصوّف کو چاہئے کہ اول ہر علم اور عمل کو اپنے قبضہ اور تصرّف میں لاکر معائنہ، تجربہ اور آزمائش کرلیوے۔ تاکہ اس علم سے کسی کو پریشانی حاصل نہ ہو۔ اور نہ کوئی رجعت کھائے۔ بعدہٗ ایسی کتاب لکھے جائے اور تصنیف و تالیف کے قابل ہوتی ہے۔ چنانچہ مَیں نے پہلے تصوّر اسم اللہ ذات اور قوتِ ظاہر توفیق اور باطنی تحقیق

کے ذریعے اپنے علم کا مطالعہ اور اس علم کا مقابلہ اور تکرار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ اصحاب کبار کے ہمراہ اور جملہ انبیاء اور اولیاء اللہ اور جملہ مجتہدین سے کر کے باطن میں ہر ایک کے حضور میں کتاب لیجا کر اس کی نظر میں کتاب کو منظور کرایا۔ اور ہر ایک سے حکم اور اجازت لیکر بعدہٗ کتاب کو خلقت میں شائع کیا۔

(۴) جان لے اے طالب! کہ اس تصنیف علم تصوف ربانی کے کلمات اور عبارتیں جو شخص پڑھے گا وہ کن کی کنہہ کو بیشک پہنچ جائے گا۔ اور اس تصنیف علم تصوف کی گویائی کی تاثیر سے طالب کو حاصل ہو جائے گی روشن ضمیر بینائی، قلب کی صفائی، روح کی یکتائی اور سر کی راہنمائی۔ اس تصنیف علم تصوف کے قیل وقال سے پڑھنے والا فوراً حضور میں پہنچ جائے گا۔ اور مشاہدہ معرفت اور قرب معراج وصال اسے حاصل ہو جائے گا۔ اور تماشہ کونین سے واقف احوال ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا عبارتیں محض لاف وگزاف اور مبالغہ آمیز باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھوس حقیقتیں ہیں۔ اگر کوئی شخص صدق دل اور اخلاص ویقین اور ادب واحترام سے متواتر شب وروز کتاب کا مطالعہ کرتا رہیگا وہ ضرور بالضرور اپنی دلی مراد کو پہنچ جائے گا۔

آپ کی بیعت:۔ آنحضرت قدس اللہ سرہٗ العزیز کو باطن میں

Marfat.com

حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی ہے۔ اور آپ کو اویسی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض، تلقین اور ارشادِ باطنی حاصل ہوا ہے۔ آپ کتاب امیر الکونین میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ عرصۂ تیس ۳۰ سال تک مرشد کامل کی طلب میں جا بجا پھرتا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس طویل مدت میں بے شمار مرشدوں کو دیکھا ہے۔ اور ان میں سے اکثر کاملین عارفین کی صحبت میں رہے ہیں اور اُن کی دل و جان سے خدمت کی ہے اور اُن سے فیوضات اور برکات حاصل کی ہیں۔ چونکہ آپ کو ذاتی نُور کی طلب تھی اور محض اللہ تعالےٰ کے دیدار اور مشاہدہ کے مشتاق تھے۔ اس لئے اس زمانے کے اسمائی، صفاتی اور افعالی انوار اور تجلیات سے آپ کی تسکین خاطر نہیں ہو سکی چنانچہ آپ ایک اپنے پنجابی دوہے میں فرماتے ہیں ؎

ت۔ ترک دُنیا دی جداں کیتو سے تداں فقر لبو سے خاصہ ہُو
راہ فقر دا تداں ملیو سے جداں مینھ پکڑایو سے کاسہ ہُو
دریا وحدت دا نوش کیتو سے اَجے جی پیاسہ ہُو
راہ فقر رت ہنجوں روون باہُو اُتے لوکاں ہاسے ہاسہ ہُو

یعنی "جسوقت ہم نے دُنیا کو ترک کیا۔ تو ہمیں خاص فقر تب حاصل

Marfat.com

ہوُا اور فقر خاص الخاص کا راستہ ہم پر تب کھلا۔ جب ہم نے کاسۂ گدائی ہاتھ میں لیکر نفس کو در بدر ذلیل کیا۔ اور ہم وحدت او معرفت کا سارا دریا پی گئے۔ لیکن پھر بھی ہماری پیاس نہیں بجھی اے باہوؒ! فقر دن رات عشق اور دردِ محبت سے خون کے آنسو رونا ہے۔ لوگوں نے اسے کھیل تماشہ سمجھ رکھا ہے۔"

آخر اس ذاتی نور کی صادق طلب اور تلاش نے آپ کو اس سالارِ سالکان، سرورِ دو جہان اور سیّد انس و جان ختم الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مجمع جمیع انوار اسماء وصفات تک پہنچا دیا اور اس بحرِ انوار ذات میں سے ایک بڑا حصہ وافر حاصل کیا۔ اور نورِ مطلق ہو کر فقر کے ایسے بلند ترین مقام پر فائز ہوئے جہاں سے اوپر اور کوئی مقام باقی نہ رہا اور جہاں پر کوئی بزرگ اور ولی آپ کا ہمسر اور برابر نہ رہا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

جائیکہ من رسیدم امکاں نہ ہیچ کس را
شہباز لامکانم آں جا کجا مگس را
عرش و قلم و کرسی کونین رہ نیابد
افرشتہ ہم نگنجد آنجا نہ جا ہوس را

آنحضرت قدس سرہٗ کو خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

باطن میں دست بیعت فرمایا اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کو اپنا روحانی حضوری فرزند بنایا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں ؎

دستِ بیعت کرد مارا مصطفیٰ ؐ فرزندِ خود خواندہ است مارا مجتبیٰ

شد اجازت باہوؒ را از مصطفیٰ خلق را تلقین بکن بہر از خدا

خاکپایم از حسینؓ و از حسنؓ معرفت گشتہ است بر من انجمن

ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں ؎

فرزند خود خواندہ است ما را فاطمہؓ معرفت فقر است بر من خاتمہ

آپ پہلی بار حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں شرف باریابی حاصل کرنے کا قصہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بچپن ہی میں ایک وجیہہ بارعب نورانی شخص گھوڑے پر سوار میرے سامنے آئے۔ اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھا دیا اور گھوڑے کو ایڑی لگا کر اُڑا دیا۔ میں نے اُس سوار سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ اُس نے کہا۔ کہ میں علیؓ ابن ابی طالب ہوں۔ اور میں تجھے بزمِ حضرت سرور کائنات صلعم میں پیش کرنے لیجا رہا ہوں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یاد فرمایا ہے۔ بس تھوڑی دیر نہ گذری تھی۔ کہ مجھے حضرت سرورِ عالم

Marfat.com

صلعم کے دربار پُر انوار میں پیش کر دیا۔ اُس وقت بزم نبوی جملہ انبیا
مرسلین اور تمام اصحاب کبار خصوصاً چار یار اور پنجتن پاک اور حضرت
شاہ محی الدین قدس سرہٗ اور کل اولیاء کرام سے پُر تھی۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب عالمتاب کی طرح کرسئ صدارت پر جلوہ افروز
تھے۔ اور باقی خاصان اور پاکان درگاہ نظام شمسی کی طرح آپ کے
اردگرد اپنے اپنے مخصوص مقام پر جلوہ گر تھے۔ حضرت سرور عالم صلعم
اس فقیر کو دیکھ کر خوش وقت ہوئے۔ اور مجھے گود میں لیکر سب حاضرین
مجلس سے یوں گوہر فشاں ہوئے۔ کہ یہ فقیر باہُو ہمارا نوری حضوری
فرزند ہے۔ اور سب حاضرین مجلس سے اس فقیر کو روشناس فرمایا
اور خصوصاً چار یار نے مجھے باری باری گود میں بٹھایا۔ اور پنجتن پاک
اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کمال شفقت اور محبت
پدرانہ کا اظہار فرمایا۔ اور اپنی توجہ اور فیض سے مشرف اور سرفراز فرمایا۔
ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ اثناء عرصہ وطلب وتلاش
میں دوسری دفعہ ایک دن حضرت علی المرتضےٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہٗ
نے دستگیری فرما کر مجھے حضرت سرور کائنات صلعم کی بزم خاص میں حاضر
فرمایا۔ جس وقت یہ فقیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
پیش ہوا۔ تو آں حضرت صلعم نے متبسم ہو کر اپنا دست مبارک اس فقیر

Marfat.com

کی طرف بڑھایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ خذ یدی یا ولدی یعنی اے
میرے فرزند! میرا ہاتھ پکڑ۔ چنانچہ اس فقیر نے حضور کے دست مبارک
کو بوسہ دیا۔ اور آپ کے پاک ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیا۔ اُس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فقیر کو خاص طور پر دست بیعت فرما کر اپنی
توجہ اور نگاہِ خاص سے سرفراز فرمایا۔ بعدہٗ میرا ہاتھ حضرت پیر
محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شاہ محی الدین شیخ
سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے ہاتھ میں دے کر انہیں خطاب
فرمایا کہ یہ ہمارا خاص توری حضوری فرزند فقیر باہوؒ ہے۔ اسے آپ
اپنے طریقے میں تلقین اور ارشاد فرمائیں۔ چنانچہ حضرت پیر دستگیر قدس
سرہٗ نے بھی تلقین اور ارشاد فرما کر اپنے باطنی فیض سے مالا مال فرمایا
بعدہٗ جملہ انبیاء و مرسلین اور اصحاب کبار خصوصاً چار یار اور پنجتن پاک
اور جملہ اولیاء کاملین حاضرین نے باری باری سے اس فقیر کو سینے
سے لگایا۔ اور اپنے فیض سے مشرف اور بہرہ یاب فرمایا۔ بعدہٗ حضرت
سرور کائنات صلعم نے مجھے فرمایا۔ کہ اے فرزند باہوؒ! اخلق خدا کے
ساتھ امداد کر۔ آخری زمانے میں بے مرشد اور بے پیر بھولے بھٹکے
طالبوں کی رہنمائی کر۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

بے مرشداں را مرشدم من از خدا بے پیراں را پیرِ من از مصطفےٰ

Marfat.com

قادری کامل مرا باہوؒ خطاب باہوؒ در ہو گمشدہ شد بے حجاب

چنانچہ حضرت سلطان العارفینؒ کو دست بیعت اویسی طور پر حضرت سید الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی۔ اور حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ نے ہی آپ کو تعلیم و تلقین باطنی فرمائی۔ اس سلطانِ وحید الزمان اور شہبازِ لامکان کا درجہ اور شان وہم و گمان سے باہر ہے۔

ہمارے آقائے نامدار اور احمد مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت تک قرآن کریم ایک معجزۂ جاریہ ہے۔ اسی واسطے قرآن کے ہر جملے اور فقرے کو آیت کہتے ہیں۔ اور آیت معجزہ کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم کے معجزہ ہونے کی دلیل خود اس کا وجود ہے۔ ع "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" اس سے زیادہ کھلی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ قرآن دعویٰ کرتا ہے۔ کہ اگر یہ کلام اللہ کی طرف سے نہیں ہے۔ تو تم سب جن و انس جمع ہو کر اس جیسا ایک کلام بنا لاؤ۔ نہ آج تک کوئی ایسا کر سکا اور نہ کر سکے گا۔ بلکہ اس معجزے کا اکمل ترین و اعلیٰ ترین پہلو یہ ہے۔ کہ ایسا بے مثل کلام ایک اُمّی اور ان پڑھ شخص سے کسی طرح صادر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قسم کے ایک جملے، فقرے اور ایک چھوٹی آیت کا بھی صدور اور ظہور ناممکن ہے

Marfat.com

دیگر قرآن کریم کی غیر مخلوق اللہ تعالے کے دو شاہد اور گواہ ہیں۔ ایک تاثیر دوم تفسیر۔ تاثیری گواہ تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی آیت کو صدق۔ اخلاص، ادب اور پاکی سے پڑھتے رہو۔ وہ تھوڑی مدت میں اپنی تاثیر دکھا دیتی ہے۔ پڑھنے والے کے باطن کو پاک اور اور منور کر دیتی ہے۔ بلکہ اسے ذات متکلم کے انوار میں غرق کر دیتی ہے۔ دوم تفسیری گواہ یہ ہے کہ اس غیر مخلوق ذاتی کلام کی حقائق اور معانی لازوال اور اس کے اسرار اور معارف لامحدود ہیں جتنا زیادہ پڑھتے اور غور کرتے جاؤ۔ نئے نئے غیر مختتم اسرار اور معانی کھلتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی تصانیف شریف میں یہی رنگ جلوہ گر ہے۔ آپ ایک دفعہ کتاب کو صدق، اخلاص اور ادب سے پڑھتے جائیں فوراً خود بخود دل روشن اور منور ہوتے لگ جاتا ہے۔ دیگر جو خالص منتہی فقر آں حضرت قدس سرہٗ نے اپنی کتابوں میں بیان فرمایا ہے دیگر کسی بزرگ اور شیخ نے یہ فقر بیان نہیں کیا۔ آپ کی تصانیف سراسر الفاظ نوری اور کلمات حضوری پر مشتمل ہیں پس ہمارے نزدیک تو آپ کے سب سے بڑے مناقب اور کشف و کرامات آپ کی کتابیں ہیں۔ جنہیں ہر شخص قیامت تک اپنی عقل اور فہم

کی معیار اور کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے۔ جس کو رحیم شقی ازلی کو آپ کی کتابوں پر یقین اور اعتقاد نہیں آتا۔ وہ یقیناً معرفت سے بے نصیب اور کم طالع ہوتا ہے۔ اور یہ اسکی تہی دستی اور حرمان کی علامت ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ "ہماری کتاب معرفت سے ازلی محروم اور کورچشم شوم کو ہرگز پسند نہیں آئے گی۔" ظاہری عالموں اور شاعروں کی تصنیفات کی زیب و زینت اور فصاحت و بلاغت محض الفاظ اور عبارت کے چھلکے میں ہوا کرتی ہے۔ نہ ان میں معرفت کا اصلی مغز اور نہ حقیقت کا جوہر ہوتا ہے۔ لیکن اہل اللہ فقراء کاملین کا کلام الہام آسمانی اور القاء رحمانی ہوتا ہے۔ وہ صاحب استعداد ازلی فضلی طالب کے دل میں روحانی جوش اور باطنی جذبہ پیدا کرتی ہے۔ سو حضرت سلطان العارفینؒ کے کلام کو اوّل سے آخر تک پڑھتے جاؤ۔ اس میں کوئی فلسفیانہ پیچیدگیاں یا شاعرانہ رنگینیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ٹھوس آسان فیض اور سادہ سہل فضل ہر جگہ نمایاں ہے۔ آپ کی تصانیف ایک نہایت نرالی فقر اور انتہائی تصوّف کی حامل ہیں۔ جو آپ سے پہلے گویا ایک رازِ سربستہ کی طرح خال خال فقراء کاملین کے سینوں میں مخفی چلا آتا تھا اور محض سینہ بسینہ توجہ بتوجہ اور نظر بہ نظر خاص الخاص صاحبِ استعداد طالبانِ

Marfat.com

حق کو ملا کرتا تھا۔ یہ وہ علم ہے۔ جس کا تخم ازل سے کسی نبی یا ولی کے سینے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ بعدہٗ آبِ حیاتِ توجّہ و نورِ نظر سے سینچا جاتا ہے۔ ظاہری علم اور مادی عقل اس علم کے درک اور سمجھ سے کوتاہ ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کا مظہر انبیاء و اولیاء کے معجزات اور کرامات ہیں۔ سو اہلِ مطالعہ کو چاہئے کہ کتاب پڑھتے وقت دل کو اس وسوسۂ شیطانی سے پاک و صاف رکھے اور یہ خیال نہ کرے کہ معاذ اللہ یہ مقامات اور مراتب جو حضرت سلطان العارفینؒ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائے ہیں۔ ان کا حصول ناممکن اور محال ہے۔ لہٰذا یہ مست مجذوب لوگوں کی شطحات کی طرح سُکر کا کلام ہے۔ لیکن حاشا وکلّا ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حضرت سلطان العارفینؒ نے جو کچھ اپنی کتابوں میں بیان فرمایا ہے۔ اُسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور صحیح طور پہ آزمایا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی تصانیف میں ہر جگہ یہی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "ایں مقالِ من بر حالِ من، کفی علمہٖ بحالی" یعنی میری یہ قیل وقال میرے اپنے حال پر دال ہے۔ اور میرے اس حال کا شاہد وہ ذاتِ ذوالجلال ہے۔

آپ کا طریقہ صحو اور شریعت کا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

ہر مراتب از شریعت یافتم　　پیشوائے خود شریعت ساختم

نیز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی فقیر ایک سر مُوئے خلاف شرع کرے اُسی وقت سلب ہو کر رجعت کھاتا ہے۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ کہ کہ جس وقت فقراء حضرت سرور کائنات صلعم کی مجلس منوّر میں حاضر ہوتے ہیں۔ جب نماز کا وقت آتا ہے۔ تو اُسوقت حضور پُر نور سے حکم ہوتا ہے کہ جو اولیاء اللہ حاضر مجلس قید حیات میں ہیں۔ وہ جاکر ظاہری نماز ادا کریں۔ ورنہ حضور سے سلب ہو جائیں گے۔

لہٰذا ہمارے پاس حضرت سلطان العارفینؒ کے کشف و کرامات کے دو بڑے مظہر ہیں۔ ایک آپ کی مزار مقدّس جو کوہِ طور کی طرح اللہ تعالےٰ کے انوار کی آماجگاہ ہے۔ دوم آپ کی تصانیف جن میں انوارِ معرفت اور توحید کے دریائے ناپیدا کنار بہا دیئے گئے ہیں۔ بہت لوگ بزرگوں کے کشف و کرامات بیان کرتے میں مبالغے اور غلو سے کام لیتے ہیں۔ معترضین یہ کہدیا کرتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ لہٰذا ہم ایسے کشف و کرامات کو بیان کرنا بے سُود سمجھتے ہیں۔ صحیح کشف و کرامت وہ ہے۔ جو انسان کے مُنہ پر پکار کر بولے۔ اَلْحُسْنُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ یعنی حُسن وہ ہے کہ دشمن اور بدخواہ بھی دیکھ کر عش عش کرتے رہ جائیں۔ سو وہ حُسن اور ملاحت ہمارے پیشوا حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ العزیز کو

اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے کہ آپ کے دربار پر انوار کے ذرّے ذرّے سے نمودار ہے۔ چنانچہ آپ کے دربار میں حاضر ہوتے ہی ہر شخص کا دل بے اختیار اللہ اللہ کرنے لگ جاتا ہے۔ سب دُنیوی اور نفسانی خیالات دل سے کافور ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے شوق اور محبت کا جذبہ دل میں بھڑک اُٹھتا ہے۔ اور یہی جی چاہتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بس اللہ کا ہو رہے۔

کشف و کرامات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہری، مادی اور صوری اور دوم باطنی، روحانی اور معنوی۔ عوام ظاہر بین لوگ پہلے قسم کے ظاہری کشف و کرامات کو مانتے اور اہمیت دیتے ہیں لیکن خواص دوسری قسم کی باطنی کرامتوں کو قدر اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ظاہری کشف و کرامات مداری، جوگیوں اور کافر مُشرک اہل استدراج سے بھی ظاہر ہو سکتی ہیں مثلاً ہوا میں اُڑنا پانی پر تیرنا۔ آگ میں گھُسنا، کسی چیز کو گم کر دینا یا پیدا کر دینا۔ کسی کو جنونیت سے بیمار اور دیوانہ کر دینا یا کسی بیمار کو اچھا کر دینا۔ کشف جنونی سے غیب کی باتیں بتانا غرض اس قسم کے ہزاروں کشف و کرامات ہو سکتے ہیں۔ جو عالم ناسوت میں ایک نفسانی آدمی ریاضت اور مجاہدے سے بذریعہ موکل جنات اور ارواح خبیثہ عوام لوگوں کو دکھا کر

Marfat.com

انہیں فریفتہ اور حیران کر سکتا ہے۔ فقیر اہل اللہ لوگوں کے نزدیک یہ مداریوں کے کھیل ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "اگر برہوا پری مگسی، واگر بر آب روی خسی، واگر دل مردماں مسخر گردانی اہل ہوسی" یعنی اگر تو ہوا پر اڑ جائے تو مگسی ہے۔ اور اگر پانی پر تیر جائے تو تنکے کے برابر ہے اور اگر عوام لوگوں کے دلوں کو اس قسم کے کشف و کرامات کے ذریعے مسخر کرے تو اہل ہوس ہے۔ لیکن معنوی کشف و کرامات یہ ہیں کہ کسی جاہل کو ایک ہی نگاہ سے عالم بنا دے۔ اور غافل اللہ تعالےٰ سے بیگانہ شخص کو ایک ہی نظر سے بیدار کر کے اللہ تعالےٰ کا یگانہ بنا دے۔ یا مُردہ دل کو ایک ہی توجہ سے زندہ دل اور روشن ضمیر کر دے۔ کہ اُس کا دل اللہ اللہ کرے۔ یا اگر کافر صدسالہ کی طرف نگاہ کرے اُسی وقت کلمہ پڑھ کر خالص مؤمن مسلمان بنا دے اگر ایک دنیادار کی طرف جذب توجہ سے متوجہ ہو جائے۔ اُسی وقت تارک فارغ بنا دے۔ اور اگر چاہے ہزارہا طالبوں کو ایک دم میں بے رنج وریاضت اللہ تعالےٰ کے مشاہدے اور دیدار میں غرق کر دے کہ ابدالاباد تک مست الست اور غرق مشاہدۂ دیدار رہ جائے۔ اور اگر چاہے ہزارہا طالبوں کو ایک ہی نگاہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے حضور میں پہنچا دے اور ہمیشہ کا حضوری بنا دے۔ چنانچہ اس

Marfat.com

طرح کشف و کرامات بیشمار ہیں۔ اس طرح کے معنوی ہزارہا کشف و کرامات سے ہمارے حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی زندگی کا ہر دم اور ہر قدم معمور اور لبریز رہا ہے۔ اور آج آپ کی مزار اور دربار پُرانوار کے ہر ذرّے سے نمودار ہیں۔ اور آپ کی پاک نوری تصنیفات کے حرف حرف سے پیدا اور ہویدا ہیں۔ لیکن ظاہری اور مادی کشف و کرامات کے اظہار سے خواص اہل اللہ سخت متنفر اور بیزار ہیں اور انہیں عورتوں کے حیض اور نفاس کی طرح چھپانے اور دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سلطان العارفینؒ اس قسم کے کشف و کرامات کی سخت مذمت فرماتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

خاک را با نظر کردم سیم و زر ایں مراتب چیست یعنی گاؤ خر

یعنی آپ فرماتے ہیں کہ میں نظر سے مٹّی کو سونا بنا لیتا ہوں۔ لیکن یہ گاؤ خر کا مرتبہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ دیگر آپ فرماتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کہکر مُردہ کو زندہ کر دیتے تھے۔ پھر وہ چند پہر اور چند روز کے بعد مر جایا کرتے تھے۔ لیکن ہم اُمت محمدی صلعم کے عیسیٰ دم اولیاء اللہ جس مُردہ دل کو اسم اللہ ذات کی توجہ سے ایک ہی نگاہ سے زندہ کر دیتے ہیں۔ وہ ابد الاباد تک زندہ جاوید ہو جاتا ہے اور ہرگز نہیں مرتا۔ دیگر آپ اسی رسالہ روحی

Marfat.com

میں فرماتے ہیں۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے رویت اور لقاء کی آرزو
کی۔ اللہ تعالےٰ نے ایک صفاتی تجلّی کو کوہ طور کے ہزاروں مادی
کثیف پردوں کے اندر لپیٹ کر آپ کی طرف ڈالی۔ لیکن آپ اُس
تجلّی سے بیخود ہو کر تین دن رات بے ہوش پڑے رہے۔ لیکن
ہم اُمت محمدی صلعم کے فقراء خاص پر ایک ہی دم اور طرفۃ العین
کے اندر ستر ہزار بار اللہ تعالیٰ کے دیدار کی ذاتی تجلیات نازل ہوتی
ہیں اور وہ ہر دم ھَلْ مِنْ مَّزِیْد فرماتے ہیں۔ یعنی اے اللہ تجلیات
زیادہ فرما۔ سو حضرت سلطان العارفینؒ کے ظاہری مادی کشف و
کرامات بیان کرنا آپ کی شان کی ہتک کرنا ہے۔ آپ کی نسبت
مشہور ہے۔ اور آپ کی کتابوں میں بھی یہ بات مذکور ہے کہ آپ
ہمیشہ سیر و سیاحت میں رہا کرتے تھے۔ ہم آپ کی چند ایسی معنوی
کرامات بطور مشت نمونہ خروار بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جن
کی صحت اور صداقت آپ کی تصانیف سے ثابت ہوتی ہے
کہتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے تھے۔ وہ روز
جمعہ کا تھا۔ اور دہلی کی مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی
اورنگ زیب بادشاہ بمع سب اپنے امراء و زراء اور
اراکین و مصاحبین مسجد میں موجود تھے۔ حضرت سلطان العارفین

قدس سرہٗ سب سے پیچھے مسجد کے ایک گوشے میں کالی کملی اوڑھے ہوئے بیٹھ گئے۔ چنانچہ آپ نے آنکھیں بند کیں۔ اور تمام حاضرین مسجد کے دلوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ چنانچہ فوراً تمام حاضرین میں سخت وجد اور جذب پیدا ہوگیا۔ اور تمام نمازیوں میں ایک غیر معمولی ہیجان اور اضطراب برپا ہوگیا۔ چنانچہ بعض تو زار و قطار رو رہے تھے۔ بعض وجد اور جذب سے پھڑک رہے تھے۔ بعض کپڑے پھاڑ رہے تھے بعض بے اختیار کلمہ پڑھ رہے تھے۔ اور بعض خاص خاص چیدہ نیک بندوں کے سینے روشن ہو رہے تھے اور ان کے قلوب ذکر سے جاری تھے

جا کے بیٹھا نہ کرا ے بُت تو مسلمانوں میں
تری مورت خلل انداز ہے ایمانوں میں

اورنگ زیب عالمگیر معمول کے خلاف یہ حالت وجد و اضطراب دیکھ کر اپنے مذہبی اور روحانی مشیر سے پوچھنے لگے۔ کہ آج کیا وجہ ہے لوگوں میں یہ باطنی ہیجان اور روحانی رستخیز کیوں برپا ہے، چنانچہ آپ کے مشیر نے جواب دیا۔ کہ یہ معاملہ کسی بڑے زبردست کامل ولی کی توجہ سے خالی نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا کا کوئی نہایت ہی مقرب اور محبوب ولی اس مسجد میں آج تشریف لائے ہیں انہوں نے اپنے دل کا باطنی تالہ کھول دیا ہے۔ اور یہ تمام

Marfat.com

حاضرینِ مسجد اُسکی خوشبو سے مست اور بیخود ہو کر سر دُھن رہے ہیں۔ اور جھوم رہے ہیں۔ اس پر ایک دوسرے مصاحب بولے کہ ہم نے سُنا ہے۔ کہ آج دن کو صبح کے وقت بھی بازار میں ایک اجنبی سیاہ کملی والے فقیر کی نظر سے لوگوں کو یہی حالت ہو گئی تھی اور ایک کہرام مچ گیا تھا۔ غرض اورنگ زیب بادشاہ کو آپ کی زیارت کا سخت شوق دامنگیر ہو گیا۔ اور آپ نے اپنے مصاحبوں اور ملازموں کو آنحضرتؒ کی تلاش پر مامور کر دیا۔ اور حکم دیدیا کہ جس طرح ہو سکے ایسے خدا کے پیارے اور محبوب مردِ خدا کو ڈھونڈ نکالو۔ تاکہ ہم اُن کی زیارت سے مشرف ہو جائیں۔ کہتے ہیں۔ کہ حضرت سلطان العارفینؒ نے اُس آدمی کے ذریعے جس کے پاس آپ دہلی میں مقیم تھے۔ کہلا بھیجا کہ آپ فقیر صاحب کی تلاش اور تجسّس نہ فرمادیں۔ مَیں خود فقیر حاضر سے آپ کی ملاقات کرادوں گا۔ چنانچہ بعد میں خفیہ طور پر شاہنشاہ عالمگیر کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ بادشاہ نے بیعت حاصل کرنے اور مرید ہونے کی استدعا کی۔ اس پر حضرت سلطان العارفینؒ نے فرمایا۔ کہ میرا شیوہ اور اصول دنیا میں "گم گیر گمنام اور بے نام و نشان" رہنا ہے۔ تیری مریدی اور تعلق سے میرا یہ اصول قائم نہیں رہے گا۔ لہٰذا مَیں تمہیں تلقین اور ارشاد اس شرط پر کرتا ہوں کہ

Marfat.com

آئندہ آپ مجھے ظاہر طور پر کبھی یاد نہ کریں۔ بلکہ میں تجھے گاہے گاہے باطن میں ملا کروں گا۔ کہتے ہیں۔ کہ اس شرط پر حضرت سلطان العارفینؒ نے بادشاہ اورنگ زیب کو تلقین فرمائی۔ اور رسالہ اورنگ شاہی لکھکر اُن کے حوالے کیا۔ اور وہاں سے رخصت ہوئے۔

کہتے ہیں کہ دہلی سے واپس آتے ہوئے جنگل میں آپ سرِ راہ کسی درخت کے سائے تلے استراحت فرما رہے تھے۔ کہ کہیں سے جوگیوں سنیاسیوں کا ایک گروہ وہاں آنکلا۔ انہوں نے دہلی جانا تھا۔ اور راستہ بھولے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر راستہ دریافت کرنے کی غرض سے آپ کے پاس آئے۔ اور آپ کو پکار کو بلایا کہ میاں اُٹھو ہمیں دہلی کا راستہ بتاؤ۔ پہلے تو آپ خاموش پڑے رہے۔ لیکن جب انہوں نے آپ کے چہرے مبارک سے چادر اُٹھائی۔ اور آپ نے اُٹھ کر اُن کی طرف دیکھا تو سب کے سب کلمہ پڑھتے ہوئے آہ و بکا اور شیون کرنے لگ گئے چنانچہ آپ کے ہاتھ پر تائب ہو کر سب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہو گئے۔

پردہ جو رُخ سے دُور مرا دل رُبا کرے
ہر ذرّہ مہر بن کے قیامت بپا کرے

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ مشرقی رنگیستان کے علاقہ تھل

Marfat.com

میں چند طالبوں درویشوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ کہ راستے میں طالبوں نے آپ سے دریافت کیا۔ کہ جناب فقیر صاحب اکسیر نظر کسے کہتے ہیں۔ اُس وقت پاس ہی ایک شخص لکڑیوں کا گٹھا جمع کئے ہوئے انہیں اُٹھانے کو ہی تھا۔ کہ آپ نے اُس کی طرف ایک نگاہ ڈالی۔ اور وہ شخص آسمان کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ آپ نے ان سوال کرنے والے طالبوں کو جواب دیا۔ کہ جس وقت واپس آکر ہم اس جگہ آئیں جہاں وہ لکڑیاں اُٹھانے والا آدمی ہمیں ملا تھا تو تمہارے اس سوال کا جواب وہی شخص دے گا۔ چنانچہ جب آپ اس سفر سے واپس لوٹے۔ اور آپ کا گذر ٹھل کے اُسی مقام پر ہوا تو ایک طالب نے آپ کو اُس سوال کے جواب کی یاد دلاکر عرض کی کہ جناب ہم اب واپس اُسی جگہ آ گئے ہیں۔ آپ مہربانی فرماکر ہمیں اس سوال کا جواب دیں۔ کہ صاحب اکسیر نظر کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آؤ اُس لکڑیاں اُٹھانے والے آدمی سے دریافت کریں جب آپ طالبوں کو لیکر اُس آدمی کے پاس گئے تو اُس کو اُسی حالت میں پایا کہ لکڑیوں کا گٹھا بدستور اُس کے سامنے پڑا ہوا ہے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ آپ نے اپنے ہمراہ طالبوں کو فرمایا کہ اس آدمی سے اپنے سوال کا جواب پوچھو

Marfat.com

جب انہوں نے کہا۔ تو وہ غیب کی طرف ساکت اور متحیر کھڑا رہا
اور کوئی جواب نہ دیا۔ آخر جب اُن کے بار بار کہنے پر بھی اُس نے
کچھ جواب نہ دیا۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کہ حضور خود اُسے بلائیں۔ آپ
نے فرمایا کہ جس روز ہم یہاں سے گذرے تھے۔ تم نے اس شخص کو
کس طرح دیکھا تھا۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ حضور یہ شخص لکڑیاں چن رہا
تھا اور لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے کو تھا۔ جس وقت ہم یہاں سے گزر
رہے تھے۔ اور جس وقت آپ نے اس کی طرف نظر فرمائی تو وہ آسمان
کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ
شخص اُسی روز سے اسی حالت میں کھڑا ہے۔ تب آپ نے دوسری
دفعہ اُسکی طرف توجہ کی۔ تو وہ ہوش میں آگیا۔ اور آنکھیں ملتے ہوئے
آپکے قدموں پر گر کر زار زار رونے اور فریاد کرنے لگ گیا۔ کہ خدا
کے لئے مجھے پھر اُسی حالت میں پہنچاؤ۔ آپ نے اُس سے پوچھا کہ تم اپنی
حالت بیان کرو۔ تاکہ تیرے بیان سے میرے طالبوں کو اپنے سوال اکسیر
نظر کا شافی جواب مل جاوے۔ اس نے عرض کی کہ حضور جس روز یہاں
سے گذرے تھے۔ میں یہ لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے کو ہی تھا۔ کہ
آپ نے میری طرف باطنی نگاہ ڈالی اور میں آپ کی اُسی ایک نگاہ سے
اللہ تعالےٰ کے مشاہدے میں غرق ہو گیا اور اس وقت تک میں اُسی

لطف میں محو اور مدہوش رہا۔ کہ آپ نے اب پھر مجھے اُس حالت سے نکال لیا ہے۔ خدا کے لئے مجھے صبر اور قرار نہیں رہا۔ مجھے پھر اسی حالت میں پہنچائیں۔ آپ نے اپنے ہمراہ طالبوں کو فرمایا کہ تمہارے اس سوال کا جواب مِل گیا۔ کامل اکسیر نظر کی ایک اونی مثال یہ ہے جو تم نے دیکھی۔ اس سے اعلیٰ مثال دیکھنے کی تمہیں تاب و طاقت نہیں ہے۔ تب آپ نے اُس شخص کو فرمایا کہ جا اپنے لکڑیوں کے گٹھا کو اُٹھالے۔ تو پہلے مجذوب ابن الوقت تھا۔ اب تو سالک ابو الوقت ہوگا۔ اور تُو اپنے اختیار سے اس حالت میں آجایا کریگا جا چلا جا۔ اور اپنے کام میں لگا رہا۔ تب آپ وہاں سے آگے تشریف لے گئے۔ اور اُس شخص کو ایک ہی نگاہ سے عارف واصل اور خدا رسیدہ بنا دیا ؎

غضب ہے جان لے لیتے ہیں یہ بُت دلربا ہو کر
الٰہی دی یہ قدرت تُو نے بندوں کو خدا ہو کر

آپ کی زندگی کے خلفاء میں سے ایک بزرگ حضرت سلطان نورنگ صاحبؒ بہت مشہور ہوئے ہیں۔ یہ بچپن ہی سے حضرت سلطان العارفینؒ کی خدمت اور رفاقت میں ہی رہے۔ وہ ہمارے ملک دامان کے قصبہ وہوہ کے باشندہ قوم کے بلوچ کھتران تھے۔ تمام عمر حضرت

Marfat.com

سلطان العارفینؒ کی خدمت میں رہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ علاقہ "سون سکیسر" کی طرف جو آپ کے آبا و اجداد کا وطن مالوف تھا۔ بطور سیر و سیاحت جا نکلے۔ سلطان نورنگ صاحبؒ ہمراہ تھے۔ وہاں ایک زرخیز پہاڑی ہے جسے کلر کہار کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس پہاڑی کے ایک غار میں رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو حضرت سلطان العارفینؒ بیٹھ گئے۔ اور مراقب ہو کر اللہ تعالےٰ کے ساتھ مشغول ہو گئے جب شام کا وقت قریب ہو گیا۔ تو حضرت سلطان نورنگ صاحبؒ کو فکر دامنگیر ہو گیا۔ کہ خدا جانے حضور کب تک حالت استغراق میں رہیں گے اور یہاں اس جنگل میں ہمارے خورد و نوش کا کیا بندوبست ہو گا چنانچہ شام کو جب افطار کا وقت ہوا تو ایک غیبی موکل ہرن کی صورت میں پہاڑ سے اتر کر حضرت سلطان نورنگ صاحبؒ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور آپ کے قریب آ کر اپنا سر سلطان نورنگؒ صاحب کے آگے جھکا دیا۔ آپ کو غیب سے ندا آئی۔ کہ اے سلطان نورنگؒ اپنی برات اس ہرن کے سینگوں سے اتار لے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ اس ہرن کے ایک سینگ کے ساتھ ایک غیبی روٹی ایک دسترخوان میں لپٹی ہوئی ہے۔ اور دوسرے سینگ کے ساتھ ایک برتن میں دودھ بندھا ہوا ہے چنانچہ اس غیبی ندا کے مطابق حضرت سلطان نورنگ صاحبؒ

Marfat.com

نے وہ برات اُتار کر روزہ افطار کرلیا۔ اور وہ دسترخوان اور برتن بدستور اُس غیبی ہرن کے سینگوں سے باندھ کر رخصت کر دیا۔ غرض اسی طرح تمام ماہ رمضان حضرت سلطان نورنگ صاحب کو عین افطار کے وقت وہ غیبی رزق روزمرہ پہنچتا رہا اور حضرت سلطان العارفینؒ اُسی غار کے اندر دن رات حالتِ استغراق میں حق تعالےٰ کے دیدار اور مشاہدے میں محو رہے۔ چنانچہ اس حالت کو حضرت سلطان نورنگ صاحبؒ نے اپنے ایک بیت میں یوں ادا فرمایا ہے۔ ؎

عجب دیدم تماشہ شیخ یاہوؒ　　برات عاشقاں بر شاخ آہو

غرض حضرت سلطان العارفینؒ تمام ماہ رمضان حالتِ استغراق میں رہے۔ عید کی رات جب چاند نظر آیا۔ اور آس پاس کی بستیوں اور آبادیوں میں عید کی خوشی میں ڈھول اور نقارے بجنے لگے تو حضور نے مراقبے سے سر اُٹھا کر آنکھ کھولی۔ آپ نے سلطان نورنگ صاحبؒ سے پوچھا۔ کہ اے نورنگؒ! یہ کیا شور ہے۔ عرض کی کہ حضور عید کا چاند نظر آگیا ہے۔ اور لوگ عید کی خوشی میں ڈھول اور نقارے بجا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اے نورنگؒ! کیا سارا رمضان گذر گیا ہے عرض کی۔ جناب اس میں کیا شک ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری نمازوں تراویح اور روزوں کا کیا بنا۔ سلطان نورنگؒ نے عرض کی کہ حضور

ان کا حال خود اچھا جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور سلطان العارفین قدس سرہٗ نے باوجود اس قدر تمام استغراق مع اللہ تمام نمازوں اور روزوں اور تراویح کو قضا کر کے ادا کیا۔ باوجود اس قدر استغراق اور محویت بھی سنتِ اور طریق نبویؐ اور شریعتِ مصطفویؐ پر آں حضرت قدس سرہٗ اس طرح مقیم اور ثابت قدم رہے ہیں۔ کہ مدت العمر آپ سے ایک مستحب بھی فوت نہیں ہوا۔ اے طالب ناقص خام خیال! یہ ہے حقیقی عارفِ کامل کا حال ؎

بر کفِ جامِ شریعت بر کفِ آنِ عشق ہر ہوسناکے ندانند جام و سندان باختن

آجکل کے جھوٹے مدعی خلافِ شرع بے دین لوگ کیونکر عارفِ کامل ہو سکتے ہیں۔ جو سر اور داڑھی منڈوا کر دن رات بھنگ اور چرس پیتے ہیں۔ اور ساری عمر نماز روزے کا نام نہیں لیتے اور عارفِ کامل مجیب الدعوات ستوار مجذوب اور قلندر کہلاتے ہیں۔ جاہل مرد عورتوں کا ایک خاصا جمگھٹا اور مجمع آن کے ارد گرد لگا رہتا ہے۔ لوگ اپنی اپنی حاجات پیش کرتے ہیں۔ اور وہ ایک عجیب انداز میں گردن مروڑ کر اور آنکھیں پھیر پھیر کر بے تکی ہانکتے اور الٹی سیدھی بڑبڑا دیتے ہیں اور اور جاہل نادان خوش اعتقاد ان کی گول مول لایعنی گپوں کو اپنے مطلب اور مدعا کے ساتھ تطبیق دے کر تاویلیں کر لیا کرتے ہیں۔ اور اگر اس قسم کے

حائل اور بیدین غیر شرع شخص سے بذریعہ کشف چونیت بعض غیب کی باتیں صحیح اور درست بھی ثابت ہو جائیں۔ تب بھی یہ کوئی کمال نہیں ہے۔ بلکہ محض کہانت اور استدراج ہوگا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ نے اُس برات للنے کے صلے میں اس غلبی ہرن یعنی اُس غلبی آہو صورت موکل کو توجہ دی تو وہ فوراً جاں بحق ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے اُس کی تجہیز و تکفین فرمائی اور جنازہ پڑھ کر اُس کی وہاں قبر بنوائی۔ اور وُہ جگہ بہت مشہور زیارت گاہ بن گئی۔ جو آجتک "آہو باہُو" کی خانقاہ سے مشہور ہے۔ اس فقیر نے اس متبرک جگہ کو دیکھا ہے۔ اب بھی وہاں تجلیات اور انوار کی بارش ہوتی ہے۔ خدا کی پاک برگزیدہ ہستیاں جس سرزمین کو اپنے پاک قدموں سے چھوتے ہیں۔ اس میں برکت اور یمن کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور جس جگہ کچھ دن اللہ تعالےٰ سے مشغول رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُس جگہ کو اپنے ابدی انوار سے زندہ اور تابندہ کر دیتا ہے۔ اور وہاں دن رات انوار رحمت کی موسلا دھار بارش شروع رہتی ہے۔ ایسی زمین پہ آسمان رشک کھاتا ہے۔ اور اس کے آگے تعظیم کے لئے جھکتا ہے ؎

آسمان سجدہ کند پیش زمینے کہ براو
یک دو کس۔ یک دو زمان بہر خدا بنشیند

Marfat.com

جو لوگ نیک نیت اور صدق و اخلاص سے ایسی متبرک جگہ پر اللہ تعالےٰ کا ذکر فکر تلاوت ورد وظائف، تفکر، نوافل اور عبادت و طاعت کرتے ہیں۔ وہ جلدی درجۂ ولایت کو پہنچ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت ایسے لوگوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اس سرزمین کی باطنی برکات گو عوام کی نظروں سے مخفی اور پوشیدہ ہیں ظاہری طور پر بھی یہ زمین اللہ تعالےٰ کی رحمت سے معمور نظر آتی ہے۔ بہت عمدہ شاداب اور سرسبز جگہ ہے۔ خوبصورت سایہ دار درختوں سے وہ تمام گھاٹی پر ہے اور جا بجا خوبصورت پھولوں سے تمام سرزمین معمور دیکھ کر اس پر بہشت بریں کا گمان ہوتا ہے۔ نیچے ٹھنڈے چشمے جاری ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس غار میں حضور نے خلوت فرمائی تھی اس جگہ دو تین بنا دی گئی ہیں۔ اور اوپر روضہ بنا دیا گیا ہے۔ اصلی بڑی غار روضے کے نیچے آ گئی ہے۔ کسی نے قریب ایک اور فرضی غار بنا دی ہے۔ جو بہت چھوٹی ہے۔ اس میں آدمی مشکل سے بیٹھ سکتا ہے مجھے یاد ہے کہ ابھی اس فقیر نے اس متبرک جگہ کی زیارت نہیں کی تھی اور نہ وہاں جانے کا کوئی ارادہ تھا۔ لیکن ایک رات واقعہ میں میں نے دیکھا کہ میں لوگوں سے اس جگہ کی تعریف بیان کر رہا ہوں۔ چنانچہ بعدہٗ مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور آج

Marfat.com

اسکی تعریف لکھ رہا ہوں ؎

کفِ پا بہر زمینے چو فتد تو نازنیں را
بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را

آپ نے تمام عمر کبھی دُنیوی کاروبار سے اپنا ہاتھ آلودہ نہیں کیا صرف اپنے آپ کو چھپانے کی خاطر دو دفعہ ایک جوڑا بیلوں کا خرید کر کھیتی باڑی کی ہے۔ لیکن ہر دو دفعہ ابھی فصل پکنے نہ پائی کہ آپ اپنی فصل کے اندر بیلوں کی جوڑی ہل سمیت چھوڑ کر کسی طرف نکل جاتے۔ اور تب واپس آتے جبکہ سارا فصل لوگ کاٹ کر لے جاتے۔ اور بیل اور ہل بھی کوئی لے جاتا۔ اور کچھ باقی نہ رہتا۔ اور لوگ ٹھٹھا مسخری کرتے کہ یہ آدمی عجیب دیوانہ ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جن دنوں آپ شورکوٹ کے گرد و نواح میں کھیتی باڑی کرتے تھے۔ اُن دنوں ایک شریف سفید پوش اور عیالدار سیّد صاحب افلاس اور ناداری سے تنگ آکر بزرگوں اور فقیروں کی طلب میں مارا مارا پھرتا تھا۔ کہ کہیں کوئی خدا رسیدہ آدمی مل جائے اور اُس کی دُعا سے میری تنگدستی اور افلاس دُور ہو جاوے۔ چنانچہ کسی صاحب حال فقیر کو پا لیا۔ اور اُسکی خدمت کرنے لگا۔ اس کی جان توڑ خدمت کو دیکھ کر ایک دن فقیر کو اُس کے حال پر رحم اور ترس آیا اور

Marfat.com

اُس سے پوچھا کہ تیری کیا مُراد اور حاجت ہے۔ اُس نے اپنی تاداری و عیالداری کی شکایت کی۔ کہ میرا بہت بھاری عیال ہے۔ قرض بہت ہوگیا ہے۔ ظاہری تمام اسباب مسدود ہیں۔ جوان لڑکیوں اور لڑکوں کی شادیاں اسی افلاس اور تنگدستی کے سبب ملتوی اور رُکی ہوئی ہیں۔ سوائے غیبی خزانے کے میری تنگدستی کا علاج ناممکن ہے۔ اُس وقت فقیر صاحب نے اُسے کہا۔ کہ میں تجھے ایک کامل مردِ خدا کا پتہ دیتا ہوں۔ کہ اگر تو اُس کے پاس جائے اور وہ تیرے حال پر توجہ فرمائے تو البتہ تیرا بیڑا افلاس کے بھنور سے نکل آئے۔ تب سیّد صاحب نے عرض کی کہ فرمائیے مَیں ضرور اُن کی خدمت میں جاؤں گا اور اُن سے اپنی مشکل حل کراؤں گا۔ فقیر صاحب نے فرمایا کہ ضلع جھنگ میں قلعہ شور کوٹ کے قریب فلاں گاؤں میں فقیر حضرت سلطان باہوؒ نام ولی کامل رہتے ہیں۔ اُن کے پاس جاؤ۔ اور اپنی مراد جا کر پاؤ۔ غرض وہ پریشان حال سیّد صاحب اُس بزرگ سے رخصت ہو کر پوچھتے پاچھتے اسی گاؤں میں آنکلے۔ جس میں اُن دنوں حضرت سلطان العارفینؒ سکونت رکھتے تھے۔ اور کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ جب سیّد صاحب نے وہاں جا کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہاں کوئی بزرگ حضرت باہوؒ صاحب ہیں۔ تو اس کی حیرت اور مایوسی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہر شخص

Marfat.com

اُس سیّد صاحب کے اس سوال پر ہنسکر جواب دیتا کہ میاں یہاں کوئی اس نام کا بزرگ اور ولی تو کوئی نہیں ہے۔ ہاں اس نام کا یہاں ایک عوان جٹ ہے جو بہت ہی معمولی آدمی ہے۔ اکثر باہر آوارہ پھرتا ہے اور کبھی کبھار کھیتی کا کام بھی کرتا ہے۔ اور آج کل بھی اُس نے کھیتی شروع کر رکھی ہے۔ غرض اس قسم کی غیر متوقعانہ اور متوحشانہ باتیں سُنکر وہ سیّد صاحب بہت مایوس اور بد دل ہوگیا۔ دل میں سوچنے لگا۔ کہ معاملہ بہت عجیب، بیحد مشکوک اور سخت پیچیدہ معلوم ہوتا ہے۔ جس بزرگ نے مجھے اس شخص کا پتہ دیا ہے۔ نہ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اور نہ اُسے مجھ سے کسی مسخری یا مذاق کی ضرورت تھی۔ اسی نام کا شخص اسی گاؤں میں مل بھی گیا ہے۔ لیکن حالات اُمید کے سخت برخلاف اور برعکس معلوم ہوتے ہیں۔ جو اتنی محنت کی ہے۔ اتنا دور دراز کا قطع کیا ہے۔ کم از کم اُسے ملنا اور دیکھنا تو ضرور چاہیئے۔ تب اُس سیّد صاحب نے کسی سے پوچھا۔ کہ میاں یا ہُو اس وقت کہاں ہوگا۔ کسی نے آپ کی کھیتی باڑی کا پتہ دیا۔ کہ فلاں فلاں حلیے اور لباس کا آدمی ہے اور فلاں جگہ کھیتی باڑی کا کام کر رہا ہوگا۔ غرض وہ سیّد صاحب اُس جگہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آخر قریب جا کر جب کسی سے دریافت کیا۔ تو کسی نے پتہ دیا کہ دیکھو وہ سامنے جو شخص ہل چلا رہا ہے۔ وہ میاں یا ہُو ہے

Marfat.com

وہ سیّد صاحب آپکے قریب ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر آپ کو دیکھنے لگے۔ اور ایک عجیب تذبذب اور حیرت میں پڑ گئے۔ پہلے بیچارے افلاس اور تنگدستی کے بھنور میں پڑے ہوئے تھے۔ اب ایک ایسے عنقا مثال سلطان الفقراء کے جال میں پھنس گئے کہ جس نے ذاتی انوار کے ایک لازوال آفتابِ عالمتاب کو خمول اور گمنامی کے لباس میں چھپا رکھا تھا۔ سیّد صاحب مذکور دل میں سوچنے لگے کہ یہ شخص خود مجھ سے بھی زیادہ مفلوک الحال اور تنگدست معلوم ہوتا ہے۔ اسکی خود یہ حالت ہے کہ پیٹ کے لئے سخت دھوپ میں خون اور پسینہ ایک کر رہا ہے۔ مجھے یہ کیا دے گا۔ پھر دل میں کہنے لگا۔ کہ آیا اتنی محنت کے بعد اسی نام کا آدمی پایا بھی کم از کم اس سے بات کئے بغیر واپس جاؤں حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر سوچنے لگا۔ کہ کیا ہوا اگر مفلس ہوں۔ کم از کم نسب اور نسل کی لاج اور پاس تو رکھنا چاہئے۔ سیّد ہو کر ایک جاٹ سے سوال کرنا اس سے بے عزتی سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔ آخر یہی دل میں ٹھانی کہ یہاں سے بغیر بات کئے ہی مر جانا اچھا ہے۔ چنانچہ وہ سیّد صاحب وہاں سے واپس روانہ ہوا۔ اور چند قدم ابھی نہیں گیا تھا۔ کہ حضرت سلطان العارفینؒ نے اُسے پکار کر بلایا کہ میاں کہاں سے اور کس خیال سے یہاں آئے تھے اور اب اس قدر جلدی کیوں واپس جاتے ہو۔ آپ کی آواز سُنکر سیّد

Marfat.com

صاحب کی ڈھارس بندھ گئی۔ اور دل میں کہنے لگا۔ کہ اب خود بُلایا ہے۔ چلو بات کر کے چلے جائیں گے۔ اس میں ہرج اور مضائقہ ہی کیا ہے پس سیّد صاحب نے قریب آ کر السلام علیکم کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دیکر پوچھا۔ میاں کون ہو۔ اور کس ارادے سے یہاں آئے ہو۔ چنانچہ سیّد صاحب نے اپنی ساری سرگذشت سُنا دی۔ آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب مجھے پیشاب کی حاجت ہے۔ آپ میرا یہ ہل ذرا اتنے تک تو پکڑ رکھیں۔ کہ میں پیشاب سے فارغ ہو لوں۔ غرض آپ ایک طرف قضائے حاجت کے آ گئے۔ اور پیشاب کا ڈھیلا ہاتھ میں لئے ہوئے سیّد صاحب سے مخاطب ہوئے۔ کہ شاہ صاحب! آپ نے مفت اتنی تکلیف اٹھائی۔ میں تو ایک جٹ آدمی ہوں۔ سیّد صاحب کا دل پہلے ہی افلاس، سفر کی محنت اور مایوسی سے جلا ہوا تھا۔ طیش میں آ کر کہنے لگے۔ کہ ہاں میری یہ سزا ہے۔ کہ سیّد ہو کر آج ایک جٹ کے سامنے سائل کی حیثیت سے کھڑا ہوں۔ حضرت سلطان العارفینؒ کو خیال آیا۔ اور یہ بیت زبان گوہر فشاں سے پڑھتے ہوئے وہ پیشاب کا ڈھیلا اسی جگہ ہوتی زمین پر دے مارا ؎

"نظر جہنان دی کیمیا سونا کر دے وٹ
اللہ ذات کریندا تی کیا سیّد نے کیا جٹ"

یعنی جن لوگوں کی نظر کیمیا ہوتی ہے۔ اُن کے پیشاب کے ڈھیلے سونا بناتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی داد اور عطا ہے کوئی نسب نسل اور سیّد و جٹ پر موقوف نہیں ہے۔ آپ کے پیشاب کا ڈھیلا اُسی جتنی ہوئی زمین پر دُور تک لڑھکتا ہوا چلا گیا۔ اور زمین کے جن جن ڈھیلوں سے لگتا گیا۔ وُہ سب سُرخ خالص کندن کی طرح لال سونے کے ڈھیلے بن گئے۔ اور دھوپ میں چمکنے لگے۔ سیّد مذکور یہ حالت دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ اور آپ کے قدموں پہ گِر کر زار زار رونے لگا۔ کہ خدا کے لئے میری گستاخی اور بے ادبی معاف فرمایئے آپنے فرمایا۔ شاہ صاحب! یہ وقت رونے اور معافیاں مانگنے کا نہیں جلدی کرو۔ یہ ڈھیلے چُپکے سے اُٹھا لو اور چلتے بنو۔ ورنہ اگر لوگوں کو پتہ لگ گیا۔ تو نہ تیری خیر ہے اور نہ میری۔ چنانچہ اس سیّد صاحب نے اُن سب سونے کے ڈھیلوں کو جلدی سے اپنی چادر میں لپیٹ کر پیچھے ڈال لیا۔ اور آپ کے پاؤں کو چُومتے ہوئے وہاں سے چل دیئے اور اسی طرح آپنے ایک طرفتہ العین میں اس کو مالا مال کر دیا۔ اے طالب خام خیال یہ ہے خدا کے برگزیدہ محبوبوں کا حال۔ حافظ شیرازی نے اِس بارے میں کیا اچھا کہا ہے ؎

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند　　نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند

Marfat.com

نہ ہر کہ طرف کلاہ کج نہاد نشست کلاہداری فی آئین سروری داند
ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

غلام ہمت آن رند عافیت سوزم
کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

آجکل کے دکاندار رسمی رواجی پیروں کا یہ حال ہے کہ نہ انہیں اپنا پتہ اور نہ غیروں کا اور نہ کسی کے کام آسکتے ہیں۔ اور نہ کسی کا کام نکال سکتے ہیں۔ بلکہ اُن کے بھولے بھالے سادہ لوح اور خوش اعتقاد مریدوں کا کوئی کام اگر اللہ تعالےٰ کی قدرت سے ہو جائے تو اس میں اپنی ٹانگ اڑا کر جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہم نے تمہارا کام کر دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی نفی کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ثابت کرتے ہیں۔ اس طرح یہ خدائی ٹھیکیدار اُلٹا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور اُلٹی گنگا بہاتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اگر بالفرض اللہ تعالےٰ کی عطا کی ہوئی طاقت سے وہ کسی کا کام کر بھی دیتے تو اُسے اللہ تعالےٰ سے منسوب کرتے اور اپنے آپ کو بیچ میں نہ لاتے۔ جیسا کہ حضرت سلطان العارفین فرماتے ہیں۔ کہ "مرشد کامل آنست کہ طالب را بسر منزل وریاضت بخدا رساند وخود را درمیان نیارد"۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قاعدہ تھا۔ کہ جب آپ کسی کوڑھی حرامی یا اندھے مادر زاد وغیرہ کو ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے۔ تو

Marfat.com

فرماتے جا تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے۔

اس ضمن میں مجھے حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کے مزار اور روحانیت سے فیض یافتہ ایک کامل بزرگ حضرت مولوی گل محمد صاحب سندھی کے کچھ حالات بیان کرنے پڑ گئے ہیں۔ جن کے حالات کچھ اپنے پیر و مرشد حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کے حالات پڑھنے سے ایک سلیم العقل شخص حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی زندگی کا صحیح اندازہ لگا سکتا ہے۔ کیونکہ الولد سرٌ لابیہٖ۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ہر چہ در دیگ باشد بہ چمچہ برآید۔

کتاب مناقب سلطانی میں ان کا ذکر یوں آیا ہے کہ آپ باوجود بڑے جلیل القدر اور جید عالم فاضل ہونے کے بڑے پائے کے عارف کامل ہوئے ہیں۔ یعنی آپ کو باطنی فیض حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کے مزار اور روحانیت سے حاصل ہوا ہے۔ آپ کی اوصاف اور اخلاق بالکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتے جلتے تھے۔ اپنے روحانی پیشوا اور باطنی مربی حضرت سلطان العارفینؒ کے مزار کے سوا اور کسی جگہ آٹھ پہر سے زیادہ نہیں ٹھہرتے تھے۔ رات کہاں دن کہاں۔ ہر وقت سیر و سفر میں جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں کے اندر پھرتے تھے

Marfat.com

طالب مرید آپ کے دیدار کے مشتاق آپ کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے تھے
اگر کوئی طالب سلک سلوک یا کوئی حاجتمند آپ سے باطنی امداد اور روحانی
استمداد کی استدعا کرتا۔ تو آپ اُسے فرماتے کہ تجھے فلاں بزرگ کا مزار
معلوم ہے۔ وہ کہتا ہاں معلوم ہے۔ آپ فرماتے وہاں چلا جا۔ تمہارا
نصیبۂ ازلی اُن کے پاس ہے۔ جب وُہ شخص وہاں جاتا تو آپ اُسے
باطنی توجہ سے منزلِ مقصود تک پہنچا دیتے اور اپنے آپ کو بیچ میں
سے نکال لیتے۔ وہ طالب یہی سمجھتا۔ کہ اسی مزار والے نے منزل کھولی
ہے۔ کبھی کبھی کسی حاجتمند کو فرماتے کہ فلاں درخت کے نیچے ایک کامل
بزرگ کی رُوح رہتی ہے۔ وہاں چلا جا اس کی روحانیت سے تمہاری
حاجت روائی ہو جائے گی۔ چنانچہ جب وہ حاجتمند وہاں چلا جاتا
تو آپ باطنی طور پر اُس کی مشکل کشائی فرما دیتے۔ آپ نے اسی طرح
تمام لوگوں کو فیض پہنچایا ہے۔ آپ کے ایک خلیفہ دلیر مرالی صاحب
کا بیان ہے۔ کہ ہم ایک دفعہ آپ کے ہمراہ ایک گاؤں میں سے گذر
رہے تھے۔ کہ وہاں ایک گھر سے رونے پیٹنے کا شور و غل برپا تھا
آپ نے اس شور اور واویلا کی وجہ پوچھی۔ کسی نے عرض کی۔ کہ جناب
آپ کے فلاں مرید کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ یہ ماتم ان کے گھر برپا
ہے۔ اسی اثنا میں کسی نے لڑکے کی ماں کو اطلاع دی۔ کہ تمہارا مرشد

Marfat.com

گاؤں میں سے گذر رہا ہے۔ چنانچہ وہ عورت بچارہ ی مامتا کی ماری
فقیر صاحب کے قدموں میں پڑ کر زار زار رونے لگی کہ میرے گھر کا چراغ
گل ہوگیا ہے۔ اور میری زندگی کا سہارا و سرمایہ لٹ گیا ہے۔ میں اب
کہاں جاؤں۔ چنانچہ فقیر صاحب کو ترس اور رحم آگیا اور اُس عورت کے
ہمراہ اُن کے گھر جا کر فرمانے لگے۔ کہ لڑکا کہاں ہے۔ لڑکے کی والدہ
نے فقیر صاحب کو لڑکے کی مُردہ لاش کے پاس لا کر کھڑا کر دیا
اور اُس کے مُنہ پر سے کپڑا اُٹھا کر بولی میرا لال یہ پڑا ہے۔ فقیر صاحب
نے لڑکے کا کان پکڑ کر فرمایا۔ کاکا! بچے تے یک دم آنکھیں کھول لیں۔
اور بولنے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مائی! یہ بچہ دراصل مرا نہیں تھا۔
بلکہ اسے بخار کے زور سے غش آگیا تھا۔ اور بے ہوش ہوگیا تھا۔ مکھن
اور نمک ملا کر اس کے سر کو مالش کرو۔ غرض یا تو سارا گھرانہ بلکہ سارا
گاؤں اُس بچے کی موت سے سوگوار اور ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ یا فقیر
صاحب کے ایک کرشمہ سے سارا گاؤں عید کی سی خوشی اور جشن میں بدل
گیا۔ فقیر صاحب اُسی وقت جلدی گاؤں سے جنگل کی طرف نکل گئے
حضرت مولوی گل محمد صاحبؒ کی زندگی کے تمام حالات اور واقعات
حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے ملتے جلتے ہیں۔ کیوں کہ آپ
کا قدم عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر تھا اور آپ عیسوی مشرب

درویش تھے۔ فیض روح القدس ارباز مدد فرمائید ۔۔۔
دیگران ہم بکنند آنچہ تو نیکی کردی ۔۔۔
ہم نے اس بزرگ کا تھوڑا سا ذکر بطور مشت نمونہ خروار اس لئے
ہدیۂ ناظرین کیا ہے تاکہ اس پیچھے سے اس درخت کا اور اس پھل سے
سارے درخت کا اندازہ لگالیں ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا
اس فقیر کو باطن میں ایک دفعہ ایک مسجد کے اندر حضرت مولوی گل محمد
صاحبؒ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی شفید گھنی۔ داڑھی اور
خوبصورت بھرا ہوا گول چہرہ تھا۔ آپ اس فقیر سے نہایت شفقت
اور محبت سے ملے اور مصافحہ کے وقت جب آپ نے میری طرف دیکھا
تو آپ کی آنکھوں سے نور کے شعلے نکل رہے تھے۔
الحاج حضرت سلطان جامد صاحبؒ مؤلف کتاب مناقب سلطانی بیان
فرماتے ہیں۔ کہ میں نے مولوی گل محمد صاحبؒ کے خلیفہ سلطان ذائرؒ
کو آخری عمر میں دیکھا۔ اُن سے مولوی صاحبؒ کی زندگی کے حالات
پوچھے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ ایک دن مولوی صاحبؒ باہر کی طرف جا
نکلے۔ میں بھی اُن کے پیچھے سایہ کی طرح تمام دن دوڑتا رہا۔ آخر
شام کے وقت آپ ایک سرکنڈوں کی مسجد میں داخل ہوئے۔ اور اندر
اللہ تعالےٰ سے مشغول ہو گئے۔ موسم بہار کا تھا۔ میں مسجد کے باہر

Marfat.com

دروازے پر لیٹ گیا۔ پچھلی رات میں نے دیکھا کہ دو شخص نورانی شکل والے وہاں آنکلے۔ اور مجھ سے دریافت کیا۔ کہ مولوی صاحب مسجد کے اندر تشریف رکھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں جناب اندر ہیں اس پر انہوں نے فرمایا کہ ہم مولوی صاحبؒ کی زیارت کے لئے آئے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے آپکو اس وقت فرصت نہیں اس لئے ہم واپس جاتے ہیں۔ ہمارا مولوی صاحب سے سلام عرض کرنا۔ میں نے کہا آپ کون ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بہاء الدین زکریا ملتانیؒ (عرف غوث بہاء الحق) اور یہ دوسرے شاہ رکن عالم صاحبؒ ہیں۔ اشراق کے وقت جب حضرت مولوی صاحبؒ مسجد سے نکلے۔ اور ایک طرف کو روانہ ہوگئے۔ میں بھی آپکے پیچھے روانہ ہوگیا۔ آخر جب ایک جگہ آپنے ذرا توقف کیا۔ تو میں نے موقع پاکر رات والا ماجرا بیان کیا۔ کہ رات کو غوث بہاء الحقؒ اور شاہ رکن عالم صاحبؒ آپکی زیارت کیلئے تشریف لائے تھے اور آپ کو سلام دیتے تھے۔ میری اس بات کو آپنے بہت بے پرواہی اور بے اعتنائی سے سنا اور کچھ جواب نہ دیا۔ گویا سنا ہی نہیں۔ پھر آپ چل دیئے۔ اور پھر آپ جب کہیں ٹھہرے اور مجھے موقع ملا تو میں نے پھر وہی عرض کیا۔ کیونکہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کسی خیال میں تھے اور میری بات کو سنا نہیں۔ لیکن پھر بھی آپنے منہ موڑ لیا اور کچھ جواب نہ دیا۔ آخر جب تیسری دفعہ میں نے موقع پاکر پھر عرض کیا کہ جناب آپ میری بات کا

Marfat.com

کچھ جواب نہیں دیتے۔ میں بار بار عرض کر رہا ہوں۔ اس پر آپ کھڑے ہو گئے
اور میرے پیروں پہ ہاتھ رکھ کر ہاتھوں کو چوم کر فرمانے لگے آپ کے قربان جاؤں
میں نے آپکی قدر نہیں جانی۔ آپ کے پاؤں چومنے کے قابل ہیں۔ کیونکہ غوث
بہاء الحق اور شاہ رکن عالم جیسے بزرگ آپ کی زیارت کو آتے ہیں۔ یہ باتیں
آپ نے تفنن کے طور پر کچھ اس انداز سے کہیں کہ مجھ میں شرم و ندامت کے
مارے دم مارنے اور آنکھ اٹھانے کی سکت باقی نہ رہی۔ پھر جب کہیں کچھ
آدمی آپ کی زیارت کے لئے آتے اور آپ کی قدم بوسی کرتے تو آپ انہیں میری
طرف اشارہ کر کے فرماتے کہ پہلے اس بزرگ کی زیارت کرو اور اس کے قدم
پکڑو۔ یہ ایسا شخص ہے کہ غوث بہاء الحق صاحبؒ اور شاہ رکن عالم صاحبؒ
جیسے بزرگ ان کی زیارت کو آتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح مجھے بہت دفعہ لوگوں
کے سامنے شرمندہ اور شرمسار کیا۔ آخر میں آپکے قدموں پر پڑ کر بہت رویا
اور عرض کیا کہ جناب میں نے بیوقوفی کی ہے۔ آپ خدا کیلئے مجھے معاف
فرمائیں۔ پھر آپ نے مجھے معاف فرمایا۔ اور اس بات کو پھر نہ دہرایا۔

حضرت سلطان حامد صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن سلطان والا سے مولوی گل محمد صاحبؒ کی شہادت کے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی شہادت کے حالات بہت عجیب ہیں۔ اور وہ واقعہ یوں ہے۔

کہ ایک روز ہمارے مرشد مولوی صاحبؒ نے ہم میں سے خاص خاص مریدوں

Marfat.com

کو اکٹھا کیا اور انہیں ساتھ لے جاکر حضرت سلطان العارفینؒ کے مزار پر حاضر کیا اور سب کو ارشاد فرمایا۔ کہ ہمارا وقت اب قریب آپہنچا ہے ہم تمہیں اس مقدس مزار والے کے سپرد کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے بعد اسی دربار پُر انوار سے فیض یاب ہُوا کرو۔ اس کے بعد آپ وہاں سے مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور دریائے چناب کے پار ہو کر دریائے راوی کی سمت چل دیئے۔ ہم سب آپ کے پیچھے دوڑے۔ جب میدان میں پہنچے تو ہم سب مریدوں کو فرمایا۔ کہ عزیزو۔ ہم پر شہادت کا حکم جاری ہُوا ہے تم لوٹ جاؤ۔ ہم سب نے رو کر عرض کیا کہ اے حضرت! ہم بھی آپکے ہمراہ قتل اور شہید ہونا چاہتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو کر ذرا آگے چل دیئے۔ ہم سب آپکے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ آپ ایک گھڑی بعد کھڑے ہو گئے اور ہم سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ دوستو ٹھہر جاؤ۔ اور واپس چلے جاؤ۔ درویشوں نے عرض کیا کہ ہم آخر وقت بھی آپ کے ہمراہ حاضر خدمت رہنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد جلال سے آپ کی ہیئت بدل گئی۔ اور زمین پر ایک لکیر کھینچکر فرمایا کہ جس شخص کو اپنی موت اور قتل منظور ہو وہ اس خط سے گذر کر میرے پیچھے آئے۔

اس مقام پر دایہ سلطان نے بیان کیا کہ اللہ اللہ اُس وقت ایک نہایت نرالی ہیبت حالت دیکھی۔ ہم سب پر موت کی سی ہیبت چھا گئی۔ چنانچہ سب دم بخود رہ گئے۔ اور کسی کو اس لکیر کے پار جانے کی ہمت نہ ہوئی اور صرف

میں (دایہ سلطان) اکیلا دل کڑا کر کے اس لکیر کو پار کر گیا اور آپ کے پیچھے دانہ
ہو پڑا تھوڑی دور جا کر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اچھا چلے آؤ لیکن جب
ہم پر وہ وقت آئیگا تم بھی ہم سے بھاگ جاؤ گے اور ہمارا ساتھ چھوڑ دو گے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

از دو صد عاشق کسے بے باک مے آید برون

یہ جان پر کھیل جانے والے عاشقوں کا حال ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات
مقدس اپنے باکمال عاشقوں سے اپنے جلوۂ دیدار اور مشاہدۂ جمال لازوال
کے عوض دل و جان اور سر و مال اور جان و تن کے ٹکڑے ٹکڑے ہونا طلب کرتے ہیں
اور عاشق لاابالی سر ہتھیلی پر رکھے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں اور سب کچھ
اپنے محبوب کی لقاء پر نثار اور تصدق کرتے ہیں اور دم نہیں مارتے۔ دوستو!
آپ دیکھتے ہیں کہ اس جانباز عاشق کی زندگی کے حالات اور موت کے واقعات
کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملتے جلتے ہیں۔ چنانچہ انجیل کے چھبیسویں
باب میں مذکور ہے کہ جب عید فسخ کا دن آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں
سمیت شہر یروشلم میں ایک شخص کے گھر عید فسخ کا طعام کھا رہے تھے
تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ یارو! کل دن چڑھے یروشلم میں مجھے سولی
پر چڑھایا جائے گا۔ یعنی جمعہ کی رات ایک پہر رات رہے پہاڑ سے گرفتار کیا
جاؤں گا اور تم میں سے ایک شخص مجھے یروشلم کے ہیکل مقدس کے یہودی کاہنوں

کے حوالے کریگا جو میری جان لینے کے درپے ہیں۔ اور پھر ہم اسطرح کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔

حواریوں نے عرض کیا کہ اے روح اللہ وہ کون ہے جو آپ کو دشمنوں کے حوالے کریگا۔ اُس وقت آپ دسترخوان پر کھانا کھا رہے تھے۔ آپنے فرمایا کہ مجھے یہودیوں کے حوالے کرنے والا شخص وہ ہے جس کا ہاتھ اس وقت طباق میں ہے۔ اور وہ یہودا تھا۔ پس آپکے حواری زار زار رونے لگے۔ اور یعقوب جو حضرت مسیح علیہ السلام کے پہلے صحابی ہیں۔ جسے پطرس بھی کہتے ہیں اور نہائت راسخ الاعتقاد آدمی تھے۔ اس نے عرض کیا کہ اے روح اللہ! ہم سب اُس وقت کہاں ہوں گے اور آپسے کیونکر جدا ہوں گے حضرت مسیح نے فرمایا۔ تم سب مجھ سے بھاگ جاؤ گے اور مجھے چھوڑ جاؤ گے یعقوب نے عرض کیا کہ اے حضرت! میں ضرور آپ کی خدمت میں رہوں گا۔ اور ہرگز آپسے جدائی اختیار نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح نے فرمایا۔ اے یعقوب! جب جمعہ کی رات کے آخری حصے میں یہودی مجھے گرفتار کرکے بیت المقدس میں قید کرینگے۔ مُرغ کی بانگ سے پہلے یعنی صبح سے پہلے بیت المقدس میں تُو تین مرتبہ میرا انکار کریگا۔ جب وہ وقت مجھ پر آئیگا اور مجھے سُولی پر چڑھایا جائیگا۔ اُس وقت تُو مجھ سے بیزار ہو جائیگا اور اجنبی اور ناآشنا بن جائیگا۔ چنانچہ بعد میں اسی طرح وقوع میں آیا۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام کو بیت المقدس

Marfat.com

میں قید کر کے لئے تو یعقوب یعنی پطرس آپ کے ساتھ تھا۔ اس وقت شمع روشن کی گئی تو ایک لونڈی نے آپ کو پہچان لیا۔ اور اس نے یہودی سرداروں کو کہا کہ جب کبھی عیسےٰ علیہ السلام ہیکل میں وعظ کرنے آتے تھے تو یہ شخص انکے ہمراہ ہوتا تھا۔ پس ان یہودی سرداروں نے تین مرتبہ بطور تحقیقات دریافت کیا کہ کیا تو عیسیٰ یسوع ناصری کا ساتھی ہے یعقوب نے تینوں مرتبہ انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں تو اسے جانتا بھی نہیں۔ اس وقت ٹھیک ایک پہر رات باقی تھی اور مرغ نے بانگ دے دی۔ تب یعقوب دل میں بہت نادم اور شرمندہ ہوا۔ کہ افسوس! واقعی آپ کی پیشین گوئی میرے حق میں سچی ثابت ہوئی۔ اور میں نے مرغ کی بانگ سے پہلے تین مرتبہ آپ سے انکار کر دیا۔

اب ہم مولوی گل محمد صاحبؒ کی شہادت کے واقعے کی طرف لوٹتے ہیں۔ دایہ سلطان نے بیان کیا کہ میں اپنے مرشد مولوی صاحب کے پیچھے شام تک دوڑتا رہا۔ اور شہر حویرہ سرگانہ میں جا پہنچے۔ جو راوی کے علاقے میں ہے۔ اس شہر کے رئیس مہر سلطان کی بیوی حضرت مولوی سندھی صاحب علیہ الرحمۃ کی خاص معتبرہ اور معتقد تھی۔ آپ کی تشریف آوری کا حال سن کر کسی نوکر کے ہاتھ ایک چارپائی اور ایک بوریا اٹھوا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ بغیر کچھ بچھائے اس چارپائی پر قبلہ کی طرف

Marfat.com

رُخ کرکے چپ چاپ لیٹ گئے۔ وہ عورت بوریئے پر آپ کے قدموں پر گر پڑی۔ اور میں (دایہ سلطان) بھی ایک طرف زمین پر بیٹھ گیا۔ ایک گھڑی اسی طرح خاموشی میں گذری کہ اتنے میں وہ سلطان مذکور کا لڑکا نامدار اپنے دو نوکروں کے تلواریں سونتے ہوئے آپہنچا۔ اور آتے ہی انہوں نے مولوی سندھی صاحب کا سر تن سے جدا کر دیا۔ مولوی صاحبؒ نے نہ کوئی آواز نکالی اور نہ جنبش کی۔ بلکہ بدستور اسی طرح قبلہ رُخ لیٹے رہے۔ اور اسی طرح جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور وہ عورت بھی اپنے مرشد مولوی صاحبؒ کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھتی رہی۔ اسے بھی اسی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ اور وہ مسکین بھی بے گناہ شہید ہوئی غفر اللہ لہا۔ اور میں (دایہ سلطان) جان بچا کر نکل گیا۔

حضرت مولوی صاحب سندھی علیہ الرحمۃ پر تلوار کے اتنے وار کئے گئے کہ آپ کا جسم مبارک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اُن ٹکڑوں کو کمبل میں لپیٹ کر شاہ نظام کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جس کے مشرق اور جنوب میں حضرت علی حیدر صاحبؒ کا مزار ہے۔ اور شمال کی طرف موضع سنپالاں پنجوانہ گاؤں ہے۔ وہاں پر آپ کا مزار بہت منوّر اور متبرک ہے۔ اور زیارت گاہ عوام و خواص ہے۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحمت کرے۔ اور

ہمیں اُن کے پاک اوصاف سے متصف اور اُن کے اعلیٰ اخلاق سے متخلق فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں اور عاشقوں کو سخت ابتلائیں اور آزمائشیں دیتا ہے۔ اور انہیں اپنے جور و جفا میں آزماتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

گہ زہر را نصیب خلقِ حسنؓ کنیم
گہ تیغ بر حسینؓ کشد کبریائے ما
فرعون را ندادیم اے یار دردِ سر
زیرا کہ او نداشت سر دردہائے ما
ما پروریم دشمن و نامے کشیم دوست
کس را مجال نیست بچون و چرائے ما

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سلطان العارفینؒ سیر و سیاحت کرتے ہوئے ایک گاؤں میں جا نکلے۔ جہاں ایک بزرگ شیر شاہ صاحبؒ رہائش رکھتے تھے۔ اُس شہر کے باہر ایک ٹیلے پر حضرت سلطان العارفینؒ مراقبہ کئے بیٹھے تھے۔ اس وقت حضرت شیر شاہ صاحبؒ کے چند طالب مرید لنگر کیلئے لکڑیاں اور گوبر چنتے ہوئے آپ کے قریب آ نکلے۔ ان میں سے ایک طالب نے جب آپ کو دیکھا تو آپ سے بولنے کی خاطر آپ کے بہت قریب گیا اور آپ پر سلام کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے جب اُسکی

Marfat.com

طرف دیکھا تو اُس کا قلب ذکر اللہ سے جاری ہوگیا۔ اور اُس کا بربال ذکر اللہ سے گویا ہوگیا۔ وہ طالب فوراً آپ کے قدموں پر گر پڑا اور زار زار رونے لگ گیا۔ دُور سے دوسرے طالب نے جب پہلے طالب کی یہ حالت دیکھی تو حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے وہ بھی آنحضرتؒ کے پاس آگیا۔ آپ نے اُس کی طرف دیکھا تو اُس کی بھی وہی حالت ہوگئی۔ اور وہ بھی آپ کے قدموں پر گر کر رونے لگا تیسرے طالب نے جب ذرا دُور سے اپنے ساتھیوں کی یہ حالت دیکھی تو گھبرا کر واپس بھاگا۔ اور اپنے پیر سید شیر شاہ صاحب کو حالات سے آگاہ کیا۔ کہ جناب ایک فقیر باہر فلاں ٹیلے پر بیٹھا ہے۔ آپ کے فلاں فلاں طالب جب اُس کے قریب گئے۔ تو خدا جانے اُس نے اتنی جلدی میں کیا کچھ کر دیا۔ کہ دونوں اُس کے قدموں میں سر رکھے ہوئے زار زار رو رہے ہیں۔ اُن کے زور سے رونے اور دھاڑیں مارنے کی آواز جب میں نے سنی تو میں سخت گھبرا کر آپکے پاس آگیا۔ چنانچہ شیر شاہ صاحب یہ ماجرا سنکر حالات بچشم خود دیکھنے کے لئے بمعہ چند طالبوں اور درویشوں کے آپ کی طرف روانہ ہوئے جب آپکے قریب پہنچے تو حضرت سلطان العارفینؒ نے اپنی باطنی توجہ اور روحانی طاقت کو پوشیدہ کر لیا۔ حضرت شیر شاہ صاحب نے آپ پر سلام کہا۔ آپ نے انہیں سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضرت شیر شاہ صاحب نے حضرت سلطان العارفینؒ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے درویش! میں مدت

Marfat.com

سنے باطن میں سیر کرتا ہوں اور حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی کچہری میں بھی جاتا ہوں لیکن میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا معلوم ہوتا ہے
تو کوئی سفلی عامل یا جادوگر ہے جس کے ذریعے تو نے میرے دو طالبوں
کو مجھ سے جدا کر کے پھنسایا ہے پس بہتر یہی ہے کہ تو آج سے اس
معاملے سے باز آجائے۔ ورنہ میں حضور بزمِ نبوی سے تجھے ایسی سزا
دلاؤنگا۔ کہ تجھے چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا۔ اس پر حضرت سلطان العارفین رح
نے فرمایا کہ شاہ صاحب! آپ رات کو حضرت سرورِ کائنات صلعم کے حضور
میں حاضر ہوں۔ اور میں بھی وہاں حاضر خدمت ہونیکی کوشش کروں گا۔
اس کے بعد آپ جو چاہیں کریں صبح آپ کی اور ہماری ملاقات اسی جگہ ہوگی
اور وہیں فیصلہ بھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت سلطان العارفین رات کو اپنے درویشوں
سمیت اسی شہر کے اندر رہ پڑے۔ رات کو جب شیر شاہ صاحب رح
حضرت سرورِ کائنات صلعم کی کچہری میں حاضر ہوئے۔ تو تمام حاضرینِ مجلس
نبوی کو گھور گھور کر دیکھنے لگے۔ کہ دیکھیں وہ درویش (یعنی حضرت سلطان العارفین رح)
کہیں نظر آتے ہیں یا نہ۔ آخر ایک ایک اہلِ مجلس کو اس نے غور سے دیکھا۔ اور
اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ بزمِ نبوی میں کہیں بھی نہیں ہے۔ اور وہ (معاذ اللہ)
جھوٹا ہے صبح اس سے نپٹ لیں گے۔ کہ اتنے میں اس نے دیکھا کہ ایک
چھوٹا نورانی معصوم شیر خوار بچہ حضرت رسالت مآب صلعم کی آستین سے نکل کر

Marfat.com

آپ کی گود میں کھیلنے لگا۔ جسے آنحضرت صلعم نے اپنے بچے کی طرح پیار کیا۔ پھر وہ بچہ باری باری چار یار و اصحاب کبار و حسنینؓ و حضرت شاہ محی الدینؒ اور جملہ حاضرین انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی گود میں کھیلتا رہا۔ اور سب نے اُسے پیار کیا۔ چنانچہ حضرت شیر شاہ صاحبؒ کی گود میں بھی آگیا۔ اور اُنہوں نے بھی اُسے پیار کیا۔ اُس وقت وہ نوری حضوری بچہ حضرت شیر شاہ صاحبؒ کی داڑھی سے کھیلنے لگا اور کھیلتے ہوئے اُن کی داڑھی کے دو بال نکال لئے جس سے حضرت شیر شاہ صاحبؒ نے درد محسوس کیا۔ لیکن لحاظ اور پاسِ ادب سے کچھ نہ کہا۔ وہ نوری بچہ پھر اُسی طرح تمام حاضرین بزم نبوی کی گود میں کھیلتے کھیلتے حضرت سرورِ کائنات صلعم کی گود میں آکر آپ کی آستین میں گھس کر غائب ہو گیا۔

صبح کو حضرت سلطان العارفینؒ اُسی معین اور معہودہ ٹیلے پر تشریف لا کر حضرت شیر شاہ صاحبؒ کے انتظار میں درویشوں سمیت بیٹھ گئے۔ کہ اتنے میں حضرت شیر شاہ صاحب بھی اپنے درویشوں کو ساتھ لیکر غصے اور جوش انتقام میں لال پیلے بنے ہوئے حضرت سلطان العارفینؒ کے پاس آگئے اور آتے ہی غضبناک لہجے میں ڈانٹ بتائی کہ اے درویش! ہم نے رات کو بزم نبویؐ میں تمہارا جائزہ لیا۔ اور تمہیں دیکھتے رہے لیکن تمہاری فضل تک وہاں نظر نہ آئی۔ تم جھوٹے ثابت ہو گئے ہو۔ اب ہم تمہیں پھر ایک

Marfat.com

دفعہ موقع دیتے ہیں۔ کہ تم اپنے ان سفلی احوال اور جھوٹے افعال سے تائب ہو جاؤ۔ ورنہ اس کا نتیجہ بہت ہی بُرا اور عبرتناک ہوگا۔ اس پر حضرت سلطان العارفین نے فرمایا کہ شاہ صاحب! کسی امر واقعہ کی شہادت کیلئے شریعت میں کتنے گواہ چاہئیں۔ شاہ صاحب نے جواب دیا دو گواہ۔ اس پر حضرت سلطان العارفین نے فرمایا۔ یہ لو میری حاضری کے بھی آپکے ریش مبارک کے دو بال موجود ہیں حضرت شیر شاہ صاحب اپنی داڑھی کے دو بال دیکھ کر چونک پڑے اور فوراً حضرت سلطان العارفینؒ کے سامنے ہاتھ باندھ کر معافی کے خواستگار ہوئے۔

حُسن پر اپنے ہر اک مہ پارہ گرم لاف تھا
گھر سے وہ خورشید رُو نکلا تو مطلع صاف تھا

اس کے بعد حضرت شیر شاہ صاحب علیگڑھ میں حضرت سلطان العارفینؒ کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرنے لگ گئے۔ منجملہ ان کے یہ بھی دریافت کیا کہ جناب! آپ لوگ بظاہر ہمیں بزم نبویؐ میں نظر نہیں آتے لیکن آپ اپنے باطنی کمالات اور روحانی طاقت میں ہم سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ تو آپ کہاں رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا شاہ صاحب! حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نو قسم کی کچہریاں باطن میں لگتی ہیں۔ سب سے ادنیٰ مجلس وہ ہے جو عالم ناسوت میں ہر جگہ منعقد ہوتی ہے۔ جس میں عام اولیاء اللہ جمع

نفس کیسا تھ حضرت سرورِ دوجہان صلعم کے لطیفۂ نفس کے اردگرد جمع ہوتے ہیں اور ناسوتی فیض پاتے ہیں۔ اسی طرح قلوب کی کچہری الگ ہے اور ارواح کے دربار علیٰ ہذا القیاس علیٰحدہ منعقد ہوا کرتے ہیں۔ اور ہم عاشقوں اور فقراء فنا فی اللہ بقاء باللہ کی خاص کچہری نور کے دریائے ژرف توحید یا لامکان میں منعقد ہوتی ہے آپ لوگوں کو سوائے اسی ایک بزم مقام ناسوت کے اور کسی کچہری تک رسائی نہیں۔ اور ہم حضور پُر نور کے ذاتی فقر کے وارث آپ کے ساتھ آپ کی ہر مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ نو مقام جہاں نو قسم کی کچہریاں منعقد ہوتی ہیں۔ حسب ذیل ہیں :-

اول مقام دنیا۔ دوم مقام عقبیٰ۔ سوم مقام ازل۔ چہارم مقام ابد۔ پنجم مقام روضۂ حرم نبوی صلعم۔ ششم مقام بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ۔ ہفتم مقام عرش اعظم۔ ہشتم مقام دریائے ژرف یعنی بحرِ توحید۔ اور نہم مقام لاہوت لامکان۔ اس کے بعد حضرت شیر شاہ صاحب کو اُن کی صفاست پر اپنا خلیفہ بنایا اور مقامِ ادنیٰ سے نکال کر مقامِ اعلیٰ پر سرفراز فرمایا۔ ؎

آں سیہ چردہ کہ شیرینیِ عالم با اوست
چشمِ میگوں لبِ خنداں دلِ خرم با اوست
گرچہ شیریں دہناں پادشہانند ولے
آں سلیمانِ زمان است کہ خاتم با اوست

Marfat.com

روئے خوبست و کمال ہنر و دامن پاک
لاجرم ہمت پاکان دو عالم باد است

حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہ العزیز نے دو دفعہ چند درویشوں کے ہمراہ دریائے سندھ کو عبور کر کے ہمارے ملک دامان کے ضلع ڈیرہ غازی خاں اور ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کی سیر و سیاحت فرمائی ہے۔ اور ان علاقوں میں اپنا باطنی فیض پھیلایا ہے۔

ایک دفعہ جب آپ ڈیرہ غازی خاں کی طرف چند درویشوں کے ہمراہ سفر فرما رہے تھے۔ تو راستہ میں دریائے سندھ کے مغربی کنارے پر شہر فتح خان کے قریب ایک گاؤں پر آپ کا گذر ہوا۔ دوپہر کے وقت درویشوں کا ارادہ ہوا۔ کہ وہاں روٹی کھا کر ذرا آرام کریں۔ چنانچہ وہاں ایک دائی کے گھر تشریف لے گئے۔ اور اسے آٹا پکانے کے لئے کہا دائی نے کہا کہ مجھے روٹی پکا دینے میں تو کچھ عذر نہیں ہے۔ لیکن میری لڑکی کی آنکھیں آئی ہوئی ہیں۔ اور دیکھو درد کے مارے وہ میری گود میں بھی آرام نہیں کرتی اور درد سے چلا رہی ہے۔ درویشوں نے کہا۔ مائی لڑکی کو ایک لحظہ کے لئے پنگھوڑے میں ڈال دو۔ ہم اس کا پنگھوڑا ہلاتے رہیں گے۔ اللہ کریگا اسے آرام آجائیگا۔ اتنے میں تم ہماری روٹیاں پکا لوگی۔ دائی نے کہا۔ لڑکی تو آرام کرنیوالی نہیں ہے

لیکن خیر تم دُور کے آئے ہوئے مسافر ہو۔ تم خود آٹا گوندھ دو۔ اور تنور گرم کر دو میں جلدی جلدی روٹیاں لگا دونگی۔ اس پر حضرت سلطان العارفینؒ نے فرمایا۔ مائی! لڑکی کو ٹنگھوڑے میں ڈال دو۔ اس کے رونے کے ہم ذمہ دار ہیں۔ تم اپنا کام کرو۔ چنانچہ وہ دائی اور درویش روٹی پکانے کے سامان میں لگ گئے اور حضرت سلطان العارفینؒ چھپر کے نیچے لڑکی کے ٹنگھوڑے کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ کا آہستہ سے اسم ذات کا اشارہ کر کے ٹنگھوڑے کو ہلانا ہی تھا۔ کہ اُس نیک بخت معصوم کی زبان خاموش ہو گئی اور اُس کا ننھا دل اسم ذات سے جاری ہو گیا۔ اور اُس کے بدن کے تمام بال اللہ اللہ کرنے لگ گئے۔ جب لڑکی کا رونا موقوف ہو گیا۔ تو وُہ دائی اپنی لڑکی کی یکدم خاموشی سے حیرت زدہ ہو گئی۔ اور بار بار ٹنگھوڑے اور حضرت سلطان العارفینؒ کیطرف مشکوک نگاہوں سے دیکھتی رہی۔ آخر جب کافی دیر ہو گئی اور روٹیوں سے فارغ ہو گئی۔ اور اُس نے دیکھا کہ حضرت سلطان العارفینؒ ٹنگھوڑا بھی نہیں ہلا رہے اور لڑکی پر یکدم موت کی سی خاموشی طاری ہو گئی ہے تو اُس سے نہ رہا گیا اور دوڑی دوڑی چھپر کے پاس آکر حضرت سلطان العارفینؒ سے مخاطب ہوئی کہ میاں تم لڑکی کے ٹنگھوڑے کو حرکت اور ہلاوہ بھی نہیں دیتے۔ اور لڑکی خاموش کیوں ہو گئی ہے۔ کہیں اُس کا گلہ تو نہیں گھونٹ دیا۔ اور مار تو نہیں ڈالا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ مائی ہم نے تمہاری لڑکی کو مارا نہیں بلکہ ابدالاباد تک زندہ کر دیا ہے

Marfat.com

اور اسے ایسا بلاوا دیا ہے کہ قیامت تک اُس کو بلاوے آتے رہیں گے چنانچہ جب اُس دائی نے لڑکی کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو لڑکی کا دل جاری تھا اور اس کی نس نس سے اسم ذات کی آواز آرہی تھی۔ اسم ذات کی حرارت سے لڑکی پسینے میں شرابور تھی۔ چنانچہ اُسے دیکھ کر دائی کو بھی تاثیر ہوگئی اور وہ بھی اللہ اللہ پکارنے لگی اور حضرت سلطان العارفینؒ کے قدموں پر گر کر زار زار رونے لگی۔ اس واقعہ کو دیکھ کر تمام گاؤں کے لوگ جمع ہوگئے اور لڑکی کو دیکھ کر تمام مرد عورت اللہ اللہ پکارنے لگ گئے اور اس گاؤں میں ایک کہرام مچ گیا۔ چنانچہ بعد میں وہ سعادتمند بچی مجذوبہ صاحب کمال ہوگئی۔ اور دائی غلام فاطمہ مستونؒ کے نام سے مشہور ہوگئی مقامی زبان میں مستون لفظ مستوار کی تانیث ہے جو مجذوب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مائی صاحبہ کی قبر زندہ ہے اور مرجع خلائق ہے۔ بہت لوگ ان کے مزار سے فیض یاب اور مستفیض ہوتے ہیں۔ اور دینی و دنیوی مرادیں پاتے ہیں۔

مناقب سلطانی میں مذکور ہے اور یہ واقعہ بالکل صحیح اور مشہور ہے کہ حضرت محمد صدیق علیہ الرحمۃ لیہ اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے درمیان رہنے والا قوم کا سپہرا حضرت سلطان العارفینؒ کے مزار پر آکر معتکف ہوا۔ اور آپ کی روحانیت سے فیض یاب ہوا۔ ان دنوں حضرت سلطان العارفینؒ کی

خانقاہ کے دروازے کے قریب سامنے ایک بیری کا درخت کھڑا تھا۔ ایک روز ایک اندھا شخص مزار مقدس پر فاتحہ اور قرآن پڑھنے کی غرض سے دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ کہ اُس کا ماتھا اس درخت کی ایک موٹی سی شاخ سے ٹکرا گیا اور زخمی ہو گیا۔ یہ حال دیکھ کر دربار شریف کے درویشوں نے مشورہ کیا کہ اس درخت کو کاٹ لیا جائے۔ کیونکہ ہر آنے جانے والے زائر کے راستے میں مزاحم اور موجب ضرر ہے۔ لیکن اُس وقت کے درویش سب صاحب احوال تھے اور حضرت سلطان العارفینؒ سے ہر معاملے میں باطنی طور پر صلاح اور مشورہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ سب نے یہ صلاح کی کہ رات کو حضرت سلطان العارفینؒ کی روحانیت سے اس معاملے میں اجازت لے لی جائے۔ اور استخارہ کر لیا جائے۔ چنانچہ رات کو سب درویش اس نیت سے سوئے کہ حضرت سلطان العارفینؒ سے اس بیر کے کاٹنے کا امر ہو جائے تب یہ کام کیا جائے۔ چنانچہ رات کو حضرت سلطان العارفینؒ نے خواب میں خلیفہ محمد صدیق صاحب کو فرمایا کہ اے محمد صدیق! ہمارے بیر کو کیوں کاٹتے ہو یہ خود اپنے پاؤں چل کر ہمارے مزار کے سرہانے شمال کی طرف جا کھڑا ہو گا۔ غرض خلیفہ محمد صدیق صاحب نے راتوں رات سب فقیروں کو اس بات کی بشارت دیدی اور واپس آ کر اپنے حجرے میں سو رہے صبح اُٹھے تو دیکھا کہ بیری کا درخت مزار مقدس کے سرہانے شمال کی طرف کھڑا

ہے۔ اسی روز سے اس بیری کا نام حضوری بیر پڑ گیا۔ لوگ اس کے بیر اور پتے وغیرہ شفاء امراض اور خصوصاً حصول اولاد کے لئے آجتک استعمال کر رہے ہیں۔ اور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ذاتی فقراء کی یہ خصوصیت ہوا کرتی ہے۔ کہ اُن کے موت اور حیات برابر ہوتی ہے۔ وہ جس طرح زندگی میں فیض اور برکت پہنچاتے ہیں۔ موت کے بعد قبر سے بھی اسی طرح بدستور فیض و برکات اور کشف و کرامات و تصرفات دکھلاتے ہیں۔ اس سے تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ جب حضرت خلیفہ محمدؐ صدیق صاحبؒ حضرت سلطان العارفینؒ کے مزارِ مقدس سے فیض یاب ہوئے تو آپ کو حکم ہوا کہ ملک سندھ بلوچستان میں جاکر بود و باش اختیار کریں۔ چنانچہ آپ حضرت سلطان العارفینؒ کے امر سے خلیفہ سید حضرت موسن شاہ صاحبؒ کے مزار اور شہر گھوٹکی سے پچھ کوس جنوب کی طرف شہر محمود پور دہریجہ میں رہ پڑے۔ آپنے وہاں ہزارہا لوگوں کو فیض پہنچایا۔ اور آپ کا مزار وہاں مشہور و معروف و مرجع خواص و عوام اور قبلۂ حاجات ہے۔

حضرت محسن شاہ صاحبؒ گیلانی گھوٹکی والے کی فیض یابی کا حال بھی بہت عجیب ہے۔ آپ شروع میں کم سن اور یتیم تھے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی پرورش اور خدمت کیا کرتی تھیں۔ ان دنوں ایک کلال یعنی کمہار شخص حضرت سلطان العارفینؒ کی زندگی ہی میں آپ سے فیض یاب ہو کر واپس

Marfat.com

اپنے وطن گھوٹکی آگیا۔ اس کے بلند احوال اور اعلیٰ مقامات پر علمدی
فائز ہونے کا چرچا ہر جگہ مشہور ہوگیا۔ اور اس کی طرف لوگوں کا رجوع
ہوگیا۔ حضرت محسن شاہ صاحبؒ کی والدہ اس کی باطنی ترقی دیکھ کر
اُس کلال فقیر کی خدمت میں عرض گذار ہوئی۔ کہ جس وقت آپ دوسری دفعہ
اپنے مرشد حضرت سلطان العارفینؒ کی خدمت میں جائیں تو میرے یتیم بچے
محسن شاہ کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں۔ اور اُن کی زیارت اور ارادت سے
مشرف کریں۔ اور اس عاجزہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں عرض کریں
کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ کمال درجے تک تارک الدنیا ہیں۔ اور ہر ایک
طالب مرید کو دنیا کے ترک کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ لیکن ہم از حد مسکین ہیں
اور فقر و فاقہ اور مسکینی کا بوجھ پشتوں سے اُٹھاتے اُٹھاتے جاں بلب
آگئے ہیں۔ اور اب ہم میں مزید بھوک اور تنگدستی برداشت کرنے کی طاقت
نہیں رہی۔ ازراہِ للہ میرے اس یتیم بچے کو حسنینؓ کے صدقے ہر دو
دینی اور دنیوی نعمت سے مالا مال فرماویں۔ چنانچہ وہ کلال بزرگ اس
یتیم بچے سید محسن شاہ کو ہمراہ لے کر حضرت سلطان العارفینؒ کی خدمتِ
اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور جو کچھ اس کی والدہ نے عرض کیا تھا۔ آپ
کی خدمت میں بچے کو پیش کرتے ہوئے عرض کر دیا۔ حضرت سلطان العارفینؒ
نے اس یتیم بچے کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ ابھی یہ بچہ ہے

توجہ کی برداشت کی طاقت اس میں نہیں ہے۔ اسکی والدہ ماجدہ کو تمام
طرف سے یہ مژدہ اور پیغام سنا تاکہ انشاء اللہ ہم اسے سعادت دارین
سے سرفراز کرینگے۔ فی الحال یہ علم ظاہری حاصل کرے جب ظاہری علم
سے فارغ ہو لے۔ تب اسے میرے پاس لے آویں۔ ہمارے پاس آنیکا
ازلی نصیبہ موجود ہے۔ چنانچہ آپ موضع گھوٹکی واپس گئے اور اپنی والدہ
ماجدہ کو حضور کا پیغام سنایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے محسن شاہ صاحبؒ
کو ایک دینی مکتب میں داخل کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب آپ فارغ
التحصیل ہوئے تو پھر انہی کمال فقیر کے ہمراہ حضرت سلطان العارفینؒ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور فیض پانے کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ جس
وقت حضرت محسن شاہ صاحبؒ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی خدمت
اقدس میں پہنچے تو آنحضرت قدس سرہٗ نے ان کی دل کی زمین پر انگشت
شہادت سے اسم اللہ ذات لکھ کر توجہ فرمائی جس سے محسن شاہ صاحبؒ
کے قلب اور قالب ہر دو روشن اور منور ہو گئے اور عارف روشن ضمیر اور
زندہ دل ہو گئے۔ اور آپ کا ظاہر اور باطن تو اسم اللہ ذات سے معمور ہو
گیا حضور کی ذاتی توجہ اور نوری التفات نے سید محسن شاہ صاحبؒ کو
ہر دو دینی و دنیوی صوری اور معنوی اور ظاہری و باطنی طور پر وہ کمال
بخشا کہ آپ تھوڑے دنوں میں کامل سالک اور مرجع خلائق بن گئے۔ غرض

Marfat.com

حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہٗ العزیز نے سید محسن شاہ صاحبؒ کے بارے میں جس طرح وعدہ فرمایا تھا بطور الکریم اذا وعد وفی آپ نے اسی طرح اس یتیم سید صاحب کو ہر دو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما دیا۔ اپنے وطن جا کر حضرت محسن شاہ صاحبؒ نے وہاں ظاہری دینی تعلیم و تدریس اور وعظ و پند اور باطنی ارشاد و تلقین کا سلسلہ جاری کیا۔ لاکھوں آدمیوں کو ہدایت فرمائی اور ہزارہا طالب آپ سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کا لنگر بڑا فراخ اور وسیع تھا۔ کہتے ہیں کہ آپ کے لنگر میں روزانہ ایک من نمک خرچ ہوتا تھا۔ آپ کے باطنی تصرف کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کے وطن گھوٹکی کے ارد گرد سو سو کوس تک کسی کو مجال نہ تھی کہ کوئی علانیہ بدعت مثلاً سرود، ناچ دہل وغیرہ تماکو نوشی، بھنگ، چرس، شراب نوشی وغیرہ کا ارتکاب کر سکتا۔ آپ کے ان بلند پایہ حالات اور واقعات کی شہادت اور صداقت آپکی خانقاہ کی عظیم الشان مسجد آج بھی زبان حال سے بیان کر رہی ہے کہ ایک روز یہاں شریعت اور طریقت ہر دو بڑے جوبن اور عروج پر رہتے ہیں۔ اس نقیر نے گھوٹکی جا کر آپ کے مزار کی زیارت کی ہے اور آپکی مسجد میں نماز پڑھی ہے بڑی بھاری وسیع اور نہایت خوبصورت عمارت ہے جس کے اندر ہزاروں آدمی بیک وقت آسانی سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہ العزیز کے

Marfat.com

ظاہری بیعت کا کہیں سے صحیح سراغ نہیں ملتا اور ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہوتا
ان باتوں کا صحیح ماخذ آپ کی کتابیں ہیں۔ چنانچہ کتاب امیر الکونین میں حضرت
سلطان العارفین قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ کہ یہ فقیر تیس ۳۰ سال تک مرشد کامل کی
طلب میں پھرتا رہا ہے۔ اور اب سالہا سال سے طالب صادق کی طلب میں
ہوں۔ مناقب سلطانی کے مصنف اس موقع پر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو سر دو
مرشد کامل اور طالب صادق نہیں ملے ہمارا بھی اس سے اتفاق ہے۔ بعض
لوگ حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی بیعت حضرت پیر عبد الرحمن صاحب
دہلوی سے منسوب فرماتے ہیں لیکن حضور کی کتابوں میں حضرت پیر عبد الرحمن
صاحب کا کہیں بھی ذکر نہ آنا بہت ہی تعجب خیز اور حیران کن بات ہے حالانکہ
حضور نے کتابوں میں سارنگ خاں بلوچ کا بھی ذکر کیا ہے۔ دیگر یہ بھی مذکور
ہے کہ حضرت پیر عبد الرحمن صاحب شاہنشاہ ہند اورنگ زیب عالمگیر صاحب
بھی تھے اور اورنگ زیب نے حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ سے چونکہ
آپ کے مصاحب کے مرید تھے۔ بیعت کی استدعا کی۔ سو یہ باتیں قیاس سے
بعید معلوم ہوتی ہیں۔ نیز حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ اپنی کتاب گنج الاسرار
میں حضرت شاہ مقیم صاحب حجرہ والے کے اولاد میں سے کسی بزرگ کے ساتھ
اپنی ارادت کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ ابیات میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ابیات:۔ ہر کرا پدرش بود عارف مقیم
چوں نباشد ولد بر راہ مستقیم

Marfat.com

[illegible]

[illegible] سے [illegible] جا سکتے ہے۔ کہ حضرت سلطان [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے [illegible] ہیں بے شمار [illegible]
[illegible] ہوئے ہیں اور ان کی خدمت کرکے ان سے [illegible]
[illegible] ہیں جن میں حضرت پیر غلام [illegible] صاحب ہوتی اور [illegible]
[illegible] کے بزرگ وغیرہ شامل ہیں لیکن آپ کو سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے بیعت فرمایا ہے اور حضرت محبوب سبحانی
قدس سرہ العزیز نے تلقین فرمائی ہے جس سے آپ اللہ تعالیٰ کے ذاتی بحر
[illegible] ہوئے اور حضرت بزم نبوی کا دوام حضور حاصل ہوا۔ ہم اس
کتاب کے پچھلے صفحات میں بیان کر آئے ہیں۔ کہ بعض طالبوں کے زبان پر لفظ
حق یا ہو بے اختیار جاری ہو جاتا ہے بعض خشک مزاج حاسد لوگ اس
مبارک نام کے سننے سے آتش پا ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایسا کہنا شرعاً
جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ حقیقت حال سے واقف نہیں ہیں۔ بلکہ حق یا ہو
کہنا عین حق ہے۔ اور یہ لقب آپکو حق کی طرف سے حق طور پر مرحمت ہوا ہے
چنانچہ آپ رسالہ روحی میں ارشاد فرماتے ہیں اَلْمُقَلَّبُ مِنَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ سے

ذات یا ہو فقیر باہوؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شورانج یعنی فقیر باہوؒ کو یہ حق کا لقب حق کی طرف سے عطا ہوا۔ اس واسطے یہ کلمہ اللہ تعالےٰ کی جانب سے مقبول اور منظور ہے۔ بلکہ ذریعۂ نور اور وسیلۂ حضور ہے اور جو شخص اس پاک کلمے کے سننے سے آتش پا ہوتا ہے۔ وہ کور چشم حاسد اللہ تعالےٰ کی رحمت سے دُور ہے۔

حضرت سلطان العارفین کی اولاد میں بڑے کامل اولیاء ہو گذرے ہیں خصوصاً حضرت غلام باہو صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جن کو سلطان العارفینؒ ثانی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ بڑے جلیل القدر عارف اور کامل سالک ہو گذرے ہیں۔ آپ کے مناقب بیشمار ہیں۔ ہم بوجہ خوفِ طوالت یہاں بیان نہیں کر سکتے۔ اگر کسی کو شوق اور خواہش ہو تو آپ کے اور حضور کے دیگر فرزندوں اور خلفاء کے مفصل حالات کتاب مناقب سلطانی مؤلفہ حضرت سلطان حامد صاحبؒ میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت سلطان العارفینؒ کا وصال ماہ جمادی الثانی کی پہلی تاریخ جمعہ کی رات ۱۱۰۲ھ میں واقع ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے ذاتی انوارِ رحمت کی دائمی ابدی بارشیں آپ کی ذاتِ بابرکات اور آپ کے جملہ خلفاء اور اولاد اور طلباء پر ابدالآباد تک نازل ہوتی رہیں اور تمام دنیا ان کے فیوضات اور برکات سے مالامال اور معمور رہے۔ آمین یا رب العلمین

Marfat.com

حضرت سلطان العارفینؒ کے یہ چند مناقب بطور مشتے نمونہ خروار یہاں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ورنہ آپ کے اور جملہ سلطان الفقر اکے در پردہ عائیانہ برکات اور فیوضات تمام کائنات کے اندر جاری و ساری ہیں۔ کیونکہ یہ تمام کائنات کے جسم کے اندر بمنزلہ جان اور روح رواں کے ہیں۔ جس طرح روح جسم کو زندہ اور تابندہ اور تازہ و فرحندہ رکھتی ہے۔ اسی طرح یہ سات ارواح تمام جسم کائنات کے لئے گویا سات فرشتے (Archangels) کا حکم رکھتی ہیں۔ اور انہیں پر جملہ سبعات کائنات یعنی سات افلاک، سات براعظم، سات سیاروں، سات جبت، سات دوزخ، سات ایام ہفتہ، سات الوان اور سات لطائف سلوک وغیرہ کی بقا اور حیات کا انحصار ہے کیونکہ ان کا وجود باجود اللہ تعالیٰ کے سات صفاتِ ذاتی کے انعکاس اور پرتو سے ظہور پذیر ہے جس وقت کائنات ان کے باطنی نوری التفات اور توجہات سے خالی ہو جائیگی اُس وقت وہ جسم بے جان کی طرح ہلاک، پراگندہ بیکار اور منتشر ہو جائیگی۔ اور قیامت قائم ہو جائیگی۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ دنیا میں انکے سوا کوئی فقیر، عارف سالک ولی اور بزرگ نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں اولیاء اللہ ستاروں کی طرح بیشمار ہیں لیکن چونکہ یہ ذاتی فقراء دنیا میں آفتاب عالمتاب کی طرح ہیں۔ اور سب اولیاء اللہ کے نجوم اجسام اور کواکب قوالب کو نور اور فیض ان ذاتی شموس انوار سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

یہ لوگ اصل ہیں اور دیگر جملہ اولیاء اللہ بطور فرع کے ہیں۔ اور جو اولیاء اللہ اور ان کے تابعین اپنی اصل الاصول کا انکار کریں تو اُن کی اصل یعنی جڑ کاٹ دی جاتی ہے اور ولائت سے محروم ہو جاتے ہیں جیسا کہ شیخ صنعان کا قصہ بطور نمونہ و یادگار مشہور ہو گیا ہے

سو اے طالب نیک اطوار اور اے سالک سعادت آثار! خبردار رہ ہوشیار! زنہار زنہار! ان ذاتی فقراء کے انکار کی طرف نہ آ اور ان سے منہ نہ موڑ۔ بلکہ ان سے باطنی رابطہ اور روحانی رشتہ جوڑ تاکہ تجھے سعادت دارین حاصل ہو اور تو اپنے محبوب حقیقی سے واصل ہو۔ اسی غرض اور مقصود کو مدِ نظر رکھ کر ہم نے یہ رسالہ بطور کلیدِ گنج سعادت دارین اور مفتاح خزائن کونین شائع کیا ہے۔ اور تجھے منزل مقصود کا آسان، مختصر اور سہل ترین راستہ بتا دیا ہے۔ اگر تجھے کچھ فہم و فراست اور عقل و ادراک ہے اور تیرا دل شیطانی کبر اور ابلیسانہ حسد سے پاک ہے۔ تو اس رسالہ کو اپنا دائمی رفیق، راہبر اور حیلہ وسیلہ اور حرزِ جان بنا لے اور اسے دن رات وردِ وظیفہ کیا کر۔ انشاء اللہ اس سے تو جلدی اپنی من مانی مراد کو پہنچ جائے گا۔ ؎

جمادے چند ز آدم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ روحی شریف

از زبان حق ترجمان حضرت سلطان العارفین
برہان الواصلین مقتدائے کاملین فنا فی عین ذات
یاھُو حضرت سلطان باھُو قدس اللہ سرہ العزیز

بداں، ارشدک اللہ تعالیٰ فی الدارین

جان لے اے طالب تجھے اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں ہدایت کرے

کُنتُ ھاھوت، کنزاً یاھوت،

میں ہوئیت کی تھا اور یا ھوت کا خزانہ تھا

مخفیاً لاھوت فاردتُ ملکوت، اَن

لاہوت کے اندر مخفی۔ پس عالم ملکوت میں میرا ارادہ ہوا کہ میری

اُعرف جبروت، فخلقت الخلق ناسوت،

جبروت پہچانی چاہئے پس میں نے عالم ناسوت میں مخلوق کو پیدا کیا۔

ذات سرچشمۂ حقیقت ہاہوئیت حضرت عشق بالائے کونین بارگاہ

یعنی ہاہوئیت کی حقیقت کی آنکھوں کا سرچشمہ حضرت عشق (یعنی معشوق حقیقی)

کبریا و تخت سلطنت آراستہ، از کمال عبرت ماہیت ذات

نے دونوں جہان سے بالا تر اپنی کبریائی کچہری کے اندر تخت سلطنت آراستہ کیا

پاکش ہزاراں ہزار بے شمار قوافل عقل سنگسار سبحان اللہ۔

اسکی پاک ذات کی ماہیت کی کمال عبرت لیے ہزاراں ہزار بلکہ بے شمار عقل کے قافلے

از اجسام عناصر خاکی بہزار مظہر ظہور آثار جمال و جلال،

سنگسار ہوگئے سبحان اللہ عناصر خاکی کے اجسام سے اسکے جمال و جلال کے ہزاروں آثار

قدرت ہائے کاملہ آئینۂ باصفا ساختہ تماشائے

نمودار ہیں۔ اسکی قدرت کاملہ گویا ایک آئینۂ باصفا بنا کر اس میں اپنے

روئے زیبائے خود فرمائید۔ خود با خود مختار عشق مے

بے مثل حسن کا تماشا دیکھ رہی ہے اور اپنے آپ سے عشق کا جواز

بازد، خود نظر و خود ناظر و خود منظور، خود عشق، خود عاشق

کھیل رہا ہے خود نظر، خود ناظر اور خود منظور ہے، خود عشق، خود عاشق

Marfat.com

وخود معشوق۔ اگر پردہ را از خود برانداری ہمہ یک

اور خود معشوق ہے۔ اے طالب اگر تو اپنی خودی کا پردہ درمیان

ذات و دوئی ہمہ از اصول خشم بیست۔ حے گوید

سے اٹھا لے تو تجھے ایک ہی ذات جلوہ گر نظر آئے۔ یہ تمام دوئی (عالم کثرت) تیری

مصنف تصنیف معتکفِ حریم جلال و جمال

بیچونی آنکھ کا فریب ہے۔ کہتا ہے اس تصنیف کا مصنف اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال

ھاھویت حق، محوِ شہودِ ذات مطلق، عین

کے حریم ہاہویت کا معتکف ذاتِ مطلق کے دیدار میں محو، معبودِ

عنایت از شہودِ مشہود معبود علی الحق، در مہدِ

برحق یعنی ذاتِ مشہود کی عنایت کی آنکھ میں منظور، نازِ سبحانی

نازِ سبحانی ما اعظم شانی۔ بصدرِ عزت

ما اعظم شانی، کے پنگھوڑے میں جھولنے والا، مقامِ عزت

تاجِ معرفت و وحدت مطلق بر سر

کی صدرگاہ میں معرفت اور وحدت کا تاج سر پر رکھے ہوئے

ورداے تصفیہ و تزکیہ اَنْتَ اَنَا وَ اَنَا

مقام اَنْتَ اَنَا اور اَنَا اَنْتَ میں تصفیہ کی چادر بغل میں لپیٹے

اَنْتَ دُرِّیِّہٖ اَلْمُقَلَّبُ مِنَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ

ہوئے اور حق کی طرف سے حق کے لقب سے ملقب

سِرِّ ذات یا ھُو فقیر یا ھُو قدس سرہٗ عرف

(سِرِّ ذات یا ھُو المعنی فقیر یا ھُو قدس سرہٗ عرف)

اعوان ساکن قلعہ شور حرسھا اللّٰہ تعالیٰ

(اعوان ساکن قلعہ شور (اللہ تعالیٰ اُسے ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ

من الفتن والجھم چند کلمات از اسرار تحقیقات فقر

(رکھے) چند کلمے مقامِ ھویتِ ذات کے فقر کی تحقیقات میں

مقامِ ھُوِیَّتِ ذات رحمتی وسعت کل شیءٍ

سے بیان کرتا ہے اور اس آیت "میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے"

تفسیر انہ معنی المعنی خاص الخاص تعلیم ہے اردو

کی معنی المعنی اور خاص الخاص تفسیر کی تعلیم دیتا ہے

عارف واصل بہر جا دیدہ کشاید بجز دیدارش نہ بیند

عارف واصل جس طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہے سوائے اُسکے دیدار کے اُسے کچھ نظر

ونقش غیر وخودی از خود بر اندازد، تا با مطلق مطلق

نہیں آتا غیر اور خودی کے جملہ نقوش اپنے وجود سے مٹا دیتا ہے یہانتک کہ ذات مطلق

ود یداں کہ چوں نورِ احدی از حجلۂ تنہائی
کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ جان لے کہ جب نورِ احدی نے تنہائی
کدت بر مظاہر کثرت ارادہ فرمود حسنِ خود را
وحدت کی ڈولی سے نکل کر عالم کثرت میں ظہور فرمایا۔ تو اپنے جمال کو
جلوہ بصفائے گرم بازاری نمود۔ بر شمع جمالش
صفائی سے جلوہ دے کر اپنے حسن کا بازار گرم کیا اسکی شمع جمال پر
روانہ کونین بسوزید و نقاب میم احمدی پوشیدہ
ہر دو جہان پروانے کی طرح مر مٹے۔ بعدہٗ نقاب میم احمدی اوڑھکر
صورتِ احمدی گرفت واز کثرتِ جذبات و ارادت
صورت احمدی اختیار کی اور کثرتِ جذبات اور ارادت سے
ہفت بار بر خود بجنبید۔ واز آں ہفت ارواحِ فقراء
سات دفعہ اپنے اوپر جنبش کھائی۔ جس سے سات ارواحِ فقراء
باصفا، فنا فی اللہ، بقا باللہ محو خیالِ ذات
باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ اسکی ذات کے خیال میں ہمہ تن محو،
ہمہ مغز بے پوست، پیش از آفرینش آدم علیہ السلام
جملہ مثل مغز بے پوست آدم علیہ السلام کی پیدائش سے

Marfat.com

ہفتاد ہزار سال غرق بحر جمال بر شجر مرآۃ الیقین پیدا شد

ستر ہزار سال پہلے غرق بحر جمال رہ کر شجر مرآۃ الیقین پر پیدا ہوئے

شد ند بجز ذات حق از ازل تا ابد چیزے ندید

انہوں نے ازل سے ابد تک اسکی ذات کے سوا اور کسی چیز کیطرف نہ دیکھا

و ا سوی اللہ گاہے نشنید بجز ہم کبریا

اور اللہ تعالے کی آواز الست کے بغیر اور کوئی آواز نہ سنی اسکے جز کبریا

دائم بحر وصال لا زوال گاہے جستہ نوری پوشید

کے اندر وصال لا زوال میں ہمیشہ محو اور مستغرق رہے کبھی نوری جسے پہنکر

بہ تقدیس و تنزیہ مے کوشیدند گاہے قطرہ در بحر

تقدیس اور تنزیہ کا حق ادا کیا اور کبھی مثل قطرہ دریا میں اور

گاہے بحر در قطرہ و ردائے فیض عطاء اذا تم الفقر

کبھی مثل دریا قطرے کے اندر رہے اور فیض اذا تم الفقر

فھو اللہ بر ایشاں نقش بحیات ابدی

فھو اللہ کی عطائی خادر ان کے کندھوں پر ہے پس ایسے فقر خاص الخاص

عز و تاج سرمدی الفقر لا یحتاج الی رب

اور لا یحتاج کے حیات ابدی اور عز و تاج سرمدی سے سرفراز ہیں کہ جس

Marfat.com

وَلا اِلیٰ غَیرِہٖ مُعزز و مکرم از آفرینش آدم علیہ السلام

تا قیامت نہ وہ رب کے اور نہ غیر کے محتاج ہیں۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش

وقیامِ قیامت ہیچ آگاہی ندارند۔ قدمِ ایشاں

اور قیام قیامت اور حساب کتاب سے انہیں کوئی واسطہ نہیں انکا قدم

بر سرِ جملہ اولیاءِ غوث وقطب، اگر آنہا را

تمام اولیاء اللہ غوث وقطب وغیرہ کے سر پر ہے اگر انہیں

خدا خوانی بجا و اگر بندۂ خدا دانی روا علمِ

خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا پکارے تو بھی روا ہے

مَن عَلِمَ مقامِ ایشاں حریمِ ذاتِ کبریا داند

اس رمز کو جس نے پہچانا اُسی نے جانا۔ انکا مقام حریم ذات کبریا ہے

حق ماسوی الحق چیزے نہ طلبیدند و

انہوں نے حق سے سوائے حق کے اور کچھ طلب نہیں کیا۔

بہ دنیائے دنی و نعیمِ اُخروی حور و قصور

دُنیائے دُوں کی لذاتِ نفسانی اور آخرت کے نعماء روحانی یعنی حور و

بہشت و دوزخ بگوشۂ نظر ندیدند، و ازاں

قصور بہشت وغیرہ کو گوشۂ چشم سے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اُس

واجب اللہ تعالےٰ مل جاتا ہے تو اسکی طلب اور حاجت نہیں رہتی۔

یک لمعہ کہ موسیٰ علیہ السلام در سرائیکی رفتہ

ایک تجلی کوہ طور سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے

و طور در ہم شکستہ در ہر لمحہ و طرفۃ العین بفتاد

تھے اور طور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ہر ایک پل اور ہر دم میں جذبات

ہزار بار لمعات جذبات انوار ذات برایشاں وارد

انوار ذات کے ستر ہزار تجلیات ان پر نازل ہوتے رہے لیکن انہوں نے

و دم نہ زدند و آہے نہ کشیدند وَھَلْ مِنْ

دم نہیں مارا اور آہ تک نہیں کھینچی اور مزید تجلیات کے طالب

مَّزِیْد مے گفتند ایشان سلطان الفقراء

رہے یہ لوگ فقراء اہل اللہ کے بادشاہ اور

و سید الکونین اند یکے روح خاتون قیامت

دونوں جہان کے سردار ہیں۔ ایک روح مقدس حضرت فاطمۃ الزہرا

رضی اللہ عنہا و یکے روح خواجہ حسن بصری

خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا ہے اور ایک روح خواجہ حسن بصری

رضی اللہ عنہ و یکے روح شیخ ما حقیقت الحق

رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ایک روح مکرم و معظم ہمارے شیخ حقیقت الحق

Marfat.com

نورِ مطلق، مشہود علی الحق حضرت سید محی الدین شیخ
نور مطلق، مشہود علی الحق حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ سید
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز ویکے
عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز، اور ایک
روح سلطانِ انوار، سرّ السرمد حضرت پیر عبدالرزاق
روح سلطانِ انوار، سرّ السرمد حضرت پیر عبدالرزاق
فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہٗ العزیز ویکے
فرزند حضرتِ پیر دستگیر قدس اللہ سرہٗ العزیز اور ایک روح
روحِ سرِّ ذات یاھو بندہ فقیر باھو (قدس اللہ سرہٗ العزیز)
بندہ فقیر باھو (قدس اللہ سرہٗ العزیز) کی ہے
وو روح دیگر اولیاء بحرمتِ ہمین ایشاں قیام
اور دو ارواح دیگر اولیاء اللہ کی ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں
دارین، تا آنکہ آں دو روح از آشیانۂ وحدت
آئے۔ انکی برکت اور حرمت سے دارین کو قیام اور بقا حاصل ہے جب تک وہ دو روح
برمنظاہرِ کثرت نہ خواہند پرید قیامِ قیامت
وحدت کے گھونسلے سے نکل کر عالم کثرت کی فضا میں پرواز نہ کریں قیامت قائم

Marfat.com

نخواهد شد سراسر نظر ایشاں نور و حدت او
نہ ہوگی سراسر ان کی نظر میں نور و حدت اور
کیمیائے عزت بہر کس پرتو عنقائے ایشاں اُفتاد
کیمیائے عزت پنہاں ہے جس شخص پر انکی نظر عنقا پڑ جاتی ہے
نور مطلق ساختند احتیاج بریاضت ورد اوراد
اُسے مطلق نور بنا لیتے ہیں۔ طالبوں کو ریاضت اور ظاہری ورد اوراد
ظاہری طالباں را نہ پرداختند۔ بداں کہ فقیر
میں نہیں لگاتے بلکہ نظر اور توجہ سے طالب کی منزل طے کرا دیتے ہیں۔ جان لے
نور مطلق مؤلف تالیف ایں کتاب مستطاب
کہ اس کتاب مستطاب جناب کے مصنف اور اس تالیف شریف کے
پردہ ہا و حجب حجاب تمامی بر انداختہ عین العین
مؤلف یعنی یہ فقیر نور مطلق تمام غیر حجب حجاب اور پردوں کو
وحدت گشتہ سبحان اللہ جسم ایں بندہ را
سامنے سے ہٹا کر عین العین وحدت بن گیا۔ سبحان اللہ اس فقیر کا
پردہ ضعیف حائل خود بخود درمیان نہ ہزارہا
جسم ایک ضعیف پردے کی طرح درمیان میں حائل ہے بلکہ سب کچھ وہ ذات ہے جو

Marfat.com

اسرارِ عجیبہ و لطیفہ ہائے غریبہ

خود بخود اپنے آپ میں ہزاروں اسرارِ عجیبہ اور لطیفہ ہائے غریبہ

فرمودہ خود ناطق خود منطوق، خود کاتب و

ظاہر فرما رہا ہے۔ آپ ہی کلام کرنے والا اور آپ کلام ہے، آپ لکھنے

خود مکتوب، و خود دال و خود مدلول، اگر ایں را

والا اور آپ کتاب ہے۔ آپ دلالت کرنیوالا اور خود مدلول ہے اگر

آثارِ قدرتِ ربانی دانند بجا و اگر وحی

اس تحریر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار جانیں تو بجا ہے اور اگر

منزل خوانند روا، معاذ اللہ، اگر ایں

اسے آسمانی وحی[1] سمجھیں تو بھی روا ہے۔ معاذ اللہ، اگر اس وثیقۂ

وثیقۂ لطیفہ را از زبان بندہ دانی الحق

لطیفہ کو بندہ کی زبان جانیں الحق۔

---

[1] اگرچہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے لیکن اس کے بجائے بطور نعم البدل اولیاء کرام کی طرف الہام اور باطنی اعلام کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

Marfat.com

اگر ولی واصل کہ از رجعت عالم روحانی و یا عالم
اگر کوئی ولی واصل جو کہ عالم روحانیت یا عالم قدس شہود
قدس شہود از درجۂ خود افتادہ باشد
میں اپنے درجے سے گر گیا ہو اگر اس کتاب کو
اگر توسل بایں کتاب مستطاب جوید آنرا مرشد است
وسیلہ بنائے تو اس کے لئے مرشد کامل ثابت ہوگی
کامل۔ اگر او توسل نہ گرفت اورا قسم و اگر ما اورا
اگر اس نے توسل نہ پکڑا تو اسے قسم ہے اور اگر ہم نے
نرسانیم ما را قسم۔ و اگر طالب سلک سلوک معتصم
اسے نہ پہنچایا ہمیں قسم ہے۔ اگر سلک سلوک کا طالب اسے
و متمسک شود بمجرد اعتصام عارف زندہ دل
پنجہ مار کر مضبوط پکڑ لے گا محض اسکے دوام اعتصام اور مواظبت سے
و روشن ضمیر شود۔ ابیات
عارف زندہ دل و روشن ضمیر بن جائیگا۔
ہر کہ طالب حق و من حاضرم ✤ از ابتداء تا انتہا یک دم برم
جو شخص حق کا طالب ہو میں اسکی رہبری کیلئے حاضر ہوں ابتدا سے لیکر انتہا تک ایک دم
میں پہنچا دوں گا ✤

Marfat.com

طالب بیا طالب بیا ۔ تا رسانم روزِ اوّل با خدا

اے طالب (دنیا) آ، اے طالب (عقبیٰ) آ، اے طالب (مولیٰ) آ، تاکہ
پہلے ہی روز میں تجھے خدا سے ملا دوں۔

بداں کہ عارف کامل قادری بہر قدرت

جان لے کہ عارف کامل قادری ہر قدرت پر قادر

قادر و بہر مقام حاضر، محو ھاھویتِ مطلق

اور ہر مقام پر حاضر ہوتا ہے مصنف تصنیف ہاھویت مطلق

مصنفِ تصنیف میفرمایدؒ تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازی

فقیر ہاھوؒ کہتا ہے کہ جب مجھے لطفِ ازلی کی عین عنایت

عین عنایت حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائض

سے حقیقی طور پر سرفرازی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض

النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ

النور اکرم مجلس نبوی صلعم سے خلق خدا کی تلقین وارشاد کا حکم

چہ مسلم وچہ کافر چہ بانصیب وچہ بے

ہو چکا ہے۔ اب میری نظر کیمیا اثر کے آگے کیا مسلم اور کیا کافر

نصیب، چہ زندہ وچہ مُردہ، بزبان گوہر فشاں

کیا بانصیب اور کیا بے نصیب اور کیا زندہ اور کیا مردہ سب ابر ہیں کیونکہ حضرت

Marfat.com

مصطفےٰ ثانی و مجتبےٰ آخر زمانی فرمودہ

سرور کائنات صلعم نے مجھے اپنی زبان گوہر فشاں سے مصطفےٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کا لقب عطا فرمایا ہے ؛

ایں

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ ؛ ولد خود خواند است ما را مجتبیٰ

مجھے دست بیعت خود حضرت محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمائی ہے اور حضرت مجتبےٰ نے مجھ کو اپنا فرزند بنایا ہے ؛

شد اجازت باہوؒ را از مصطفیٰ ؛ خلق را تلقین کن بہر از خدا

فقیر باہوؒ کو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی طرف سے اس بات کا حکم ہوا ہے کہ خلقت کو محض فی سبیل اللہ تلقین کرے ؛

خاک پائم از حسینؓ و از حسنؓ ؛ معرفت گشت است بر من انجمن

میں حسنینؓ کا خاک پا ہوں اسلئے معرفت اور فقر مجھ پر ختم ہو گیا ہے ؛

و منزل فقر از بارگاہ کبریاء ؛ حکم شد

اور فقر کے مقام میں بارگاہ کبریاء سے مجھے خطاب ہوا کہ

کہ تو عاشق مائی ۔ ایں فقیر عرض نمود کہ عاجز را

تو ہمارا عاشق ہے ۔ اس فقیر نے عرض کیا کہ اس عاجز کو

توفیق عشق حضرت کبریائیت ۔ باز فرمود

حضرت کبریا کے عشق کی توفیق نہیں ہے ۔ پھر حکم ہوا

Marfat.com

کہ تو معشوقِ مائی، باز ایں عاجز ساکت ماند۔

کہ تو ہمارا معشوق ہے۔ تب یہ عاجز خاموش ہو گیا۔

پرتوِ شعاعِ حضرتِ کبریا بندہ را ذرّہ وار

اس وقت جناب حضرتِ کبریا کے شعاعِ انوار کے پرتو نے بندہ کو

در ابحارِ استغراق مستغرق ساخت و فرمود

ایک ذرّے کی طرح اپنے ابحارِ انوار میں غرق کر دیا اور فرمایا

تو عینِ ماہستی و ما عینِ توہستم۔ درحقیقت

کہ تُو ہماری عین ہے اور ہم تمہاری عین حقیقت میں

حقیقتِ مائی و درمعرفت یار مائی و

تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور

درھو صیرورتِ سرّ یا ھو ہستی۔

رفیق اور ھو کی بناوٹ میں ھُو کا سِرّ ہے۔

(تمام شُد)

Marfat.com

اس رسالے کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ چاند کی پہلی جمعرات کی رات پڑھنا شروع کرے۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ یعنی الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص یعنی قُل شریف سات دفعہ پڑھے بعدہٗ سلام پھیر کر اس کا ثواب حضرت محمد رسول اللہ صلعم و آپکے اصحاب کبار خصوصاً سات سلطان الفقراءؒ کی ارواح مقدسہ کو بخشے بعدہٗ اول آخر سات دفعہ درود شریف پڑھ کر بیچ میں ایک دفعہ رسالہ (روح) پڑھے۔ اسی طرح اسکو ہمیشہ جاری رکھے۔

مطبوعہ

پاکستان ٹائمز پریس لاہور

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وظائف اوراد

مشتمل بر

دعائے سیفی و درود صلوٰۃ الکبریٰ

وقصیدہ غوثیہ وقصیدہ یا نبی الہیب

مرتبہ

فقیر نور محمد سروری قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسناد دعاء سیفی

دعاء سیفی مختلف اُن دعاؤں کا مجموعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہترین اور مقبول ترین دعائیں ہو سکتی ہیں۔ یہ دعا جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے امر سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سکھائی۔ اور آنحضرت صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تعلیم فرمائی۔ اس کا نام دعاء سیفی، حرز یمانی اور حرز الصحابہ بھی ہے۔ حرز یمانی اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ یمن کا ایک بادشاہ جسے دشمنوں نے اپنی سلطنت سے نکال کر اس کے ملک اور سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس نے اپنے ملک اور سلطنت کی واپسی کی بہتیری کوشش کی لیکن ہر دفعہ ناکام رہا۔ آخر ہر طرف سے مایوس اور ناامید ہو کر یمن کا معزول اور مخلوع بادشاہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر باطنی اور غیبی امداد کا طالب ہوا۔ آپ نے اس کے حال زار پر رحم فرما کر اسے یہ دعا سیفی لکھ کر دی۔ کہ اسے پڑھا کر انشاء اللہ اس دعا کی برکت سے تجھے جلدی اپنی بادشاہی اور سلطنت واپس مل جائیگی۔ چنانچہ اس بادشاہ نے دعا سیفی پڑھنی شروع کی۔ اور اس کی برکت سے بہت جلدی اسے اپنی کھوئی ہوئی یمن کی سلطنت واپس مل گئی۔ اور اسے بہت ترقی اور عروج حاصل ہوا۔ لہٰذا اس کا نام حرز یمانی پڑ گیا۔ بعدہٗ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین بلکہ تمام اسلامی دنیا میں اس دعاء کا چرچا ہو گیا۔ اور لوگ اس

Marfat.com

دعا کی برکت سے اپنی مرادوں اور مہموں میں کامیاب ہوتے رہے۔ حضرت پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے اس دعا کو بہت پڑھا ہے اور آپ اس دعا سیفی کے پہلے عامل کامل ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ وضو فرما رہے تھے کہ اوپر ہوا سے ایک چیل نے آپ پر بیٹ کر دی اور آپ کے کرتے کو پلید اور خراب کر دیا جس پر آپ نے اوپر چیل کی طرف دیکھ کر فرمایا طَارَ اُسُکَ یعنی تیرا سر اڑ گیا۔ اُسی وقت چیل کا سر تن سے جدا ہو گیا۔ اور وہ آپ کے سامنے زمین پر تڑپ کر مر گئی۔ اُس وقت آپ رونے لگ گئے آپ کے خادم نے جو وضو کرا رہا تھا۔ آپ سے عرض کیا کہ جناب کیا ہوا ایک موذی مردار پرندہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے لئے آپ رو رہے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اس چیل کے لئے نہیں رو رہا بلکہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں نے دعاء سیفی اتنی پڑھی ہے کہ میری زبان، میرا ہاتھ، میرا خیال، میری توجہ اور میری نگاہ بلکہ میرا سب کچھ سیف الرحمٰن یعنی اللہ تعالےٰ کے امر کی ننگی تلوار ہو گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے امر اور کُن کی یہ ننگی تلوار قیامت تک آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہے گی۔ میرے جدِ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے بعض حاسد کور چشم لوگ میرے ساتھ بغض اور کینہ رکھیں گے اور میرے بعد میرے نام کی اہانت اور بے ادبی کریں گے۔ اُن کے ایمان کے سر اس طرح اڑ جائینگے جس طرح اس چیل کا سر اُڑ گیا ہے۔ میں اس بات کو رو رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے وہ کرتا اُتار کر ایک مسکین کو بطور فدیہ دے دیا۔ اور فرمایا ھٰذَا بِھٰذَا یعنی یہ اس چیل کی جان کا فدیہ ہے اور نیا کرتہ منگوا کر زیب تن فرما لیا

Marfat.com

تمام دعوتوں اور خصوصًا اس دعا سیفی کے عمل کی کلید اور کنجی حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے حضور سے طالبان دعوت کو عطا ہوتی ہے

خاندان قادری میں اس دعاء سیفی کا بڑا عمل چلا آتا ہے چنانچہ حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قدس اللہ سرہ العزیز اپنی کتابوں میں فرماتے ہیں کہ "زبان اہل دعوت ہرگز سیف الرحمٰن نہ گردد تا آنکہ دعاء سیفی نزد قبر اولیاء اللہ نخواند" یعنی اہل دعوت کی زبان ہرگز سیف الرحمٰن یعنی اللہ تعالےٰ کے امر کُن کی تلوار نہیں بن سکتی - اور فقیر عامل اس وقت تک صاحب نفظ نہیں ہو سکتا جب تک وہ دعاء سیفی کا ورد کسی بزرگ ولی اللہ کی قبر کے پاس نہ کرے اور کسی روحانی کی ہمنشینی میں اس دعا کے عمل کی تکمیل نہ کرے لہٰذا اس فقیر نے ابتداء میں اس دعاء سیفی کی بڑی تلاش کی مختلف عاملوں سے دعا سیفی کے نسخے حاصل کئے لیکن ان سب میں تھوڑا بہت اختلاف پایا - آخر بغداد شریف میں حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کے درگاہ خاص کے کلید بردار صاحب پیر سید مصطفےٰ صاحب گیلانی رزاقی کے جناب سے ایک اصلی اور صحیح پرانا قلمی نسخہ ہاتھ لگا جو آپ نے کمال شفقت اور مرحمت سے اس فقیر کو اپنے پرانے حضرت محبوب سبحانی پیر صاحب قدس سرہٗ کے زمانے کے جدی قلمی بیاض سے نکال کر عنایت فرمایا - اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ دعا سیفی کا یہ وہ اصلی اور صحیح نسخہ ہے - جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے دعاء سیفی اور حرز یمانی سے نقل کیا گیا ہے ..... جو اس فقیر نے محض خلق خدا کے فیض کی خاطر

Marfat.com

فی سبیل اللہ اس کتاب میں درج کر دیا ہے - ورنہ ایسی غیر متر کبہ نعمتوں کو لوگ گوہرِ بے بہا کی طرح چھپائے رکھتے ہیں -

دعا سیفی کے اسناد میں لکھا ہے کہ ستّر ہزار جنّ، ستّر ہزار ملائکہ یعنی فرشتے اور ستّر ہزار روحانی بطور مُوکلات اس دعا کی خدمت پر مامور اور مقرر ہیں - جو حسب استعداد اور مطابق قابلیّت اہل دعوت عامل دعاء سیفی کے پاس حاضر ہوتے ہیں - اور اس کے ظاہر و باطنی اور دینی و دنیوی کاموں میں امداد کرتے ہیں - لکھا ہے کہ جس وقت عامل اہل دعوت دعاء سیفی کا ورد شروع کرتا ہے اور کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ تو ان تمام مُوکّلات علوی اور سفلی میں اس طرح کا ہیجان اور اہتزاز پیدا ہو جاتا ہے جس طرح شہد کے چھتّے کو چھیڑنے سے شہد کی مکھیوں میں شور اور انتشار پیدا ہو جاتا ہے اور جس قدر عامل اہل دعوت کے پڑھنے میں باطنی قوّت اور کشش ہوتی ہے - اسی قدر مُوکّلات اہل دعوت کے پاس حاضر ہو کر اس کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں - اگر عامل اہل دعوت، قہر اور غضب سے مقہوری اور ہلاکت موذی دشمن کے لئے دعاء مذکور پڑھتا ہے - تو مُوکّلات طرح طرح کے باطنی ہتھیاروں اور اوزاروں مثلاً تلوار، نیزوں، تیر کمان اور بندوق وغیرہ سے لیس ہو کر اہل دعوت کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد چکر لگاتے ہیں - اور جس آدمی، جس گھر والوں یا جس جماعت کی طرف عامل اشارہ کرتا ہے - اُس پر مُوکّلات جا کر ٹوٹ پڑتے ہیں اور وہاں تباہی مچا دیتے ہیں - اور اگر عامل اہل دعوت تسخیر قلوب اور فتوحات غیبی کی نیت اور ارادے سے دعا سیفی پڑھتا ہے تو مُوکّلات ہاتھوں میں طرح

طرح کے نقار و جلیس اور قسم قسم کے تحفے تحائف اٹھائے ہوئے عامل کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اس کے پیش کرتے ہیں۔ اور اگر کسی ایک محبوب و مطلوب کے تسخیر اور محبت کے لئے پڑھتا ہے تو مرکبات اسی محبوب و مطلوب کو زنجیر تسخیر میں جکڑ کر حاضر کر دیتے ہیں۔ اور عامل اہل دعوت کے تابع فرمان بنا دیتے ہیں اس فقیر نے اس دعاء کو بزبان یاد کر کے اسے بہت پڑھا ہے۔ اور باطن میں اس دعاء کی بہت عجیب قوت تسخیر و تاثیر اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی بڑی توقیر دیکھی ہے۔ اگر دوران عمل میں طالب کو باطن میں کوئی شخص خواب یا مراقبے یا نیم بیداری کے اندر کوئی ہتھیار از قسم چھری، تیر کمان، نیزہ یا تلوار وغیرہ پیش کرے تو جانے کہ اس کا جلالی عمل جاری ہو گیا ہے اور اگر آئینہ پیش کرے تو یہ عمل جمالی کے اجراء کی علامت ہے اس کے پڑھنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ایک دفعہ سورہ یٰسین پڑھ کر دعا سیفی ایک دفعہ روزانہ پڑھے۔ اس دعا کے اندر بعض خاص خاص مقامات ہیں۔ وہاں عامل کو حسب مدعا اشارہ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً بعض دعائیں محبت و تسخیر کے لئے بعض ہلاکت و مقہوری دشمن کے لئے اور بعض دیگر حاجات کے لئے مخصوص ہیں۔ عامل اس مقام پر اپنی مدعاء کے مطابق اشارہ کرے۔ اگر دعا سیفی پڑھنے سے پیشتر بطور حصار الحمد شریف، آیت الکرسی اور چار قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور بعدہٗ سورہ یٰسین اور دعاء سیفی پڑھے تو بہت بہتر ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۱

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ

اے اللہ — تو بادشاہ ہے — حقیقی ہے — وہ بادشاہ

اِلَّا اَنْتَ ن ق اَنْتَ رَبِّيْ ج وَاَنَا عَبْدُكَ عَمِلْتُ

کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں — مگر تو ن ق — تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں

سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِيْ ج وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ ج

میں نے برا کام کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا — میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں

فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا كُلَّهَا فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ

میرے گناہ بخش دے تمام کے تمام — کیونکہ — نہیں گناہ بخش

الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط يَا اَللّٰهُ ط يَا رَحْمٰنُ ط يَا

سکتا — مگر تو ہی — اے اللہ — اے رحمٰن — اے

رَحِيْمُ ط يَا رَبِّ ط يَا غَفُوْرُ ط يَا شَكُوْرُ ط يَا

رحیم — اے رب — اے غفور — اے شکور — اے

حَلِيْمُ ط يَا كَرِيْمُ ط يَا حَكِيْمُ ط اَللّٰهُمَّ ۲

حلیم — اے کریم — اے حکیم — اے اللہ

اِنِّيْ اَحْمَدُكَ وَاَنْتَ لِلْحَمْدِ اَهْلٌ عَلٰى مَا

میں تیری حمد کرتا ہوں اور تو حمد کے لائق ہے — جیسا کہ

Marfat.com

خَصَصْتَنِي بِهٖ مِنْ مَوَاهِبِ الرَّغَائِبِ وَ

تو نے مجھے خاص کیا ساتھ عمدہ نعمتوں کے عطیات سے اور

اَوْصَلْتَ اِلَيَّ مِنْ فَضَائِلِ الصَّنَائِعِ وَاَوْلَيْتَنِي

تو نے پہنچائے میری طرف قدرتوں کے فضائل اور تو نے مجھے

مَنِّ مِنْ اِحْسَانِكَ وَبَوَّاَتْنِي بَيْنَ مَكْنُنِ

عطا کیا ساتھ اس کے احسان سے اور تو نے مجھے تیار کیا سچائی کے

الصِّدْقِ وَاَنْزَلْتَنِي بِهٖ مِنْ مَتْنِ اَهْلِ اِصْلَةٍ

یقین سے اور تو نے مجھے دیے اپنے احسانوں سے جو

اِلَيَّ وَاَحْسَنْتَ اِلَيَّ مَنْ اِنْدِفَاعِ الْبَلِيَّةِ عَنِّي

پہنچنے والے ہیں میری طرف اور تو نے احسان کیا میری طرف بلا کے دفع کرنے کا میری جانب

وَالتَّوْفِيقِ لِي وَالْاِجَابَةِ لِدَعْوَتِي حَيْثُ اَنَادِيكَ

سے اور توفیق دی واسطے میرے اور قبولیت دی واسطے میری دعا کے جبکہ میں بلاؤں تجھ کو

دَاعِيًا وَاُنَاجِيكَ رَاغِبًا وَاَدْعُوكَ ضَارِعًا

پکاروں دعا کرنے والا اور تیرے ساتھ سرگوشی کروں رغبت کرنے والا اور تجھ سے

مُضَارِعًا مُضْنِيًا وَحَيْثُ اَرْجُوكَ رَاجِيًا

میں دعا کروں عاجزی کرنے والا دل کو صاف کرنے والا اور تجھ سے میں امید کرتا

فَاَجِدُكَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا لِي حَاضِرًا

ہوں پس میں تجھ کو پاتا ہوں تمام جگہوں میں میرے لیے حفاظت کرنے والا حاضر

حَافِظًا حَفِيًّا بَارًّا وَدُودًا وَفِيًّا وَلِاُمُورِي كُلِّهَا

محافظ مہربان احسان کرنے والا رحم کرنے والا اور تمام کاموں میں

لِي نَاصِرًا وَنَاظِرًا وَلِلْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ

غَافِرًا وَّلِلذُّنُوْبِ سَاتِرًا وَلِمَا عِنْدِیْ مُغَیِّرًا

بخشنے والا اور واسطے عیبوں کے پردہ پوشی کرنے والا نہیں دور ہوتی مجھ سے

عَوْنُكَ وَبِرُّكَ وَخَیْرُكَ لِیْ وَاِحْسَانُكَ

تیری امداد تیرا احسان تیری خیر اور تیرا احسان

عَنِّیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ مُنْذُ اَنْزَلْتَنِیْ دَارَ الْاِخْتِیَارِ

آنکھ کے جھپکنے تک بھی جبکہ تو نے مجھے اتارا اختیار کے گھر میں

وَالْفِكْرَ وَالْاِعْتِبَارَ وَلِتَنْظُرَ اِلَیَّ فِیْمَا اُقَدِّمُ

اور فکر اور عبرت حاصل کرنیکے گھر میں تاکہ تو میری طرف نظر کرے

اِلَیْكَ لَدَارِ الْقَرَارِ فَاَنَا عَتِیْقُكَ یَا مَوْلَایَ

اس چیز میں جو میں آگے بھیج رہا ہوں تیری طرف دار القرار کی طرف میں تیرا آزاد کیا ہوا ہوں اے میرے

مِنْ جَمِیْعِ الْمَصَائِبِ وَالْمَصَائِرِ وَالْمَصَائِبِ

مولا تمام تکلیف سے گمراہوں سے و مصیبتوں سے

وَالْمَعَائِبِ وَاللَّوَازِبِ وَاللَّوَازِمِ وَالنَّوَائِبِ

اور عیبوں سے اور الزامات سے اور حوادث سے اور بلیات سے

وَالشَّدَائِدِ وَالْهُمُوْمِ الَّتِیْ قَدْ سَاوَرَتْنِیْ

اور غموں سے اور وہ غم جو مجھ پر غالب ہو گئے ہیں اس

فِیْهَا الْغُمُوْمُ وَمَعَارِیْضُ اَصْنَافِ الْبَلَایَا

دنیا میں بوجہ آنے مختلف بلاؤں کے اور بوجہ وارد ہونے

وَضُرُوْبُ جُهْدِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

غالب تقدیر کے اور بوجہ شرارت دشمنوں کے

لَا اَذْكُرُ مِنْكَ اِلَّا الْجَمِیْلَ وَلَمْ اَرَ مِنْكَ

میں نہیں یاد کرتا تجھ سے مگر اچھی بات اور نہیں دیکھتا میں تجھ سے

إِلَّا التَّفْضِيلَ خَيْرُكَ لِي شَامِلٌ وَصُنْعُكَ

مگر فضیلت — تیری بھلائی میرے لئے شامل ہے اور تیری مہربانی میرے

لِي كَامِلٌ وَلُطْفُكَ لِي كَافِلٌ وَفَضْلُكَ عَلَيَّ

لئے کامل ہے اور تیرا لطف میرے لئے کفیل ہے اور تیرا فضل میرے اوپر

مُتَوَاتِرٌ وَنِعَمُكَ عِنْدِي مُتَّصِلَةٌ وَآيَادِيكَ

متواتر ہے اور تیری نعمت میرے پاس متصل ہے اور تیری مہربانیاں

لَدَيَّ مُتَكَاثِرَةٌ لَمْ تُخْفِرْ جِوَارِي وَصَدَقْتَ

میرے پاس کثیر ہیں تو نے نہیں کمی کی میری پناہ میں۔ اور تو نے سچا کر دیا

رَجَائِي وَصَحِبْتَ أَسْفَارِي وَأَكْرَمْتَ

میری امید کو اور تو دوست رہا میرے سفروں میں تو نے عزت کی

أَحْضَارِي وَأَشْفَيْتَ أَمْرَاضِي وَعَافَيْتَ

میری اقامتوں میں اور تو نے شفا دی میری بیماریوں میں اور تو نے عافیت دی

أَعْضَائِي وَأَحْسَنْتَ مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ

میرے اعضاء کو اور تو نے احسان کیا میرے جانے پر اور آنے پر اور تو نے مجھے

وَلَمْ تُشْمِتْ بِي أَعْدَائِي وَرَمَيْتَ مَنْ رَمَانِي

رسوا نہیں کیا میرے دشمنوں کے مقابلے میں تو نے دور پھینک دیا ان لوگوں

بِسُوءٍ وَكَفَيْتَنِي شَرَّ مَنْ عَادَانِي فَحَمْدِي

کو جو مجھے برائی کے ساتھ پھیکنا چاہتے تھے اور تو میرے لئے

لَكَ وَاصِبٌ وَاصِلٌ وَثَنَائِي عَلَيْكَ مُتَوَاتِرٌ

کافی ہے ان لوگوں کے شر سے جو مجھ سے عداوت کرتے ہیں پس میرا حمد کرنا تیرے لئے ہمیشہ ہے

دَائِمٌ مِنَ الدَّهْرِ لِلدَّهْرِ بِأَوْزَانِ التَّسْبِيحِ

متصل ہے اور میرا ثنا کرنا تجھ پر متواتر ہے دائم ہے ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک طرح طرح

وَاَنْوَاعَ التَّقْدِيْسِ لَكَ خَالِصًا لِذِكْرِكَ وَ

اور قسم قسم کی پاکیوں کے ساتھ خاص طور پر تیری یاد کرنے کے لئے

مَرْضِيًّا لَكَ بِنَاصِعِ التَّوْحِيْدِ وَالتَّحْمِيْدِ وَ

جس سے تیری رضا حاصل ہو اور تیری خالص توحید اور تحمید اور

اِخْلَاصِ التَّفْرِيْدِ وَاِمْحَاضِ الْقُرْبِ وَالتَّمْجِيْدِ

محض تفرید اور قرب اور بزرگی کا اظہار ہو

بِطُوْلِ التَّعَبُّدِ وَالتَّعْدِيْدِ لَمْ تَعْنَ فِيْ قُدْرَتِكَ

تیری کمال عبودیت اور اطاعت کے طور پر تجھے اپنی قدرت میں

وَلَمْ تُشَارِكْ فِيْ اِلٰهِيَّتِكَ وَلَمْ تُعَاوِنْ لِمَائِيَّتِهٖ

کسی کی مدد کی ضرورت نہیں اور نہ کوئی تیری خدائی میں شریک ہوا ہے

وَلَا مَاهِيَّتٌ فَتَكُوْنَ لِلْاَشْيَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ مُجَانِسًا

اور نہ تیری ماہیت اور مائیت جان سکا ہے کہ تو (معاذ اللہ) مختلف اشیا کے ہمجنس ہو

وَلَمْ تُعَايِنْ اِذْ خَلَقْتَ الْاَشْيَاءَ وَعَلَى الْعَزَائِمِ

اور کوئی انہیں دیکھتا تھا جبکہ اشیاء نے تیرے ارادے کے مطابق

الْمُخْتَلِفَاتِ وَلَا خَرَقَتْ لَاوْهَامُ حُجُبَ الْغُيُوْبِ

اختلاف پکڑا اور نہ کسی کا وہم اور فہم تیرے غیب کے حجابوں کو پھاڑ

اِلَيْكَ فَاعْتَقِدَ مِنْكَ حُدُوْدًا فِيْ عَظَمَتِكَ

سکا ہے پس میں تیری عظمت میں سے ایک محدود چیز کا اعتقاد کر سکا ہوں۔ بہت دور کی بستیں

لَا يَبْلُغُكَ بُعْدُ الْهِمَمِ وَلَا يَنَالُكَ غَوْصُ

تیری بلندی کو نہیں سمجھ سکی ہیں اور نہ دانائی کے گہرے غوطے تجھے پا سکی ہیں۔

الْفِطَنِ وَلَا يَنْتَهِيْ اِلَيْكَ نَظَرُ النَّاظِرِيْنَ فِيْ مَجْدِ

دیکھنے والوں کی نظریں تیرے جبروت کی بزرگی

Marfat.com

جَبَرُوْتِكَ اِرْتَفَعَتْ عَنْ صِفَرِ الْمَخْلُوْقِيْنَ

تک نہیں پہنچ سکی ہیں تیری ذات اور قدرت کے

صِفَاتُ ذَاتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعَلَا عَنْ ذِكْرِ

صفات مخلوق کی صفتوں سے بالاتر ہیں اور یاد کرنے

الذَّاكِرِيْنَ كِبْرِيَاءُ عَظَمَتِكَ فَلَا يَنْتَقِصُ مَا

والوں کی یاد سے تیری عظمت اور بڑائی بلند ہے پس جس چیز کو تو زیادہ کرنا چاہے

اَرَدْتَّ اَنْ يَّزْدَادَ وَلَا يَزْدَادُ مَا اَرَدْتَّ اَنْ يَّنْتَقِصَ

کوئی کم نہیں کر سکتا اور نہ اس چیز کو کوئی زیادہ کر سکتا ہے جسے تو کم کرنا چاہے۔ جس وقت

وَلَا ضِدٌّ شَهِدَ مَعَكَ حِيْنَ فَطَرْتَ الْخَلْقَ وَلَا نِدٌّ

تو مخلوق کو پیدا کرنے لگا۔ تو کوئی مخالف ضد تیرے سامنے نہ آئی اور جس وقت تو

حَضَرَكَ حِيْنَ بَرَأْتَ النُّفُوْسَ كَلَّتِ الْاَلْسُنُ

نفوس کو از سر نو بنا رہا تھا تو کوئی شریک تیرا مزاحم نہ بنا

عَنْ تَفْسِيْرِ صِفَتِكَ وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ عَنْ

تیری صفتوں کے بیان سے زبانیں گنگ ہیں اور تیری معرفت کے ادراک میں عقلیں

كُنْهِ مَعْرِفَتِكَ وَكَيْفَ يُوْصَفُ عَنْ كُنْهِ صِفَتِكَ

دنگ ہیں اے رب تیری صفتوں کی حقیقت کیونکر سمجھی جا سکے جبکہ

يَا رَبِّ وَاَنْتَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ الْقُدُّوْسُ

اے اللہ تو ایسا پاک جبار بادشاہ ہے

الَّذِيْ لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزَالُ اَزَلِيًّا اَبَدِيًّا سَرْمَدِيًّا

کہ تیری بادشاہی کبھی زوال پذیر نہ ہو گی اور تو اپنے عیب کے

دَائِمًا فِيْ حُجُبِ الْغُيُوْبِ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حجابوں میں ہمیشہ ازلی ابدی سرمدی اور واحد لاشریک ہے

Marfat.com

لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا إِلٰهٌ

اور تیرے سوا کائنات میں کوئی معبود نہیں ہے اور نہ تیرے بغیر کوئی معبود رہے گا

سِوَاكَ حَارَتْ فِي بِحَارِ مَلَكُوتِكَ عَمِيقَاتُ

تیری ملکوت کے سمندروں میں گہری فکر کی چالیں

مَذَاهِبُ التَّفْكِيرِ وَتَوَاضَعَتْ لِمُلُوكِ لِهَيْبَتِكَ

حیران ہیں بادشاہوں کے سر تیری ہیبت سے نیچے ہیں اور تیرے غلبے

وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِبَدِيعَةِ الْاِسْتِكَانَةِ لِعِزَّتِكَ

اور دہشت کے سامنے تمام چہرے پژمردہ ہیں اور

وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ وَاسْتَسْلَمَ كُلُّ

ہر شے تیری عظمت اور عزت کی منقاد اور مطیع ہے اور ہر چیز

شَيْءٍ لِقُدْرَتِكَ وَخَضَعَتْ لَكَ الرِّقَابُ وَكُلُّ

تیری قدرت اور حکمت کے تابع اور فرمانبردار ہے۔ سب گردنیں تیرے

دُونَ ذٰلِكَ تَحْيِيرُ اللُّغَاتِ وَضَلَّ هُنَالِكَ

آگے جھکی ہوئی ہیں عالموں کا ناطقہ تیرے آگے بند ہے

التَّدْبِيرُ فِي تَصَارِيفِ الصِّفَاتِ فَمَنْ تَفَكَّرَ

اور تیری صفات کے تصرف میں تدبیریں گم ہیں۔ پس جس کسی نے

فِي ذٰلِكَ رَجَعَ طَرْفُهُ إِلَيْهِ حَسِيرًا وَعَقْلُهُ مَبْهُوتًا

اس میں فکر دوڑایا اس کی آنکھ اس کی طرف تھکی ہوئی اور اس کا عقل

وَتَفَكُّرُهُ مُتَحَيِّرًا أَسِيرًا ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

اس کی طرف پریشان اور اس کا فکر اس کی طرف حیرت زدہ ہو کر پلٹا۔ اے اللہ تیرے ہی

حَمْدًا كَثِيرًا دَائِمًا مُتَوَالِيًا مُتَوَاتِرًا مُتَقَارِبًا

لئے ہے سب تعریف اور حمد بسیار و بیشمار، ہمیشہ رہنے والی جاری، متواتر، قریب

Marfat.com

مُتَّسِعًا مُّسْتَوْثِقًا بَدُوْمُ وَلَا يَبِيْدُ غَيْرَ

متصل وسیع اور معتبر جو ہمیشہ رہنے والی ہو

مَفْقُوْدٍ فِي الْمَلَكُوْتِ وَلَا مَطْمُوْسٍ فِي الْمَعَالِمِ

اور کبھی ختم ہونے میں نہ آئے۔ اور جو عالم ملکوت میں گم ہو اور نہ عالم ناسوت میں مٹے

وَلَا مُنْتَقِصٍ فِي الْعِرْفَانِ ۝ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ

والی ہو اور نہ عالم معرفت میں نقص پذیر ہو اے اللہ تیرے لئے ہے حمد

عَلٰى مَكَارِمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى فِي الَّيْلِ اِذَا اَدْبَرَ

ان تمام بخششوں کے سبب جن کا ہم سے شمار نہیں ہو سکتا نہ رات کو جبکہ وہ

وَالصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ وَفِي الْبَرِّ وَالْبِحَارِ وَالْغُدُوِّ

(راحت اور سکون لیکر) لوٹتی ہے اور نہ دن کو جبکہ وہ اپنے نظاروں اور رنگینیوں سے چمکتا ہے

وَالْاٰصَالِ وَالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ وَالظَّهِيْرَةِ وَ

اور جو ہمیں حاصل ہیں خشکی اور تری میں اور صبح اور شام اور

الْاَسْحَارِ وَفِيْ كُلِّ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَآءِ الَّيْلِ وَ

سوتے اور جاگنے وقت اور پچھلے پہر اور دوپہر کو اور رات

النَّهَارِ ۝ اَللّٰهُمَّ بِتَوْفِيْقِكَ قَدْ اَحْضَرْتَنِيْ

اور دن کے ہر حصے میں ہمیں مل رہے ہیں۔ اے اللہ یہ سب کچھ تیری ہی توفیق سے ہے

النَّجَاةَ وَجَعَلْتَنِيْ مِنْكَ فِيْ وِلَايَةِ الْعِصْمَةِ فَلَمْ

کہ تجھ سے مجھے نجات پہنچی ہے اور تو نے مجھے اپنی عصمت اور پاکدامنی کی ولایت

اَبْرَحْ مِنْكَ فِيْ سُبُوْغِ نَعْمَآئِكَ وَتَتَابُعِ الْاٰئِكَ

میں محفوظ کر دیا ہے اور ہمیشہ مجھ پر تیری نعمتوں کا نزول ہوتا رہا ہے اور میں تیری متواتر

مَحْرُوْسًا بِكَ فِي الرَّدِّ وَالْاِمْتِنَاعِ وَمَحْفُوْظًا بِكَ فِي

الْمَنْعَ وَالدِّفَاعَ عَنِّيْ وَلَمْ تُكَلِّفْنِيْ فَوْقَ طَاقَتِيْ

بڑھ کر تکلیف نہیں دی ہے اور تو مجھ سے میری ہر طاعت میں

وَلَمْ تَرْضَ عَنِّيْ الْاِبْطَاءَ عَتِيْ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ

راضی رہا ہے پس اے اللہ تو بے شک وہ معبود برحق ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ لَمْ تَغِبْ وَلَا تَغِيْبُ عَنْكَ غَائِبَةٌ

کہ تیرے سوا کوئی معبود اور نہیں ہے تو نہ کبھی غائب ہوتا ہے

وَلَا تَخْفٰى عَلَيْكَ خَافِيَةٌ وَّلَنْ تَضِلَّ عَنْكَ فِيْ

اور نہ کوئی چیز تجھ سے غائب ہوتی ہے اور نہ تجھ سے کوئی چیز مخفی ہے

ظُلَمِ الْخَفِيَّاتِ ضَالَّةٌ وَّاِنَّمَآ اَمْرُكَ اِذَآ اَرَدْتَّ

اور نہ پوشیدہ اندھیروں میں تجھ سے کوئی چیز دور اور گم ہونے والی ہے پس جبوقت

شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ

تو ارادہ کرے کسی چیز کا کہ ہو جائے پس وہ ہو جاتی ہے اے اللہ میں تیری

اَحْمَدُ كَ فَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا حَمِدْتَّ بِهٖ نَفْسَكَ ج

حمد کرتا ہوں جس طرح تو نے آپ اپنی حمد فرمائی ہے اور کئی گنا

وَاَضْعَافَ مَا حَمِدَكَ بِهِ الْحَامِدُوْنَ ج وَمَجَّدَكَ

اس حمد کے جو تمام حمد کرنے والوں نے تیری حمد کی ہے ۔ یا تمجید بیان

بِهِ الْمُمَجِّدُوْنَ ج وَوَحَّدَكَ بِهِ الْمُوَحِّدُوْنَ ج

کی ہے یا توحید یا تکبیر یا تجلیل

وَكَبَّرَكَ بِهِ الْمُكَبِّرُوْنَ ج وَهَلَّلَكَ بِهِ الْمُهَلِّلُوْنَ ج

یا تعظیم یا تسبیح یا تقدیس بیان کی ہے یہاں تک کہ ہو جائے

وَعَظَّمَكَ بِهِ الْمُعَظِّمُوْنَ وَسَبَّحَكَ بِهِ الْمُسَبِّحُوْنَ ج

میری حمد تیرے لئے بے مثل ہر آن میں یا کم اس سے مثل حمد تمام حمد کرنیوالوں کے

وَقَدَّسَكَ بِرُ الْمُقَدَّسُونَ حَتَّى يَكُونَ وَحَمْدِي لَكَ

اور مثل تمام طرح طرح کے توحید اور اخلاص بیان کرنے والوں کے اور مختلف

مِنِّي وَحْدِي فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ

عارفوں کے تقدیس بیان کرنے والوں کے اور تمام تحمیل

مِثْلَ حَمْدِ جَمِيعِ الْحَامِدِينَ وَتَوْحِيدِ أَصْنَافِ

اور صلوات اور تسبیح بیان کرنے والوں کے دوران ہر ایک

الْمُوَحِّدِينَ وَالْمُخْلِصِينَ ج وَتَقْدِيسِ أَجْنَاسِ

تو ان کا رب ہے ان کے حال پر عالم اور عارف ہے

الْعَارِفِينَ وَثَنَاءِ جَمِيعِ الْمُهَلِّلِينَ وَالْمُصَلِّينَ وَ

اور وہ تمام تمام مخلوقات از قسم حیوانات و

الْمُسَبِّحِينَ ج وَمِثْلَ مَا أَنْتَ بِهِ رَبٌّ وَعَالِمٌ عَارِفٌ وَ

انسان و جنات و نباتات میں سے

وَهُوَ مَحْمُودٌ وَمَحْبُوبٌ وَمَجْبُوبٌ مِنْ جَمِيعِ

محمود و محبوب اور مجبوب ہے

خَلْقِكَ كُلِّهِمْ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ وَالْجَمَادَاتِ

اور میں اے اللہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں

وَالْبَرَايَا وَالْأَنَامِ ج وَأَرْغَبُ إِلَيْكَ فِي بَرَكَةِ مَا

اس برکت سے جو تو نے اپنی حمد پر مجھے

أَنْطَقْتَنِي بِهِ مِنْ حَمْدِكَ ج فَمَا أَيْسَرَ مَا كَلَّفْتَنِي

ناطق و گویا فرمایا ہے اور کیا ہی آسان ہے وہ چیز جس کا

بِهِ مِنْ حَقِّكَ ج وَأَعْظَمَ مَا وَعَدْتَنِي بِهِ عَلَى

جس کی تو نے مجھے تکلیف دی ہے ادائیگی حق میں اور کس قدر بڑی ہے وہ چیز جس کا

Marfat.com

شُكْرَكَ ج اِبْتَدَاْتَنِیْ بِالنِّعَمِ فَضْلًا وَّطَوْلًا ج وَ

تو نے مجھے وعدہ کیا ہے اپنے شکر کا۔ تو نے میری ابتدا کی ہے نعمتوں کے ساتھ اپنے فضل سے

اَمَرْتَنِیْ بِالشُّكْرِ حَقًّا وَّعَدْلًا وَّوَعَدْتَنِیْ عَلَيْهِ

اور فراخی سے اور تو نے مجھے حکم دیا ہے شکر کرنے کا حق اور عدل سے اور تو نے مجھ سے

اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّمَزِيْدًا وَّاَعْطَيْتَنِیْ بِمِنْ

وعدہ کیا ہے اوپر شکر کے دگنی جزا اور ازدیاد نعمت کا اور تو نے مجھے دیا ہے

رِّزْقِكَ وَاسِعًا كَثِيْرًا وَّكَبِيْرًا وَّاِعْتِبَارًا وَّاِخْتِيَارًا

اپنے رزق سے جو وسیع کثیر اور بڑا ہے از روئے اعتبار و اختیار

وَّرِضًا وَّسَاَلْتَنِیْ مِنْهُ شُكْرًا يَّسِيْرًا صَغِيْرًا

و رضامندی کے اور اس کے عوض تو نے مجھ سے طلب کیا ہے شکر بہت تھوڑا اور چھوٹا

وَاَنْجَيْتَنِیْ وَعَافَيْتَنِیْ بِهٖ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَسُوْءِ

اور تو نے مجھے نجات دی ہے اور عافیت عطا کی ہے بری بلا اور بری

الْقَضَاءِ وَلَمْ تُسْلِمْنِیْ بِسُوْءِ قَضَائِكَ وَبَلَائِكَ

تقدیر سے اور تو نے مجھے نہیں حوالے کیا بری قضا اور بلا کی طرف

وَجَعَلْتَ مَلْبَسِیَ الْعَافِيَةَ وَتَوَلَّيْتَنِیْ بِالْبَسْطَةِ

اور تو نے مجھے عافیت کا لباس پہنایا اور تو نے دی مجھے فراخی اور

وَاَوْلَيْتَنِیَ الْبَسْطَةَ وَالرَّخَاءَ وَاَكْرَمْتَنِیْ بِالْاٰلَاءِ

احسان کیا تو نے مجھ پر وسعت کا اور تو نے اکرام کیا مجھ پر اپنی

وَالنَّعْمَاءِ وَشَرَعْتَ لِیْ مِنَ الدِّيْنِ اَيْسَرَ الْقَوْلِ

نعمتوں کا اور تو نے بنایا ہے میرے لئے دین جواز روئے قول

وَالْفِعْلِ وَالْعَمَلِ وَسَوَّغْتَ لِیْ اَيْسَرَ الْقَصْدِ

اور فعل کے آسان ہے اور تو نے میرے لئے فراخ کیا آسان ارادے کو

Marfat.com

وَضَاعَفْتَ لِيَ اَشْرَفَ الْفَضْلِ وَالْمَزِيْدِ مَعَ مَا

اور تو نے میرے لئے دگنا کیا فضل کی شرافت کو اور زیادتی اس نعمت کی

وَعَدْتَنِيْ مِنَ الْمَحَجَّةِ الشَّرِيْفَةِ وَبَشَّرْتَنِيْ بِهٖ

جو وعدہ کیا ہے تو نے میرے ساتھ دلیل اور حجت کے جو بزرگ ہے اور تو نے مجھے خوشخبری

مِنَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَاصْطَفَيْتَنِيْ بِنَبِيِّكَ

دی ہے بلند درجے کی اور تو نے مجھ اپنے نبی کے ذریعے برگزیدہ کیا ہے

اَعْظَمِ الشَّانِ وَجَعَلْتَهٗ اَعْظَمَ النَّبِيِّيْنَ دَعْوَةً

جو بلند شان والا ہے اور تو نے اس نبی کو کیا بہت بڑا تمام نبیوں میں سے تبلیغ کے

وَاَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً وَاَوْضَحَهُمْ لَنَا شَفَاعَةً وَاَقْرَبَهُمْ

رو سے اور بہت بڑے درجے کے لحاظ سے اور افضل شفاعت کے باعث اور بہت

مَنْزِلَةً وَاَوْضَحَهُمْ حُجَّةً مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ تعالےٰ کے قریب منزل والے اور واضح دلیل والے یعنی محمد اللہ تعالےٰ کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ

درود ہو ان پر اور جملہ انبیا

وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا يَسَعُهٗ الْاَ

اور المرسلین پر اے اللہ مجھے بخش دے وہ خطا جسے نہیں پہنچ سکتی مگر

مَغْفِرَتُكَ وَلَا تَمْحُوْهُ الْاَعْفُوُكَ وَلَا يُكَفِّرُهٗ اِلَّا

بخشش تیری اور نہیں اُسے مٹا سکتی مگر تیری عفو ... اور جس کا کفارہ نہیں ہو سکتا

تَجَاوُزُكَ وَفَضْلُكَ وَهَبْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَ

سوائے تیرے درگذر اور فضل کے اور عطا کر مجھے آج دن اور

لَيْلَتِيْ هٰذِهٖ وَشَهْرِيْ هٰذَا وَسَنَتِيْ هٰذِهٖ يَقِيْنًا

آج کی رات ... اور اسی موجودہ مہینے اور سال کے اندر یقین صادق

صَادِقًا يَهُوْنُ بِهٖ عَلَيَّ مَصَآئِبَ الدُّنْيَا وَ

ایسا جو آسان کردے مجھ پر دنیا اور آخرت کی مصیبتوں

الْاٰخِرَةِ وَاَحْزَانَهُمَا وَيُشَوِّقُنِيْ اِلَيْكَ وَيُرَغِّبُنِيْ

کو اور دارین کے غم اور وہ یقین جو مجھے تیرا مشتاق اور شیدائی

فِيْمَا عِنْدَكَ الْمَغْفِرَةَ وَيُبَلِّغُنِي الْكَرَامَةَ مِنْ

بنا دے اور جو کچھ تیرے خزانوں میں ہے ان کی طرف

عِنْدِكَ وَاَوْزِعْنِيْ شُكْرَ مَآ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ

مائل اور راغب کردے اور اپنے ہاں میرے حق میں مغفرت کرا اور اپنی طرف

وَارْزُقْنِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلَى الْاَعْدَآءِ فَاِنَّكَ اَنْتَ

سے مجھے کرامت عطا کرا اور اپنی نعمتوں کے شکریے کی توفیق مرحمت فرما اور مجھے رزق دے اور مجھے دشمنوں

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ

پر فتح نصیب کر کیونکہ تو ہی وہ اللہ ہے کہ نہیں ہے تیرے بغیر کوئی اور تو ہے واحد احد

الْمُبْدِئُ الرَّفِيْعُ الْبَدِيْعُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الَّذِيْ

پیدا کرنے والا بلند عجیب سننے والا اور جاننے والا وہ ذات

لَيْسَ لِاَمْرِكَ دَافِعٌ وَلَا عَنْ قَضَآئِكَ مُمْتَنِعٌ وَ

کہ جس کے حکم کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اور نہ تیری قضا کو منع کرنے والا ہے

اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ فَاطِرُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو میرا رب ہے اور رب ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

آسمانوں اور زمینوں کا جاننے والا غیب اور شہادت کا

الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

تو بلند بڑا اور برتر ذات والا ہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے امر پر

Marfat.com

الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَالشُّكْرَ

ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور ہدایت پر مضبوط رہنے کا اور تیری

عَلٰى نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

نعمتوں پر شکر کا اور اچھی عبادت کا خواستگار ہوں اور تجھ سے ہر طرح کی

كُلِّ خَيْرٍ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ

خیر کا سائل ہوں جسے تو جانتا ہے اور جسے میں نہیں جانتا اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر

لَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

سے جسے تو جانتا ہے اور بخشش کا خواستگار ہوں تجھ سے ہر اس گناہ سے جسے تو جانتا

الْغُيُوْبِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَوْرِ كُلِّ جَائِرٍ

ہے تحقیق تو ہی غیب کے جاننے والا ہے۔ اور تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر ظالم کے ظلم سے

وَبَغْيِ كُلِّ بَاغٍ وَّحَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَّمَكْرِ كُلِّ

اور باغی اور سرکش کی سرگشتی سے اور ہر حاسد کے حسد سے اور ہر مکار کے

مَاكِرٍ وَّغَدْرِ كُلِّ غَادِرٍ وَّكَيْدِ كُلِّ كَائِدٍ

مکر سے اور ہر دھوکے باز کے دھوکے سے اور فریبی کے فریب سے

وَظُلْمِ كُلِّ ظَالِمٍ وَّكَذِبِ كُلِّ كَاذِبٍ وَّسِحْرِ

اور ہر ظالم کے ظلم سے اور ہر جھوٹے کے جھوٹ سے اور جادوگر

كُلِّ سَاحِرٍ وَّنَمِيْمَةِ كُلِّ شَامٍّ وَّكَشْحِ كُلِّ

کے جادو سے اور میرے نقصان پر ہر خوش ہونے والے کی خوشی سے اور ہر کینہ ور

كَاشِحٍ بِكَ اَصُوْلُ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَاِيَّاكَ اَرْجُوْا

کے کینے سے تیری مدد پر میں اپنے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیرے طفیل اپنے

وَلَايَةَ الْاَحِبَّآءِ وَالْاَوْلِيَآءِ وَالْقَرَابَآءِ وَالْقَرِيْبَاتِ

دوستوں، ساتھیوں، نزدیکوں اور خویشوں کی

فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا لَا اَسْتَطِيْعُ اِحْصَآءَهٗ وَلَا تَعْدِيْدَهٗ

محبت کی امید رکھتا ہوں پس تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ان نعمتوں پر جس کو میں نہ شمار

مِنْ عَوَآئِدِ فَضْلِكَ وَعَوَارِفِ رِزْقِكَ وَاَلْوَانِ

کر سکتا ہوں اور نہ گن سکتا ہوں تیرے پے در پے فضل سے اور تیرے قسم قسم کے رزقوں کا

مَا اَوْلَيْتَنِيْ بِهٖ مِنْ اَرْفَادِكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

اور رنگا رنگ کی وہ نعمتیں جو تو نے مجھے دے رکھی ہیں پس بیشک تو وہ اللہ ہے

الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ حَمْدُكَ

کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت کے تیرے بغیر تیری ذات مخلوق میں سے نمایاں ہے تیری حمد

اَلْبَاسِطُ بِالْجُوْدِ يَدُكَ لَا تُضَادُّ فِيْ حُكْمِكَ

یہ ہے کہ تیری سخاوت کا ہاتھ کھلا ہوا ہے نہیں پھیر سکتا تیرے حکم کو کوئی

وَلَا تُنَازَعُ فِيْ سُلْطَانِكَ تَمْلِكُ مِنَ الْاَنَامِ

اور نہ تیری سلطنت میں تیرے ساتھ کوئی جھگڑنے والا ہے تو لوگوں اور ان کے مالوں کا مالک

مَا تَشَآءُ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مِنْكَ اِلَّا مَا تُرِيْدُ ○

ہے جس طرح تو چاہے لیکن تجھ سے وہ کسی شے کے مالک نہیں ہو سکتے مگر جبکہ تیرا ارادہ ہو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُحْسِنُ الْمُنْعِمُ الْمُفْضِلُ

اے اللہ تو ہے اللہ تعالےٰ احسان کرنے والا انعام والا اور فضل کرنے والا

اَلْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْمُقْتَدِرُ الْقَآئِمُ الْقُدُّوْسُ

قدرت والا غلبے والا اقتدار والا ہمیشہ رہنے والا پاک

اَلْمُقَدَّسُ فِيْ نُوْرِ الْقُدْسِ تَرَدَّيْتَ بِالْعِزِّ وَ

اور مقدس ذات والا ہے اپنے نور پاک میں عزت اور بلندی

الْعُلٰى (ش ك ف ق) وَتَآزَّرْتَ بِالْعَظَمَةِ

کی چادر اوڑھے ہوئے ہے اور عظمت اور کبریائی کا

Marfat.com

وَالْكِبْرِيَآءِ وَتَغَشَّيْتَ بِالنُّوْرِ وَالضِّيَآءِ وَتَجَلَّلْتَ

تو آزار بند! نذھے ہوئے ہے اور تو اپنے نور اور ضیاء کے ساتھ ڈھکے ہوئے ہے

بِالْمَهَابَةِ وَالْبَهَآءِ ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِنْ قَدِيْمِ

اور تو اپنی ہیبت اور روشنی کے ساتھ جلوہ گر ہے اے اللہ تو قدیم احسان والا ہے

وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَالْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْمُلْكِ

اور بڑے فضل والا ہے اور بلند عزت والا اور روشن ملک والا

الْبَاذِخِ وَالْجُوْدِ الْوَاسِعِ وَالْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ

اور وسیع سخاوت والا اور کامل قدرت والا

وَالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا جَعَلْتَنِيْ

اور بالغ حکمت والا ہے پس تیرے لئے حمد ہے کہ تو نے مجھے

مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَفْضَلُ

امت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کیا ہے اور وہ تمام

مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ الَّذِيْنَ كَرَّمْتَهُمْ وَحَمَلْتَهُمْ فِي

بنی آدم میں سے افضل ہے جن کو تو نے عزت اور تکریم عطا کی اور اٹھایا

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْتَهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ

انہیں تری اور خشکی میں اور انہیں پاک رزق عطا کیا اور

فَضَّلْتَهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْتَهُ تَفْضِيْلًا

اپنی کثیر مخلوق پر ان کو فضیلت بخشی اور مجھے بنایا تو نے

وَخَلَقْتَنِيْ سَمِيْعًا بَصِيْرًا صَحِيْحًا سَوِيًّا

سننے والا آنکھوں والا صحیح اور سلامت بدن والا

سَالِمًا مُعَافًى وَلَمْ تَشْغَلْنِيْ بِنُقْصَانٍ فِيْ

اور عافیت والا اور نہ تو نے مجھے اپنے بدن کے کسی نقصان میں مبتلا کیا ہے

Marfat.com

بَدَنِیْ وَلَا بِافْتَرَنِیْ جَوَارِیْ وَلَمْ تَمْنَعْنِیْ کَرَامَتَکَ

اور نہ اعضاء کے کسی آفت پر مشغول کیا ہے اور نہ تو نے مجھ سے بند کیا ہے

اِیَّایَ وَحُسْنَ صَنِیْعَتِکَ عِنْدِیْ وَفَضْلَ

اپنی کرامت کو اور میرے متعلق حسن کارکردگی کو اور میری طرف اپنے فضل کے

مَنَایِحِکَ لَدَیَّ وَنَعْمَآئِکَ عَلَیَّ اَنْتَ اللّٰہُ

برکتوں اور نعمتوں کو ۔ تو وہ ذات ہے کہ تو نے

الَّذِیْ اَوْسَعْتَ عَلَیَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

فراخ کیا ہے مجھ پر رزق کشادہ دنیا اور آخرت میں

رِزْقًا وَّاَسْعًا وَّفَضَّلْتَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ

فضیلت دی ہے تو نے مجھے اپنی بے شمار مخلوق پر

تَفْضِیْلًا وَّجَعَلْتَ لِیْ سَمْعًا یَّسْمَعُ اٰیَاتِکَ وَعَقْلًا

پس تو نے مجھے کان دیئے ہیں کہ جن سے میں تیری آیات کو سنتا ہوں

یُّفْهِمُ اِیْمَانَکَ وَبَصَرًا یَّرٰی قُدْرَتَکَ وَفُؤَادًا

اور مجھے مراحمت کیا ہے ایسا عقل جس سے مجھے ایمانی سمجھ آگئی ہے اور دیئے

یَّعْرِفُ عَظْمَتَکَ وَلِسَانًا یَّنْطِقُ کَلَامَکَ وَقَلْبًا

ہیں مجھے آنکھیں جن سے میں تیری قدرت کا مشاہدہ کرتا ہوں اور ایسا

یَّعْتَقِدُ اِیْمَانَکَ وَتَوْحِیْدَکَ فَاِنِّیْ بِفَضْلِکَ

دل دیا ہے جس سے میں تیری عظمت کو پہچانتا ہوں اور ایسی زبان دی ہے

عَلَیَّ حَامِدٌ وَّبِتَوْفِیْقِکَ اِیَّاکَ ذَاکِرٌ وَّلَکَ

جو تیری کلام سے گویا ہے اور ایسا قلب ہے جس سے میں ایمان اور

نَفْسِیْ شَاکِرَۃٌ وَّبِحَقِّکَ شَاهِدَۃٌ فَاِنَّکَ حَیٌّ

توحید کی حقیقت جانتا ہوں پس میں تیرے فضل کے سبب تیرے تعریف کے گیت گاتا ہوں

Marfat.com

قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَحَيٌّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَحَيٌّ بَعْدَ كُلٍّ

اور تیری توفیق سے میرا ذکر کرنے والا ہوں اور میرا نفس تیرا شکر گزار ہے اور تیرے حق کا مشاہدہ

مَيِّتٍ وَحَيٌّ لَمْ تَرِثِ الْحَيْوٰةَ مِنْ كُلِّ حَيٍّ

کرنے والا ہے پس تو زندہ ہے تمام زندہ چیزوں سے پہلے اور زندہ رہیگا تمام زندہ چیزوں

وَلَمْ تَقْطَعْ خَيْرَكَ عَنِّيْ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَلَمْ

کے بعد اور زندہ رہیگا جبکہ تمام زندہ مر جائینگے اور تو ایسا زندہ ہے کہ تو نے کسی زندہ سے بطور

تَقْطَعْ رَجَائِيْ قَطُّ وَلَمْ تُنْزِلْ بِيْ عُقُوْبَاتِ

میراث زندگی نہیں حاصل کی اور تیرا خیر مجھ سے کسی وقت بند نہیں ہوا اور میری امیدیں تیرے ساتھ

النِّقَمِ وَلَمْ تَمْنَعْ عَنِّيْ دَقَائِقَ الْعِصَمِ وَلَمْ

ہمیشہ وابستہ رہی ہیں۔ بدبختی کی سزائیں مجھ پر کبھی نازل نہیں ہوئیں اور عصمت کی باریکیاں

تُغَيِّرْ عَلَيَّ وَشَائِقَ النِّعَمِ فَلَوْ لَمْ أَذْكُرْ مِنْ

مجھ پر کبھی بند نہیں ہوئیں اور مجھ پر تیری نعمتوں کے وعدے کبھی برخلاف نہیں ہوئے

اِحْسَانِكَ عَلَيَّ اِلَّا عَفْوَكَ عَنِّيْ وَالتَّوْفِيْقَ

پس اگر میں نے نہیں یاد کیا مجھ پر تیرے احسان میں سے مگر مجھ سے تیری معافی اور میرے لئے

لِيْ وَالْاِسْتِجَابَةَ لِدُعَائِيْ حِيْنَ رَفَعْتُ صَوْتِيْ

تیری توفیق اور میرے دعاؤں کی قبولیت جبکہ میں اے اللہ

بِتَوْحِيْدِكَ يَا اَللّٰهُ وَتَحْمِيْدِكَ وَتَسْبِيْحِكَ وَ

بلند کروں اپنی آواز تیری توحید سے اور تیری تحمید و تسبیح

تَمْجِيْدِكَ وَتَعْظِيْمِكَ وَتَكْبِيْرِكَ وَتَهْلِيْلِكَ

تمجید و تعظیم و تکبیر و تہلیل سے

وَاَلَّا فِيْ تَقْدِيْرِكَ خَلْقِيْ حِيْنَ صَوَّرْتَنِيْ

اور مگر تیرے تقدیر میں میری خلقت جو تھی جبکہ تو نے میری صورت

Marfat.com

فَاَحْسَنْتَ صُوْرَتِیْ وَاَلَّذِیْ قَسَمْتَ لِیْ مِنَ الْاَرْزَاقِ

بنانی چاہی۔ پس تو نے مجھے حسن صورت عطا کی۔ اور جو رزقوں کے تقسیم کے

حِیْنَ قَدَّرْتَ لِیْ لَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ مَا یَشْغَلُ

وقت جب تو نے میرے لئے رزق مقدر کیا۔ پس میرے شکر نے مجھے اپنی کوشش

شُکْرِیْ عَنْ جُمْلَتِیْ فَکَیْفَ اِذَا فَکَّرْتُ فِیْ

سے مصروف نہیں کیا پس کس طرح جب میں تیرے بڑے بڑے

النِّعَمِ الْعِظَامِ الَّتِیْ انْقَلَّبُ فِیْهَا وَلَا اَبْلُغُ

انعاموں میں لوٹتے ہوئے فکر کرتا ہوں اور میں ان میں سے کسی کا شکریہ

شُکْرَ شَیْءٍ مِّنْهَا فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَکَارِمِکَ

ادا نہیں کر سکتا پس تیرے لئے ہے سب تعریف ان بخششوں پر جن کا اندازہ

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی عَدَدُ مَا حَفِظَهٗ عَلَیْکَ ج وَ

نہیں لگایا جا سکتا اتنی تعداد میں جیسے تیرا علم محفوظ کر سکے اور اتنی

عَدَدُ مَا وَسِعَتْهُ رَحْمَتُکَ ج وَعَدَدُ مَا اَحَاطَتْ

تعداد میں جس قدر کہ تیری رحمت وسیع ہے اور اتنی تعداد میں کہ جسے تیری

بِهٖ قُدْرَتُکَ وَاَضْعَافُ مَا تَسْتَوْجِبُهٗ

قدرت احاطہ کر سکے اور اس تعداد سے کئی گنا زیادہ کہ تو اپنی تمام

مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ ط (سُبْحَانَکَ) اَللّٰهُمَّ

مخلوقات سے اس کا مستوجب اور سزاوار ہے اے اللہ

فَتَمِّمْ اِحْسَانَکَ اِلَیَّ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عُمُرِیْ

تو میری بقایا عمر میں مجھ پر اپنے احسانات تمام کر دے جس طرح تو میری گزری عمر

کَمَا اَحْسَنْتَ اِلَیَّ فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ ط

میں مجھ پر احسانات فرماتا رہا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنُوْرِکَ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف وسیلہ ڈھونڈتا ہوں تیری نور

وَتَمْجِیْدِکَ وَتَحْمِیْدِکَ وَتَھْلِیْلِکَ وَتَکْبِیْرِکَ

تیری تمجید تیری تحمید تیری تہلیل تیری تکبیر

وَکِبْرِیَائِکَ وَکَمَالِکَ وَتَعْظِیْمِکَ وَ

تیری کبریائی تیرے کمال تیری تعظیم

تَقْدِیْسِکَ وَنُوْرِکَ وَجُوْدِکَ وَرَاْفَتِکَ

تیری تقدیس تیرے نور تیری بخشش تیری نرمی

وَرَحْمَتِکَ وَعُلُوِّکَ وَوَقَارِکَ وَعِلْمِکَ وَ

تیری رحمت تیری بلندی تیری عزت تیرے علم

لِقَائِکَ وَمَنِّکَ وَبَھَائِکَ وَجَمَالِکَ وَ

تیرے لقا تیرے احسان تیری روشنی

جَلَالِکَ وَسُلْطَانِکَ وَعَظَمَتِکَ وَقُوَّتِکَ

تیرے حسن تیرے جلال تیرے غلبے تیری عظمت تیری قوت

وَقُدْرَتِکَ وَاِحْسَانِکَ وَاِمْتِنَانِکَ وَ

تیری قدرت تیرے احسان تیری منت

عَفْوِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تیرے عفو اور تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ وَسَائِرِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَ

اور تیری طرف ان کے تمام بھائیوں یعنی انبیاء اور

الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَبِعِتْرَتِہِ الطَّیِّبِیْنَ

مرسلین سے اور ان کے تمام پاک اور طیب اولاد کا

Marfat.com

الطَّاهِرِينَ اَنْ لَّا تَحْرِمَنِیْ رِفْدَكَ وَفَضْلَكَ

وسیلہ پکڑ کر سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی مہربانیوں اور اپنے فضل

وَجُمَالَكَ وَجَلَالَكَ وَفَوَائِدَ كَرَامَاتِكَ

اور اپنے جمال و جلال اور اپنی کرامت کے فائدوں سے

فَاِنَّهٗ لَا يَعْتَرِيْكَ لِكَثْرَةِ مَا قَدْ نَشَرْتَ بِهٖ مِنْ

مجھے محروم نہ کر کیونکہ تحقیق تجھے اس بات کا عار نہیں کہ کثرت بخشش سے

الْعَطَايَا سَوَابِقُ الْبُخْلِ فَتُكْدِيَ وَلَا تَنْقُصُ

سبب تجھے بخل کی رکاوٹ لاحق ہو اور تجھے اس کا دکھ

جُوْدَكَ التَّقْصِيْرُ فِيْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ وَلَا يَنْفَدُ

لاحق ہو اور تیری نعمتوں کے شکر میں قصور تیری

خَزَائِنَكَ مَوَاهِبُكَ الْمُتَسِعَةُ وَلَا تُؤَثِّرُ فِيْ

بخشش کو کم نہیں کرتا اور نہ تیری وسیع بخشش

جُوْدِكَ الْعَظِيْمِ ۝ (ش م ص م) مِنَحُكَ

تیرے خزانوں کو ختم کر سکتی ہیں اور نہ تیری

الْفَائِقَةُ الْجَمِيْلَةُ الْجَلِيْلَةُ وَلَا تَخَافُ

عظیم الشان سخاوت کو کسی قسم کی جلیل یا جمیل فائق متاثر کر سکتی ہے اور نہ

ضَيْمَ اِمْلَاقٍ فَتُكْدِيَ وَلَا يُلْحِقُكَ خَوْفُ

تجھے بھوک کی تنگی کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ تجھے تکلیف پہنچے اور نہ

عُدْمٍ فَيَنْقُصَ مِنْ جُوْدِكَ فَيْضُ فَضْلِكَ ۝

تجھے نیستی اور ناداری کا خوف لاحق ہوتا ہے جو تیرے فیض اور فضل کی سخاوت میں نقص

يَا رَبِّ جِبْرَائِيْلَ يَا رَبِّ مِيْكَائِيْلَ يَا رَبِّ

ڈال سکے۔ اے رب جبرئیل اے رب میکائیل اے رب

Marfat.com

اِسْرَافِیْلَ یَارَبِّ عِزْرَائِیْلَ یَارَبِّ مُحَمَّدٍ

اسرافیل اے رب عزرائیل اے رب محمد

رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَدَدِیْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری مدد کر

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ قَلْبًا خَاشِعًا خَاضِعًا

اے اللہ! تو مجھے عطا کر ایسا دل جو ڈرنے والا متواضع

ضَارِعًا حَاضِرًا وَّیَدًا نَاصِرًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا

اور تضرع کرنے والا ہو اور تیرا حضوری ہو اور صابر یدن عطا کر اور یقین صادق

وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّحَامِدًا وَّعَیْنًا بَاکِیَۃً

اور زبان ذکر کرنے والی اور حمد ادا کرنے والی اور آنکھ تیرے خوف اور محبت

وَّرِزْقًا حَلَالًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّوَلَدًا

میں رونے والی اور رزق فراخ حلال اور علم نافع اور اولاد

صَالِحًا وَّسِنًّا طَوِیْلًا وَّامْرَاَۃً مُّؤْمِنَۃً

نیک اور عمر دراز اور بیوی عطا کر مومنہ

صَالِحَۃً وَّتَوْبَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّلَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ

اور نیک اور توبہ مقبول عطا کر اور اپنے مکر سے

وَلَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ وَلَا تَکْشِفْ عَنِّیْ سِتْرَکَ

مامون اور فریفتہ نہ کر اور نہ اپنی یاد مجھ سے بھلا اور نہ میرے اوپر سے پردہ

وَلَا تُقْنِطْنِیْ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَلَا تُبْعِدْنِیْ

اٹھا اور نہ مجھے اپنی رحمت سے ناامید کر اور نہ اپنے پڑوس

مِنْ کَنَفِکَ وَجِوَارِکَ وَاَعِذْنِیْ مِنْ

اور پناہ سے مجھے دور کر اور اپنی ناراضگی اور غضب سے مجھے

Marfat.com

سَخَطِكَ وَغَضَبِكَ وَلَا تُؤْيِسْنِي مِنْ

پناہ دے اور مجھے اپنی رحمت سے

رَّحْمَتِكَ وَرُوحِكَ وَكُنْ لِّي آنِيسًا

ناامید نہ کر اور ہر خوف اور وحشت میں تو میرا مونس ہو

مِنْ كُلِّ رَوْعَةٍ وَّوَحْشَةٍ وَّجَلِيسًا فِي

اور ہر تنہائی میں تو میرا ہمنشین ہو

كُلِّ وَحْدَةٍ وَّغُرْبَةٍ وَّاعْصِمْنِي مِنْ كُلِّ

اور مجھے ہر ہلاکت سے تو محفوظ رکھ

هَلَكَةٍ وَّنَجِّنِي مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّآفَةٍ وَّ

اور مجھے تو نجات دے ہر بلا آفت

تَاهَةٍ وَّرَاهَنَةٍ وَّذِلَّةٍ وَّعِلَّةٍ وَّقِلَّةٍ وَّ

مصیبت اہانت ذلت قلت علت

مَرَضٍ وَّفَقْرٍ وَّفَاقَةٍ وَّرِيَاءٍ وَّوَبَاءٍ وَّ

مرض اور ہر عیب محنت شدت سے

بَلَاءٍ وَّزَلَلٍ وَّمِحْنَةٍ وَّشِدَّةٍ فِي

دونوں جہان میں اور تو ہر گز وعدہ خلاف

الدَّارَيْنِ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ (رش ك ق)

نہیں ہے

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِي وَلَا تَضَعْنِي وَادْفَعْ عَنِّي

اے اللہ تو مجھے بلند کر اور نہ پست کر اور مجھ سے

وَلَا تَدْفَعْنِي وَاَعْطِنِي وَلَا تَحْرِمْنِي وَ

بلائیں دفع کر اور مجھے آپ سے دور نہ کر اور

Marfat.com

وَاَكْرِمْنِيْ وَلَا تُهِنِّيْ وَزِدْنِيْ وَلَا تَنْقُصْنِيْ

مجھے عطا کر اور محروم نہ کر اور مجھے مکرم کر اور ذلیل نہ کر

وَاَرْحَمْنِيْ وَلَا تُعَذِّبْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَلَا

اور مجھ پر اپنی نعمتیں زیادہ کر اور کم نہ کر اور مجھ پر رحم کر اور

تَخْذُلْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَلَا تَفْضَحْنِيْ

عذاب نہ کر اور مجھے فتح یاب کر اور شکست نہ دے اور مجھے اپنی ستر میں

وَاَثْرِنِيْ وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيَّ اَحَدًا اِلَّا نِيْ

رکھ اور رسوا نہ کر اور مجھے ترجیح دے اور کسی کو مجھ پر ترجیح نہ دے

اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ:

نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ

اے اللہ میرے وا ہمات دور کر دے اور میرے غم زائل کر دے

وَاَهْلِكْ عَدُوِّيْ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ

اور میرے دشمن ہلاک کر دے اور دنیا اور

الْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

آخرت کی بھلائیاں مجھے عطا کر دے اپنے رحم اور کرم سے اے تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ

اَللّٰهُمَّ مَا قَدَّرْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ وَشَرَعْتَ

مہربان۔ اے اللہ جو کچھ تو نے اپنے امر سے میرے لئے

فِيْهِ بِتَوْفِيْقِكَ وَتَيْسِيْرِكَ فَتَمِّمْهُ وَ

قصد کر لیا ہے اور تیری توفیق اور

لِيْ بِاَحْسَنِ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا وَاَصْلَحِهَا وَاَصْوَبِهَا

احسان سے میں نے اس کام کو شروع کر لیا ہے پس وہ کام تو احسن اور اصلح

اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝ وَبِالْاِجَابَةِ

اور اصوب وجوہ سے سرانجام دے کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور قبولیت پر

جَدِيْرٌ ۝ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ

تو اتا ہے اے وہ ذات کہ آسمان اور زمین

بِاَمْرِهٖ ج يَا مَنْ يُّمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

اس کے امر سے قائم ہیں اے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط بِاَمْرِهٖ اِذَآ

زمین پر گرنے سے روکا ہے مگر اس کے امر سے اے وہ ذات

اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

کہ اس کا امر ہے کہ جس کام کا ارادہ کرے وہ ہو جائے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

پس پاک ہے وہ ذات کہ جس کے ہاتھ میں ہر شے کے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

عالم ملکوت کی کنجی ہے اور اسکی طرف تمام کار رجوع ہے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

اور درود ہو اللہ تعالےٰ مخلوق ہمارے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سردار محمد

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور اس کے آل اور اصحاب سب پر

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا

جو پاک صاف ہیں اور سلام بھیجے سب پر

Marfat.com

كَثِيرًا كَثِيرًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَ

بہت بے شمار اے بہت رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم والے

يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اور سب سے زیادہ مددگار اور سب تعریف ہے اللہ

الْعٰلَمِينَ ۝

رب العالمین کو

تَبَارَكَ الْمُنِيرُ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسناد و رُود صلوٰۃ الکبریٰ

اب ہم درود شریف صلوٰۃ الکبریٰ جو حضرت قطب ربانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی سیدنا و سندنا حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز نے مرتب فرمایا ہے۔ یہاں پر شامل کتاب کرتے ہیں۔ اس میں دُنیا کے بہترین، افضل ترین اور مقبول ترین درود حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہٗ العزیز کی زبانِ حق ترجمان سے مترشح اور آپ کے قلم اعجاز رقم سے مرقوم ہوئے ہیں۔ اس درود شریف کو ہم نے بارگاہِ حضرت رسالت مآب صلعم تک بہترین وسیلہ پایا ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ ویسے بھی درود شریف کے فضائل اظہر من الشمس

Marfat.com

ہیں اور درود شریف کے بغیر کوئی دعا درجۂ قبولیت کو نہیں پہنچ سکتی۔
درود شریف کے فضائل کے ثبوت کے لئے یہی ایک بات کافی ہے
کہ اللہ تعالےٰ خود اپنی ازلی ابدی اور قدیم زبان سے بمعہ اپنے تمام
ملائکہ کے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر
کے لئے دن رات درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اور تمام مومنین کو اس
مبارک شغل میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے۔
ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین
اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا ط

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے اپنے نبی حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ اے ایمان والو تم
بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔

ایک خاکی فانی مخلوق اور حادث انسان کے لئے اس سے زیادہ
بہتر شرف کا اور کیا موقع ہو سکتا ہے کہ جس سے وہ اپنے خالق غیر مخلوق
قدیم ذات کے ساتھ ہمدم اور ہمزبان ہو کر درود شریف کے مبارک
شغل اور ورد میں شامل رہے۔ اور اس کے مقابلے میں اللہ تعالےٰ
اور اس کے فرشتے اس درود پڑھنے والے پر ایک درود کے بدلے
دس دس درود سلام اور رحمتیں نازل فرماتے ہیں اس سے زیادہ اور کوئی

Marfat.com

سعادت مند، خوش قسمت اور بانصیب ہو سکتا ہے۔ اور جس پر اللہ تعالےٰ درود اور سلام کہے اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ چنانچہ احادیث میں آیا ہے۔ وَيُرْوٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى تُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَنَّهٗ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى يَا مُحَمَّدُ صلعم اَنْ لَّا يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ وَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

ترجمہ: ایک حدیث میں مروی ہے کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کبار کی طرف تشریف لا رہے تھے، اور آپ کے چہرۂ مبارک سے خوشی اور انبساط کے آثار نمایاں تھے۔ ایسی حالت میں آپ نے صحابۂ کرام سے فرمایا۔ کہ آج میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آکر فرمایا کہ اے محمد صلعم! اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ آیا اب بھی تم ہم سے راضی نہیں ہو کہ اگر تیری امت میں کوئی شخص ایک دفعہ آپ پر درود اور سلام بھیجے گا تو ہم اس پر دس دفعہ درود اور سلام بھیجیں گے۔"

حدیث: وَقَالَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

ترجمہ: حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک میری امت کے سب سے بہتر لوگ وہی ہیں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں۔

حدیث: وَقَالَ صلعم يَحْسَبُ لِلْمَرْءِ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهٗ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ۔

Marfat.com

ترجمہ: "حضور نے فرمایا کہ اس شخص کے بخل کے ثبوت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جس شخص کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے" اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اَلْبَخِیْلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ زَاھِدًا۔ یعنی بخیل آدمی خدا کا دشمن ہے۔ خواہ وہ زاہد ہی کیوں نہ ہو" سو معلوم ہوا کہ درود شریف کے بغیر کوئی عمل، عبادت اور طاعت قبول نہیں۔ اور حضور نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا گویا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ اور حضور فرماتے ہیں۔ کہ حوضِ کوثر کے کنارے مجھ پر میری اُمت کے بعض لوگ پیش ہوں گے جنہیں میں کثرتِ صلوٰۃ سے پہچانوں گا۔ حضرت سلیمان دارانی فرماتے ہیں۔ کہ جس دعا کے اوّل اور آخر درود شریف پڑھا جائے۔ وہ کبھی ردّ نہیں ہوتی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز مجھ پر درود پڑھے گا۔ جب قیامت کے روز وہ شخص آئے گا تو اس درود کے بدلے اس کے ہمراہ ایسا نور ہوگا۔ کہ اگر وہ نور تمام مخلوقات پر تقسیم کیا جائے تو اس نور کی رحمت سب مخلوقات کو ڈھانپ لے گی۔ کیونکہ وہ درود اس صفت سے متصف ہوگا۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اور حضور نے فرمایا۔ (اور کاتب الحروف نے آزمایا ہے) کہ جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ درود ایک پیکرِ نور بن کر پڑھنے والے کے منہ سے دوڑ کر نکلتا ہے اور مشرق مغرب، شمال و جنوب میں، کیا خشکی اور کیا تری میں کوئی چیز

Marfat.com

ایسی نہیں ہے جس پر وہ نہ گذرے اور ہر چیز اس نور کو پہچانتی ہے کہ یہ فلاں بن فلاں کا پڑھا ہوا درود ہے۔ اور ہر چیز اس پر رحمت اور آفرین بھیجتی ہے اور آخر میں وہ ایک پرندے کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس کے ستر ہزار سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں۔ اور وہ پرندہ ہر زبان کے ساتھ ستر ہزار لغتوں سے اللہ تعالےٰ کی تسبیح قیامت تک پڑھتا ہے۔ اور اس کا ثواب پڑھنے والے کے عمل نامے میں جمع ہوتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی بڑی بھاری مشکل پیش آتی تو ہمارے پاس اس کے حل کرنے کا آخری اور کارگر حربہ درود شریف کا پڑھنا ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا روایات اور بیانات ایک سلیم العقل سعادت مند شخص کے لئے درود شریف کے فضائل میں کافی اور شافی ہیں ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود خبر
اینست رہ و طریق بشتاب و برو

اب بھی اگر کوئی کور چشم، حاسد تخیل جہنم کا راستہ اختیار کرے تو اس کی قسمت۔ یہ درود شریف صلوٰۃ الکبریٰ ہمیں اثناء قیام بغداد شریف میں حضور غوث پاک کے ایک پرانے قلمی نسخے سے ۱۳۱۳ھ میں حاصل ہوا ہے۔ اس کے پڑھنے کی اجازت اور کلید بھی ہمیں حضرت غوث پاک قدس اللہ سرہٗ العزیز کے حضور سے حاصل ہوئی ہے

Marfat.com

آج ہم اس گوہرِ بے بہاء کو ناظرین کے سامنے حسبۃً للہ پیش کرتے ہیں۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز یوں ادا کرے کہ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ وھو رب العرش العظیم تک اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اذا جاءَ نصر اللہ الخ ہر ایک تین تین دفعہ پڑھے۔ اور بعدہٗ سورہ یٰسین یا سورہ انا فتحنا یا سورۂ ملک اور یا سورہ مزمّل حسب مدعا ایک دفعہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل واصحاب کو بخشے اور بعدہٗ ادب و تعظیم اور خشوع و خضوع ادب حضورِ دل سے درود شریف مذکور پڑھے ؎

۷۸۶

صلوٰۃ الکبریٰ

لِلْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ وَالْغَوْثِ الصَّمْدَانِیْ وَالْهَیْکَلِ
نُوْرَانِیْ صَاحِبِ الْاِشَارَاتِ وَالْمَعَانِیْ السَّیِّدِ
شَیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ
قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِیْزُ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَهٗ ۞

وِرْدُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا

تحقیق آیا تمہاری طرف ہمارا رسول تمہاری جنس کا کہ شاق ہے۔ اس پر تمہاری

عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

تکلیف اور تم پر ایمان کے بارے میں حریص ہے۔ اور تم پر مہربان اور رحمدل ہے

اَعْبُدُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ لَكَ

اَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

میں تجھے تیرے تمام خوبصورت ناموں سے پکارتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا

سُبْحَانَكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

تیرے لئے پاکی ہے کہ تو رحمت کرے۔ حضرت محمدؐ اور آل محمدؐ پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

جیسا کہ تو نے رحمت کیا حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم پر تحقیق

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

تو حمد اور بزرگی والا ہے اے اللہ رحمت بھیج نبی امی حضرت محمدؐ پر

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

اور اس کے آل و اصحاب پر۔ اور ان پر سلام اور سلامتی نازل فرما۔ اور رحمت بھیجی ہے

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلٰوةً هُوَ اَهْلُهَا ۝

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار حضرت محمد اور اسکی آل پر ایسی رحمت جس کے وہ مستحق اور حقدار ہیں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى

اے اللہ اے رب محمدؐ کے وآل محمدؐ کے رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ

حضرت محمد اور آل محمد پر اور ایسی جزا عطا کر حضرت محمد کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ۝ اَللّٰهُمَّ رَبَّ

جس کے وہ اہل اور حقدار ہوں اے اللہ

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ

سات آسمانوں اور زمین کے مالک اور اے عرش

الْعَظِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ

عظیم کے مالک اے رب ہمارے اور ہر شے کے رب اور اے تورات

Marfat.com

وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ

انجیل زبور اور فرقان عظیم کے اتارنے والے اے اللہ

اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ

تو وہ اول ہے کہ تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو ایسا آخر ہے

فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ

کہ تیرے بعد کچھ نہ ہوگا اور تو وہ ظاہر ہے کہ تیرے اوپر کچھ نہیں

شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ ○ فَكَّ

ہے اور تو ایسا باطن ہے کہ تیرے سوا کچھ نہیں ہے پس تیرے لئے

الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ

ہے سب تعریف نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا، تو پاک ہے میں ظالموں میں

الظّٰلِمِيْنَ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ

سے ہوں جو اللہ چاہے ہوتا ہے اور جو نہ چاہے

يَكُنْ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

نہیں ہوتا اللہ کے سوا کسی کو طاقت نہیں ہے۔ اے اللہ اپنے

مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ صَلٰوةً

بندے اور اپنے رسول اور نبی پر ایسی رحمت بھیج فصیح

مُّبَارَكَةً طَيِّبَةً كَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ

جو نہایت مبارک اور پاک ہو اور جس طرح تو نے ہم کو امر کیا ہے کہ ہم

وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى

ان پر صلوٰت اور سلام بھیجیں اے اللہ اس قدر درود بھیج حضرت محمد پر یہاں تک

لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى

کہ تیرے درود میں سے کچھ باقی نہ رہے اور اس قدر رحمتیں نازل فرما حضرت محمد پر کہ

Marfat.com

لَا يَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

تیری رحمتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اور اس قدر برکتیں نازل فرما حضرت محمد پر

حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

کہ تیری برکتوں میں سے کچھ باقی نہ رہے اے اللہ صلوٰۃ

وَسَلِّمْ وَافْلِحْ وَانْجِحْ وَاَتِمَّ وَاَصْلِحْ وَاَرْبِحْ

اور سلام بھیج اور اسے چھٹکارا دیدے اور نجات دیدے اور مکمل کردے اور اصلاح کردے

وَاَوْفِ وَاَرْجِحْ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَاَجْزَلَ الْمِنَنِ

اور نفع مند کرنے اور پورا کرنے و ترجیح پانے والا بنا سب سے افضل اور بڑی شان

وَالتَّحِيَّاتِ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ

اور احسان اور تحفہ والا درود بھیج اپنے بندے اور رسول اور نبی ہمارے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ هُوَ فُلْقٌ

سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر وہ جو آفتاب وعدانیت کے

صُبْحِ اَنْوَارِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَطَلْعَةِ شَمْسِ الْاَسْرَارِ

صبح دسارہ ہیں۔ اور آفتاب ذات کے انوار اسرار کے

الرَّبَّانِيَّةِ ۝ وَبَهْجَةِ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّةِ ۝

محل طلوع ہیں اور اس ذات بے نیاز کی ماہ حقائق کی دلکشا چاند کی روشنی ہیں

وَعَرْشِ حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ ۝ نُوْرُ كُلِّ

اور حضرت ذات رحمٰن کی بارگاہ کے تخت ہیں جوہر رسول

رَسُوْلٍ وَسَنَاهُ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ

کے نور اور اس کی روشنی ہیں۔ بمصداق آیت قرآن یٰسٓ اور حکمت والے قرآن

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ

کی قسم ہے کہ تو بیشک رسولوں میں سے ہے اور سیدھے راستے پر قائم ہے نازل

Marfat.com

كُلِّ نَبِيٍّ وَّهُدَاهُ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

ہر نبی کا بھید اور اس کا راستما ہے اس عزیز علیم اور علم والے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے

وَجْهُ كُلِّ وَلِيٍّ وَّضِيَاءُ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

اور تو ہر ولی کا چہرہ اور اس کی روشنی ہے بقول قرآن ۔ تو رب رحیم

رَّحِيْمٍ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ

کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہے ۔ اے اللہ درود بھیج نبی

الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَيْشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ

امی عربی قریشی ہاشمی ابطحی

التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْكَرَامَةِ ○

تہامی مکی کی ذات پر جو صاحب تاج اور کرامت ہے ۔

صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْيُمْنِ ○ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا

اور صاحب خیر اور برکت ہے صاحب سیف اور عطا اور صاحب

وَالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ ○ صَاحِبِ

غزا اور جہاد ہے اور مالک اور قاسم مال غنیمت ہیں صاحب

الْاٰيَاتِ وَالْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ ○

آیات اور معجزات اور مالک آیات بنیات ہیں ۔

صَاحِبِ الْحَجِّ وَالْحَلْقِ وَالتَّلْبِيَةِ ○ صَاحِبِ الصَّفَا

صاحب حج اور حلق راس اور تلبیہ ہیں صاحب سعی صفا

وَالْمَرْوَةِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمَقَامِ وَالْقِبْلَةِ وَ

اور مروہ اور صاحب مشعر الحرام اور مقام ابراہیم ہیں اور صاحب قبلہ اور

الْمِحْرَابِ وَالْمِنْبَرِ ○ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ

محراب اور منبر ہیں صاحب مقام محمود

وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ

اور حوض کوثر اور صاحب شفاعت اور صاحب سجود پیش رب

الْمَعْبُوْدِ ○ صَاحِبِ رَمْیِ الْجَمَرَاتِ وَالْوُقُوْفِ ○

معبود ہیں شیطانوں کو کنکریاں مارنے والے اور عرفات پر

بِعَرَفَاتٍ صَاحِبِ الْعِلْمِ الطَّوِیْلِ وَالْکَلَامِ

وقوف فرمانے والے اور اونچے اور بلند جھنڈے والے اور

الْجَلِیْلِ ○ صَاحِبِ کَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ

جلیل کلام والے ہیں صاحب کلمۂ اخلاص صدق اور تصدیق

وَالتَّصْدِیْقِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

پیدا کرنیوالے کلام کے ہیں۔ اے اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً

محمد پر اور ہمارے سردار حضرت محمد کی آل پر ایسا درود جس کی

تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْاَھْوَالِ

برکت سے تو ہم کو نجات دیوے جملہ دکھوں اور آفتوں اور بلاؤں سے

وَالْبَلِیَّاتِ وَتُسَلِّمُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْفِتَنِ وَ

اور سلامت رکھے ہم کو تمام فتنوں بیماریوں، آفتوں اور سختیوں سے اور

الْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاھَاتِ ○ وَتُطَھِّرُنَا

پاک کرے ہم کو تمام عیبوں اور برائیوں سے اور جس کے طفیل

بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الذُّنُوْبِ وَتَمْحُوْ بِھَا عَنَّا الْخَطِیْئَاتِ ○

تو بخش دے ہم کو سارے گناہ اور جس سے مٹا دے ہمارے کل خطائیں

وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ مَا نُطِیْبُہٗ مِنَ الْحَاجَاتِ ○

اور پورا کرے اس سے تو ہمارے جملہ حاجتیں جو ہم تجھ سے طلب کریں

Marfat.com

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا

اور بلند کرے تو اس سے ہمارے اعلےٰ درجات اور پہنچائے تو

بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ

اس سے ہمیں تا انتہائے مقامات اور آرزوئے جملہ خیرات

فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَارَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا

زندگی کے اندر اور بعد ممات یارب یا اللہ یا

مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

مجیب الدعوات اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ

اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ

یہ کہ تو بنا میرے لئے میری زندگی میں اور مرنے کے بعد میرے

اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ

اس درود و سلام کو اس سے ہزارہا ہزار

مَضْرُوْبِيْنَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ ○ وَاَمْثَالَ

گنا بڑھا کر اسی طرح پڑھے اور دہرائے جانے ہوئے اور اس کے مثل

اَمْثَالِ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

اپنے بندے اور نبی محمد

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

نبی امی اور رسول عربی اور اس کی آل

اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ

اصحاب اولاد بیبیوں اس کی نسل اہل

بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَ

بیت خویشوں مددگاروں وابستہ داروں

Marfat.com

وَمَوَالِيهِ وَخُدَّامِهِ وَأَحِبَّائِهِ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

تابعین غلاموں خادموں اور دوستوں پر اے اللہ رحمت نازل فرما

كُلَّ صَلَاتِي مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ تَفُوقُ وَتَفْضُلُ

ہمارے ہر ایسے درود کو فائق تر اور افضل تر

صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوٰتِ

تمام اہل آسمان

وَأَهْلِ الْأَرَضِينَ أَجْمَعِينَ ۝ كَفَضْلِ الَّذِي

اور اہل زمین کے درود پڑھنے والوں سے جیسا کہ تو نے

فَضَّلْتَهُ عَلَىٰ كَائِنٍ مِنْ خَلْقِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ ۝

آنحضرت صلعم کو فضیلت بخشی ہے اپنی تمام مخلوقات پر اے تمام کریموں اور سخیوں سے

وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ

زیادہ کرم کرنے والے۔ اور تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم والے۔ اے رب ہمارے ہم سے یہ دعا قبول فرما

أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ

بیشک تو ہماری فریاد سننے اور جاننے والا ہے اور ہم سے درگذر فرما کیونکہ تو

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

معاف کرنے والا اور رحم والا ہے۔

وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا

اے اللہ درود، سلام اور تکریم بھیج ہمارے سردار اور

Marfat.com

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

مولٰنا محمد اپنے بندے رسول اور نبی پر جو نبی امی

السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ حَامِلِ الرَّحْمَةِ

سردار کامل اور فاتح خاتم ہے جس نے نام رحمت کی حامل رحمت

وَمُمِيْتِ الْمِلَلِ وَدَالِّ الدَّوَامِ مَجْرَى اَنْوَارِكَ

میم ملل اور دال دوام پر دلالت کرتے ہیں جو تیرے انوار کا

وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعَرُوْسِ

سمندر اور تیرے اسرار کا معدن اور تیری حجت کی زبان اور تیری مملکت کی دلہن

مَمْلَكَتِكَ وَعَيْنِ اَعْيَانِ خَلِيْقَتِكَ وَصَفِيِّكَ

اور تیری مخلوق کی آنکھوں کا تارا ہے میرا ایسا صاف اور پاک کیا ہوا ہے۔

السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ الرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ

کہ اس کا نور تمام مخلوقات سے سابق آیا ہے۔ اور اس کے ظہور کو تمام جہانوں کے

ظُهُوْرُهُ الْمُصْطَفٰى ○ اَلْمُجْتَبٰى الْمُنْتَقَى الْمُرْتَضٰى

واسطے باعث رحمت بنایا ہے۔ تیرا برگزیدہ مقبول پاک اور صاحب رضا ہے

عَيْنِ الْعِنَايَةِ ○ وَزَيْنِ الْقِيٰمَةِ وَكَنْزِ الْهِدَايَةِ

جو عنایت کا سرچشمہ قیامت کی زینت اور ہدایت کا خزانہ ہے

وَاِمَامِ الْحَضْرَةِ وَاَمِيْنِ الْمَمْلَكَةِ وَطِرَازِ

جو اہل درگاہ کا پیشوا اور تیری مملکت کا امانت دار تیری

الْحُلَّةِ وَكَنْزِ الْحَقِيْقَةِ وَشَمْسِ الشَّرِيْعَةِ

خلعت کا نقش تیرے حقائق کا خزانہ ہے اور تیری شریعت کا آفتاب

وَكَاشِفِ دِيَاجِ الظُّلْمَةِ ○ وَنَاصِرِ الْاُمَّةِ

ظلمت کی اندھیری راتوں کا روشن کرنے والا امت کا مددگار

Marfat.com

وَنَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ○

رحمتوں والا نبی اور قیامت کے روز اپنی امت کا شفاعت کرنے والا

یَوْمَ تَخْشَعُ الْاَصْوَاتُ وَتَشْخَصُ الْاَبْصَارُ ○

کہ جس روز خوف کے مارے آوازیں پست اور آنکھیں خیرہ ہوں گی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر جو نور

الْاَبْلَجِ وَالْبَھَاءِ الْاَبْھَجِ نَامُوْسِ تَوْرٰىةَ

روشن اور ضیاء تاباں ہے جو موسیٰ کی تورات کا ناموس اکبر

مُوْسٰی وَنَامُوْسِ الْاِنْجِیْلِ عِیْسٰی صَلَوٰتُ

اور عیسٰے کے انجیل کا ناموس اعظم ہے

اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ○

اللہ تعالےٰ کا درود اور سلام ہو آپ پر اور جملہ انبیاء پر

طِلَسْمِ فَلَکِ الْاَطْلَسِ فِیْ بُطُوْنِ کُنْتُ کَنْزًا

اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کہ میں تھا مخفی خزانہ

مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ طَاؤُسِ الْمُلْکِ

پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں کے بطون میں حضور فلک الاطلس کے

الْمُقَدَّسِ فِیْ ظُھُوْرِ فَخَلَقْتُ خَلْقًا فَتَعَرَّفْتُ

طلسم ہیں اور فرمان میں نے اپنی پہچان کے لئے مخلوق کو پیدا کیا پس مجھ سے

اِلَیْھِمْ فَعَرَفُوْنِیْ ○ قُرَّةُ عَیْنِ یَقِیْنٍ مِرْاٰتِ

انہوں نے مجھے پہچانا کے ظہور میں حضور ملک مقدس کے طاؤس خوشنما ہیں آپ یقین کی آنکھ

اُولِی الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلٰی شُھُوْدِ الْمَلِکِ

کی ٹھنڈک ہیں اور آپ اللہ تعالےٰ بادشاہ حقیقی ظاہر کے شہود (دیکھنے) کا تمام اولوالعزم

الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ نُوْرِ اَنْوَارِ اَبْصَارِ بَصَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ

پیغمبروں کے لئے آئینہ حق نما ہے اور تمام علوم اور معظم انبیاء کے آنکھوں کی بصارت کے جملہ

الْمُكَرَّمِيْنَ ○ وَكُلِّ نَظْرَكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ

انوار کا ایک جامع نور ہیں ۔ اے اللہ! وہ جو تیرے خلائق اولین اور آخرین میں سے تیری رحمت

مِنَ الْعَوَالِمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ

کا وسیع میدان اور تیری نگاہ کرم کا محل ہیں اللہ تعالےٰ کا درود ہو

عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ○

آپ پر اور آپ کے جملہ انبیا اور مرسلین بھائیوں پر

وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ○

اور آپ کے تمام پاک اور صاف آل اور اصحاب پر ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَاَتْحِفْ وَاَنْعِمْ وَاَمْنِحْ وَ

اے اللہ بھیج درود سلام تحفے انعام مہربانیاں

اَكْرِمْ وَاَجْزِلْ وَاَعْظِمْ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ

بخششیں بڑے پیمانے اور اچھے افضل اور مکمل درود

وَاَوْفٰى سَلَامِكَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا يَّتَنَزَّلَانِ

اور سلام حضور پر بھیج جو تیری باطنی ذات کی

مِنْ اُفُقِ كُنْهِ بَاطِنِ الذَّاتِ اِلٰى فَلَكِ سَمَآءِ

کنہ سے طلوع ہو کر اسماء اور صفات

مَظَاهِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَتَرْتَقِيَانِ عِنْدَ

کے مظاہر میں نمودار ہوں اور ہو

سِدْرَةِ مُنْتَهَى الْعَارِفِيْنَ اِلٰى مَرْكَزِ جَلَالِ

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس تیرے نور مبین کے جلال

Marfat.com

النُّورِ الْمُبِيْنِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

کی طرف چڑھنے والے ہوں۔ ہمارے سردار مولےٰ محمد کی ذات پر ہو

عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ عِلْمِ يَقِيْنِ الْعُلَمَاءِ

جو تیرا بندہ اور نبی اور رسول ہے اور تیرے علماء

الرَّبَّانِيِّيْنَ وَعَيْنِ الْيَقِيْنِ لِخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ○

ربانیین کا ذریعہ علم یقین ہے اور تیرے خلفاء راشدین کا وسیلہ عین الیقین ہے

وَحَقِّ يَقِيْنِ الْاَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ ○ الَّذِيْ تَاهَتْ

اور تیرے معزز انبیاء کا واسطہ حق الیقین ہے وہ ذات

فِيْ اَنْوَارِ جَلَالِهٖ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

جن کے جلال کے سامنے اولوالعزم رسلین

وَتَحَيَّرَتْ فِيْ دَرْكِ حَقَائِقِهٖ عُظَمَاءُ الْمَلٰٓئِكَةِ

سٹ شدر ہیں اور جن کے حقائق کے ادراک میں جلیل القدر فرشتے

الْمُهَيْمِنِيْنَ ○ اَلْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ

حیران ہیں اور جن پر فصیح عربی زبان کے اندر قرآن عظیم میں

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

یہ نازل فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالےٰ نے بڑا احسان فرمایا ہے

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

مومنین پر جبکہ بھیجا ان کے درمیان رسول ان کی جنس کا جوان پر

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں سکھاتا ہے کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

اور حکمت درآں حالیکہ وہ اس سے پہلے تھے صریح گمراہی میں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً ذَاتَکَ عَلٰی حَضْرَۃِ صِفَاتِکَ

اے اللہ! اپنا درود ذاتی بھیج اپنے نبی جامع جمیع

الْجَامِعِ لِکُلِّ الْکَمَالِ ○ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ

صفات پر جو تمام کمالات کا مجموعہ ہیں۔

الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ ○ مَنْ تَنَزَّہَ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ فِیْ

اور جو تیرے صفات جلال اور جمال سے متصف ہے جو تمام مخلوق میں بیمثل، بے مثال

الْمِثَالِ یَنْبُوْعِ مَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّۃِ ○ وَحِیْطَۃِ

اور منزہ ہے اور جو منبع کل معارف ربانیہ ہیں اور محیط

الْاَسْرَارِ الْاِلٰھِیَّۃِ ○ غَایَۃِ الْمُنْتَھٰی السَّائِلِیْنَ ○

جمیع اسرار الٰہیہ اور جو تمام سائلین کے منتہائے مقصود ہیں

وَدَلِیْلِ کُلِّ حَائِرٍ مِّنَ السَّالِکِیْنَ ○ مُحَمَّدٍ

اور جملہ حیرت زدہ سالکین کے راہنما ہیں اور جو ذات اور صفات

الْمَحْمُوْدِ بِالْاَوْصَافِ وَالذَّاتِ ○ وَاَحْمَدَ مَنْ

کے لحاظ سے محمد اور محمود اور جملہ اولین و آخرین کے درمیان احمد یعنی برتر

مَّضٰی وَمَنْ ھُوَ اٰتٍ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمٍ ○ بِدَایَۃَ

وستودہ تر ہیں اور ان پر ایسے سلام بھیج جن کی ابتداء

الْاَزَلِ وَغَایَۃَ الْاَبَدِ حَتّٰی لَا یُحْصِرُہٗ عَدَدٌ وَّلَا

ازل اور انتہا ابد ہو حتیٰ کہ نہ اس کا حساب ہو اور نہ

یَتَنَاھٰی مَدَدٌ ○ وَارْضَ عَنْ تَابِعِیْھِمْ فِی الشَّرِیْعَۃِ

اس کا شمار ہو سکے۔ اور اے اللہ تو راضی ہو ان کے تمام اصحاب و علماء

وَالطَّرِیْقَۃِ وَالْحَقِیْقَۃِ مِنَ الْاَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ

اور اہل طریقت سے جو ہر دو شریعت اور طریقت میں ان کی

Marfat.com

وَاَهْلِ الطَّرِيْقَةِ وَاجْعَلْنَا يَا مَوْلٰنَا مِنْهُمْ

متابعت کرنے والے ہیں اور اے مولیٰ ہمیں بھی ان میں

حَقِيْقَةً اٰمِيْن

سے کر دے۔

وِرْدِ يَوْمِ الْاَحَد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَتَّاحِ اَبْوَابِ

اے اللہ! درود اور سلام بھیج محمد پر جو تیری بارگاہ کے دروازوں کا کھولنے

حَضْرَتِكَ وَعَيْنِ عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ وَرَسُوْلِكَ

والا ہے۔ اور تیری مخلوق کے لیے عنایت اور رحمت کی آنکھ ہے اور

اِلٰى جِنِّكَ وَاِنْسِكَ وَوَحْدَانِيِّ الذَّاتِ الْمُنَزَّلِ

تمام عالم جنّ و انس کی طرف تیرے رسول ہیں۔ جو ذات کے لحاظ سے بے مثل اور نرالے

عَلَيْهِ الْاٰيَاتُ الْوَاضِحَاتُ مُقَيِّلِ الْعَثَرَاتِ

واحد ہیں۔ جن پر تیرے کھلم کھلا آیات نازل ہوئے۔ جو لغزشوں کے معاف کرنے والے ہیں

وَسَيِّدِ السَّادَاتِ الْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ

اور سرداروں کے سردار ہیں۔ اور امر کرنے والے ہیں اچھے کاموں کے اور منع کرنے

عَنِ الْمُنْكَرَاتِ مَاحِيْ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَاتِ

والے ہیں برائیوں سے۔ جو شرک اور گمراہیوں کو اپنی تیز تلواروں سے

بِالسُّيُوْفِ الصَّارِمَاتِ الشَّامِلِ مِنْ شَرَابِ

مٹانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے شاہدوں کے شراب پینے والے

Marfat.com

الْمُشَاهَدَاتِ الْمُسْتَقٰى مِنْ اَسْرَارِ الْقُدْسِ سَيِّدِ الْعَالَمِ

اور عالم قدس کے اسرار کو نوش فرمانے والے ہیں اور جو

بِالْمَاضِيْ وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ماضی اور مستقبل کے حالات جاننے والے ہیں۔ یعنی ہمارے سردار محمدؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ مَادَامَتِ الْاَرْضُ وَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بہترین مخلوق ہیں جب تک زمین اور

السَّمٰوٰتُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَّهُ

آسمان قائم ہیں اے اللہ درود اور سلام بھیج اس ذات پر جس کے

الْاَخْلَاقُ الرَّضِيَّةُ ۝ وَالْاَوْصَافُ الْمَرْضِيَّةُ

لیے اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ

وَالْاَقْوَالُ الشَّرْعِيَّةُ وَالْاَحْوَالُ الْحَقِيْقِيَّةُ وَ

اور اقوال شرعیہ اور احوال حقیقیہ اور

الْعِنَايَاتُ الْاَزَلِيَّةُ وَالسَّعَادَاتُ الْاَبَدِيَّةُ ۝

عنایات ازلیہ اور سعادات ابدیہ

وَالْفُتُوحَاتُ الْمَكِّيَّةُ وَالظُّهُورَاتُ الْمَدَنِيَّةُ ط

اور جن کے لیے فتوحات مکیہ اور ظہورات مدینہ اور

وَسِرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وَشَفِيْعُنَا يَوْمَ بَعْثِنَا الْمُسْتَجَارُ

جو ہیں تمام لوگوں کے بھید اور جو شفیع ہیں ہمارے قیامت کے دن اور

لَنَا لَدٰى رَبِّنَا الدَّاعِيْ اِلَيْكَ وَالْمُقْتَدٰى بِهٖ

رب تعالےٰ کی بارگاہ سے ہمارے لیے مغفرت مانگنے والے ہیں وہ تیری طرف بلانے

لِمَنْ اَرَادَ الْوُصُوْلَ اِلَيْكَ وَالْاَنِيْسُ بِكَ

والے ہیں اور ہر اس شخص کے پیشوا اور مقتدا ہیں جو تیرے وصال کا ارادہ رکھتا ہے

وَالْمُسْتَوْحِشُ عَنْ غَيْرِكَ ۝ حَتّٰى تَمَتَّعَ مِنْ

جو تیری ذات سے مانوس اور تیرے غیر سے متوحش ہیں ۔ حتیٰ کہ تیرے ذاتی

نُوْرِ ذَاتِكَ ۝ وَرَجَعَ بِكَ وَلَا بِغَيْرِكَ وَشَهِدَ

نور سے متمتع ہوئے ۔ اور تیرے نور کے ساتھ مرجوع (واپس) ہے اور تیرے غیر کے

وَحْدَتَكَ فِي كَثْرَتِكَ وَفُلْتَ لَهٗ بِلِسَانِ

ساتھ ۔ اور جس نے تیری وحدت کا مشاہدہ کیا ۔ عالم کثرت میں ۔ اور تو نے اُسے زبان

حَالِكَ وَقُوَّتِهٖ بِكَلَامِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ

حال سے خطاب کیا اور تو نے اُن کی اپنے کلام اور اپنے کمال سے یہ کہہ کر تقویت فرمائی

وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْكَ

کہ قائم رہو اس پر جس کا تجھے امر ہوا اور کنارہ کرو مشرکوں سے اور جو تجھے یاد کرنیوالے

فِيْ لَيْلِكَ وَالصَّابِرِيْنَ لَكَ فِيْ نَهَارِكَ ۝

ہیں رات کو اور تیرے لئے روزہ دار ہیں دن کو

الْمَعْرُوْفِ مَعَ مَلٰٓئِكَتِكَ اَنْتَ خَيْرُ خَلْقِكَ ۝

اور تیرے فرشتوں کے اندر خیر خلائق سے مشہور ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَرْفِ الْجَامِعِ

اے اللہ ہم تیری طرف وہ حرف جامع وسیلہ کرواتے ہیں ۔

لِمَعَانِيْ كَمَالِكَ نَسْئَلُكَ اِيَّاكَ رَبَّكَ اَنْ

جو تیرے کمال معانی کا حامل ہے اور خاص تجھ ہی سے سوال کرتے ہیں ۔

تُرِيَنَا وَجْهَ نَبِيِّنَا وَاَنْ تَمْحُوَ عَنَّا وُجُوْدَ

تیرے ساتھ کہ دکھا ہمیں اپنے نبی کا چہرہ مبارک اور مٹا ہم سے گناہوں

ذُنُوْبِنَا بِمُشَاهَدَةِ جَمَالِكَ وَتَغْمُرَنَا

کا وجود اپنے جمال کے مشاہدے سے اور ہمیں اپنے انوار کے سمندر میں

Marfat.com

فِيْ بِحَارِ اَنْوَارِكَ مَعْصُوْمِيْنَ مِنَ الشَّوَاغِلِ

اس طرح گم کردے کہ ہم تمام دنیوی مشاغل سے

اللَّدُنِيَّةِ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ غَائِبِيْنَ بِكَ

پاک ہو جائیں تیری طرف رغبت کرنے والے اور تجھ میں گم ہونے والے بن جائیں

يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ ○ يَا هُوَ يَا اَللّٰهُ ○

یا ہُو یا اللہ یا ہُو یا اللہ یا ہُو یا ہُو یا اللہ

لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ وَاَسْقِنَا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ ○

نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوائے ہمیں اپنی شراب محبت پلا دے

وَاَغْمِسْنَا فِيْ بِحَارِ اَحَدِيَّتِكَ حَتّٰى نَرْتَعَ

اور اپنی احدیت کے سمندر میں ہمیں غرق کردے

فِيْ بُحْبُوْحَةِ حَضْرَتِكَ ○ وَنَقْطَعَ عَنَّا اَوْهَامَ

تاکہ تیرے حضور کی وادیوں میں گھومیں اور اپنے

خَلِيْقَتِكَ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَنُوْرِنَا بِنُوْرِ

فضل اور رحمت سے ہم سے اپنی خلقت کے واہمات باطلہ دور کردے

طَاعَتِكَ ○ وَاهْدِنَا وَلَا تُضِلَّنَا ○ وَيَسِّرْنَا

اور ہمیں اپنی اطاعت کے نور سے منور کردے اور ہمیں ہدایت فرما اور گمراہ نہ کر اور غیر کی

بِعُيُوْبِنَا عَنْ عُيُوْبِ غَيْرِنَا بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا

عیوب کی نسبت ہمیں اپنے عیوب کا نگران کر ہمارے نبی

وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سردار محمد کے طفیل اللہ تعالیٰ کا درود اور سلام ہو

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَصَابِيْحِ الْوُجُوْدِ

ان پر اور ان کے آل پر اور ان کے اصحاب پر جو عالم وجود کے روشن چراغ

وَاَهْلِ الشُّهُوْدِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ نَسْئَلُكَ

ہیں اور اہل شہود ہیں اے ارحم الراحمین ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں

اَنْ تُلْحِقَنَا بِهِمْ وَتَمُنَّ عَلَيْنَا بِحُبِّهِمْ يَا اَللّٰهُ

کہ ہمیں ان سے ملا دے اور ان کی محبت ہمیں عطا کر دے یا اللہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○

یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اے رب ہمارے! ہماری دعا قبول فرما۔ تحقیق تو سننے والا اور دانا ہے۔

وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

اور ہم سے درگزر فرما تحقیق تو بڑا درگزر کرنے والا اور رحم والا ہے

وَهَبْ لَنَا مَعْرِفَةً نَافِعَةً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

اور ہمیں معرفت نافع عنایت فرما تحقیق تو ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ يَا رَحْمٰنُ

قادر ہے اے رب العالمین اے رحمٰن

يَا رَحِيْمُ ○ نَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنَا رُؤْيَتَهٗ

اے رحیم ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ دکھا ہمیں اپنے

وَحَبِيْبِكَ فِيْ مَنَامِنَا وَيَقْظَتِنَا ○

نبی کا دیدار خواب کے اندر اور بیداری کی حالت میں

وَاَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلٰوةً دَائِمَةً

اور ایسا درود وسلام بھیج ان پر جو قیامت تک ○ قائم دائم رہے

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○ وَاَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِكَ

اور کہ درود بھیج ہمارے بہترین ذات پر

Marfat.com

وردیوم الاثنین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ اَبَدًا وَّ

اے اللہ بھیج بہترین درود ہمیشہ کے لیے اور

اَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَّاَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ

بڑھنے والی برکتیں نازل فرما ابدی طور پر اور بھیج پاک سلام

فَضْلًا وَّعَدَدًا ○ عَلٰى اَشْرَفِ الْحَقَآئِقِ

کے تحفے انوار اس ذات پر جو

الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِيَّةِ ○ وَاَكْرَمِ الدَّقَآئِقِ

انسانیت اور جنیت کے حقائق میں سے زیادہ شریف ترین ذات ہیں

الْاِيْمَانِيَّةِ ○ وَطُوْرِ التَّجَلِّيَاتِ الْاِحْسَانِيَّةِ ○

اور ایمانی باریکیوں کے مجمع ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کے جلووں

وَمَهْبِطِ الْاَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَاسِطَةِ عِقْدِ

کے طور ہیں اور رحمانیت کے اسرار کے جائے نزول ہیں جو تمام

النَّبِيِّيْنَ وَمُقَدَّمَةِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ ○

انبیا کے عقد میثاق کا ذریعہ ہیں اور تمام مرسلین کے فوج

وَقَآئِدِ رَكْبِ الْاَوْلِيَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ۝

کے سپہ سالار ہیں اور جملہ اولیا اور صدیقین کے رسالے کے سردار

وَاَفْضَلِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِيْنَ حَامِلِ لِوَآءِ

ہیں اور تمام مخلوق میں سے افضل ہیں جو شفاعت کے اعلیٰ عزت کا جھنڈا

Marfat.com

الْعِزِّ الْاَعْلٰی ○ وَمَالِكِ اَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْاَسْنٰی ○

اٹھانے والے ہیں اور جو روشن بزرگی کے زمام کے مالک ہیں۔ جو

شَاهِدِ اَسْرَارِ الْاَزَلِ ○ وَمُشَاهِدِ اَنْوَارِ

دوز ازل کے اسرار دیکھنے والے اور سوابق اول کے انوار کے مشاہدہ

سُوَابِقِ الْاُوَلِ ۵ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ

کرنے والے ہیں اور جو زبان قدیم کے

وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ○ مَظْهَرِ

ترجمان اور علم حلم اور حکمت کے منبع ہیں

سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِیِّ وَالْكُلِّیِّ ۵ وَاِنْسَانِ عَیْنِ

جو جزئی اور کلی جود اور سخاوت کی سر کے مظہر ہیں اور

الْوُجُوْدِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَرُوْحِ جَسَدِ

علوی اور سفلی وجود کی آنکھ کی

الْكَوْنَیْنِ ○ وَعَیْنِ حَیٰوةِ الدَّارَیْنِ ۵ الْمُتَحَقِّقِ

پتلی ہیں اور جو دونوں جہانوں کے جسد کے روح و روان ہیں

بِاَعْلٰی رُتَبِ الْعُبُوْدِیَّةِ ○ وَالْمُتَخَلِّقِ بِاَخْلَاقِ

اور دارین کی زندگی کا سرچشمہ ہیں۔ جو عبودیت کے اعلیٰ مراتب پر متحقق ہیں

الْمَقَامَاتِ الْاِصْطِفَائِیَّةِ ○ اَلْخَلِیْلِ الْاَعْظَمِ

اور اصطفائیت کے مقامات کے اخلاق سے متخلق ہیں اللہ تعالیٰ کے بڑے

وَالْحَبِیْبِ الْاَكْرَمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ

خلیل اعظم اور حبیب اکرم ہیں۔ یعنی ہمارے سردار اور مولے محمد

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّی اللّٰهُ

ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب اللہ تعالیٰ کا درود ہو

Marfat.com

عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ

اس پر اور اس کے آل اور اصحاب پر تیرے معلومات اور

وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذَكَرَهُ

تیرے کلمات کے عدد کے موافق اور جس قدر تیرے

الذَّاكِرُوْنَ ○ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَ

یاد کرنے والوں نے تجھے یاد کیا ہے اور جس قدر دنیا کے

ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ○ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَآئِمًا

غافل لوگ تیرے ذکر سے غافل رہے اور ان پر سلام بھیج ہمیشہ

كَثِيْرًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنُوْرِهٖ

بہت کثرت کے ساتھ ۔ اے اللہ ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں اس کے نور سے

السَّارِيْ فِيْ وُجُوْدِ اَنْ تُحْيِيَ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ

جو تمام کائنات کے اندر جاری اور ساری ہے اور کہ ہمارے دلوں کو زندہ کرا ان کے

جَيْوَةِ قَلْبِكَ الْوَاسِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

اس پاک دل سے جو واسع اور محیط ہے ہر چیز پر اور جو مومنوں کے لئے رحمت

عِلْمًا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ

علم ہدایت اور خوشخبری ہے کہ تو

تَشْرَحَ صُدُوْرَنَا بِنُوْرِ صَدْرِهِ الْجَامِعِ مَا

کھولے ہمارے سینوں کو ان کے اس جامع سینے کے نور سے جس کی نسبت آیا ہے

فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وَّضِيَآءً وَّذِكْرٰى

ہم نے نہیں چھوڑی کوئی شے اس کتاب میں سے اور جو ہے روشنی اور نصیحت

لِلْمُتَّقِيْنَ ○ وَتُطَهِّرَ نُفُوْسَنَا بِطَهَارَةِ نَفْسِهٖ

واسطے پرہیزگاروں کے اور کہ پاک کرے تو ہمارے نفسوں کو اس کے پاک مزکی

الزَّكِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ ○ وَتُعَلِّمَنَا بِأَنْوَارِ عُلُومِ كُلِّ

اور مرضیہ نفس کے نور سے اور کہ تو سکھائے ہمیں ان کے علوم کے انوار سے

شَيْءٍ أَحْصَيْتَهُ فِي كُلِّ إِمَامٍ مُّبِينٍ ○

جیسا کہ آیا ہے اور ہر شے ہم نے جمع اور محفوظ کر رکھی ہے امام مبین کے اندر

وَتَسْرِيَ سَرَائِرَهُ فِينَا بِلَوَامِعِ أَنْوَارِكَ

اور ان کے اسرار کو جمع کر ہمارے اندر اپنے انوار کی روشنیوں سے

حَتَّى تَفْنَيْتَ عَنَّا فِي حَقِّ حَقِيقَتِهِ فَيَكُونَ

یہاں تک کہ تو ہمیں فنا کر دے اپنے سے ان کی حقیقت میں یہاں تک کہ

هُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَمْ يَمُتْ وَفِينَا بِقَيُّومِيَّتِكَ السَّرْمَدِيَّةِ

وہ زندہ اور قائم رہ جائے ہمارے اندر تیری سرمدی قیومیت کے ساتھ

فَنَعِيشَ بِرُوحِهِ عَيْشَ الْحَيَوَةِ الْأَبَدِيَّةِ ○

تاکہ ہم اس کی روح سے ابدی عیش کریں اللہ تعالیٰ کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

درود ہو ان پر اور ان کے آل اور اصحاب پر اور سلام

تَسْلِيمًا كَثِيرًا آمِينَ ○ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

نازل فرما ان پر بہت کثرت سے آمین اپنے فضل اور رحمت سے

عَلَيْكَ يَا حَنَّانُ ○ يَا مَنَّانُ ○ يَا رَحْمٰنُ ○ وَ

اے پر یا حنان یا منان یا رحمن اور

بِتَجَلِّيَاتِ مَنَازِلَاتِكَ فِي مَرْآتِ شُهُودِهِ

انکے مشاہدے کے آئینے میں جن تجلیات کا نزول ہو اس میں سے

لِمَنَازِلَاتِ تَجَلِّيَاتِكَ فَتَكُونَ مِنَ الْخُلَفَاءِ

اے پر بھی تجلیات کا نزول ہو تاکہ ہم ان کے خلفاء

Marfat.com

الرَّاشِدِيْنَ وَوَلِيَّةِ الْاَقْرَبِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ

راشدین اور اولیاء مقربین میں سے ہو جائیں ابد الآباد

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

درود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد پر

جَمَالُ لُطْفِكَ وَجَمَالُ عَدْلِكَ وَجَلَالُ

جو تیرے لطف کا جمال ہے اور تیرے مراتبوں کا حامل ہے اور تیرے ملک کا

مُلْكِكَ وَكَمَالُ قُدْسِكَ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ

جلال ہے اور تیرے عالم قدس میں کمال کا مالک ہے جو نور مطلق ہے

بِسِرِّ الْمَعِيَّةِ الَّتِيْ لَا يُقَيِّدُ الْبَاطِنَ مَعْنًى

اس معیت کے بھید میں جس کو تیری عیاب میں نہ کوئی شے! طن معنوی لحاظ

فِيْ غَيْبِكَ الظَّاهِرَ حَقًّا فِيْ شَهَادَتِكَ شَمْسُ

سے اور نہ تیری شہادت میں ظاہری طور پر اسے حقیقی طور پر مقید کر سکتی ہے

الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَمَجْلَى حَضْرَةِ الْحَضَرَاتِ

آپ اسرار ربانی کے آفتاب ہیں اور بارگاہ رحمانیت کے تجلی گاہ ہیں

الرَّحْمَانِيَّةِ ○ مَنَازِلُ الْكُتُبِ وَالْقِيَمِ ○

اور زبردست آسمانی کتب کے جائے نزول ہیں اور

وَنُوْرُ الْاٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ ۙ الَّذِيْ خَلَقْتَهُ

آیات بینات کے نور ہیں۔ وہ ذات ہیں جن کو تو نے بنایا ہے

مِنْ نُوْرِ وَجْهِكَ وَحَقَّقْتَهُ بِاَسْمَائِكَ وَ

اپنے چہرے کے نور سے اور تو نے اسے متحقق فرمایا ہے اپنے اسماء اور

صِفَاتِكَ وَخَلَقْتَ مِنْ نُوْرِهِ الْاَنْبِيَاءَ

صفات سے اور تو نے پیدا کیا ان کے نور سے انبیاء

Marfat.com

وَالْمُرْسَلِيْنَ ○ وَتَعَرَّفْتَ اِلَيْهِمْ بِاَخْذِ مِيْثَاقِهِمْ

اور مرسلین کو — اور ازل کے روز — میثاق کے ذریعے

عَلَيْهِمْ بِقَوْلِكَ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ وَاِذْ اَخَذَ

آپ کا تعارف اپنے اس قول — حق المبین کے — ذریعے کرایا اور یاد کر

اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ

اے میرے نبی وہ وقت — جبکہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ لیا پیغمبروں سے کہ آئیں گی

وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ

تمہاری طرف میری کتاب اور حکمت پھر آئے گا — تمہارے طرف میرا رسول جو

لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ

تصدیق کرنے والا ہوگا اس چیز کا جو تمہارے پاس ہوگی کہ تم ان پر ایمان لاؤ گے اور

ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ

ان کی امداد کرو گے ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ آیا تم نے اقرار کر لیا اور اس اقرار پر ہماری

قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ

ضمانت قبول کی پیغمبروں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا — فرمایا اللہ تعالےٰ نے

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

کہ تم گواہ رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہ رہیں گے ۔ اے اللہ درود اور سلام

عَلٰى بَهْجَةِ الْكَمَالِ وَتَاجِ الْجَلَالِ وَبَهَآءِ

اس ذات پر — جو کمالات کی شگفتگی — اور جلال کے تاج اور

الْجَمَالِ وَشَمْسِ الْوِصَالِ وَعَيْنَةِ الْوُجُوْدِ

جمال کی روشنی — اور وصال کے سورج — اور عالم وجود کے لئے

وَحَيٰوةِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَزَّ جَلَالُ سَلْطَنَتِكَ

مشک کی ڈبیا ہیں — اور ہر موجود کی زندگی ہیں — جو تیرے سلطنت کے جلال

وَجَلَالِ عِزِّ مَمْلَكَتِكَ وَمَلِيكِ صُنْعِ

کی عزت اور تیری مملکت کے عزت کے جلال اور تیری قدرت

قُدْرَتِكَ ○ وَطِرَازِ صَفْوَةٍ مِنْ آهْلِ

کی صنعت کے مالک اور اہل قرب میں سے اہل صفوت کے

قُرْبِكَ ○ وَسِرِّ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ ○ وَحَبِيبِ اللّٰهِ

نقش و نگار ہیں اور اللہ تعالےٰ کے سر اعظم اور اللہ تعالیٰ کے حبیب

الْاَكْرَمِ ○ وَخَلِيلِ اللّٰهِ الْمُكَرَّمِ ○ سَيِّدِنَا

اکرم اور اللہ تعالےٰ کے خلیل مکرم ہیں ہمارے سردار

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ط ۵

اور مولےٰ محمد اللہ تعالےٰ کا درود ہو ان پر اور سلام

وَرَضِيَ اللّٰهُ الثَّلٰثَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط ۵

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَيْكَ ○ وَنَتَشَفَّعُ

اے اللہ ہم تیری طرف انہیں وسیلہ پکڑتے ہیں اور انہیں

بِكَ لَدَيْكَ صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى ○

تیری طرف شفیع گردانتے ہیں وہ جو صاحب شفاعت ہیں

وَالْوَسِيلَةِ الْعُظْمٰى وَالذَّرِيعَةِ الْغَرَّاءِ ○

اور وسیلہ اعظمی اور ذریعہ عزائے (روشن)

وَالْمَكَانَةِ الْعُلْيَا ○ وَالْمَنْزِلَةِ الزُّلْفٰى وَقَابَ

اور مالک مکان عالی اور منزل قربی یعنی قاب قوسین

قُوَّتَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ۝ وَأَنْ نُحَقِّقَ بِهٖ ذَاتًا

او ادنے ہیں یہ کہ تو ہمیں متحقق کرے ان کے ساتھ

وَصِفَاتًا وَّأَسْمَاءً وَّأَفْعَالًا وَّآثَارًا حَتّٰى

از روئے ذات وصفات واسما اور افعال اور آثار کے یہاں تک کہ

لَا نَرٰى وَلَا نَسْمَعَ وَلَا نَحُسَّ وَلَا نَجِدَ إِلَّا

ہم نہ دیکھیں نہ سنیں نہ محسوس کریں اور نہ پائیں تیرے بغیر اور

إِيَّاكَ ۝ إِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

کوئی چیز اے ہمارے اللہ اور ہمارے مالک ہم تجھے تیرے فضل اور رحمت کا

أَنْ تَجْعَلَ هَوِيَّتَنَا عَيْنَ هَوِيَّتِهٖ فِيْ

واسطہ دیتے ہیں کہ تو ہماری ہویت کو عین ان کی ہویت بنا دے ان کے

أَوَائِلِهٖ وَنِهَايَتِهٖ بُوْدِ خُلَّتِهٖ وَصَفَائِهٖ

زمان اوائل سے لے کر ان کے زمان نہایت تک تاکہ ہم میں ہمیشہ قائم رہے

وَمَحَبَّتِهٖ ۝ وَفَوَائِحَ أَنْوَارِ بَصِيْرَتِهٖ ۝ وَ

ان کی دوستی کی محبت اور محبت کی صفائی اور ان کی بصیرت کے انوار کے سرچشمے اور

جَوَامِعَ أَسْرَارِ سَرِيْرَتِهٖ ۝ وَرَحِيْمَ رَحْمَائِهٖ

ان کے خلوت گاہ کے اسرار کے مجمع اور ان کے رحماء کی رحمتیں

وَنَعِيْمَ نُعَمَائِهٖ ۝ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ

اور ان کے نعماء کی نعمتیں اے اللہ! ہم تجھ سے تیرے

بِجَاهِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کے صدقے

وَسَلَّمَ الْمَغْفِرَةَ وَالرِّضٰى وَالْقَبُوْلَ فَبُوْلَا

تجھ سے تیری بڑی بڑی مغفرت اور رضا مندی کا سوال کرتے ہیں اور ایسی قبولیت

تَامًّا ○ وَلَا تَكِلْنَا إِلَى نَفْسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ

کامل کما کر ۔ اس کے بعد تو ہمیں ایک لحظہ کے لئے بھی اپنے نفس کے حوالے نہ کرے

يَا نِعْمَ الْمُجِيبُ وَقَدْ دَخَلَ الدَّخِيلُ يَا

اے عمدہ دعا قبول کرنے والے تیری بارگاہ میں یہ بندہ ناچیز داخل ہونیوالا ہے

مَوْلَايَ ○ فَإِنَّ غُفْرَانَ ذُنُوبِ الْخَلْقِ

اے میرے مالک! پس تحقیق تمام مخلوقات کیا نیکوکار اور کیا بدکار

بِأَجْمَعِهِمْ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ بَرِّهِمْ وَ

اولین و آخرین کے گناہوں کی مغفرت

فَاجِرِهِمْ كَقَطْرَةٍ فِي بَحْرِ جُودِكَ الْوَاسِعِ

تیری اس بحر رحمت کے سامنے کہ جس کا نہ کوئی کنارہ ہے

الَّذِي لَا سَاحِلَ لَهُ وَلَا غَايَةَ لَهُ فَقَدْ

اور نہ کوئی نقاہ اور نہایت ہے ایک قطرے کے برابر ہے

قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِينُ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

پس تحقیق تو نے خود فرمایا ہے اور تیرا قول صریح حق ہے کہ ہم نے نہیں بھیجا تم کو

إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ○ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

مگر محض رحمت واسطے تمام جہانوں کے اللہ کا درود ہو آپ پر اور

عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ○ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ

آپ کے آل اور اصحاب تمام پر اے رب تحقیق بسبب

الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ○

بڑھاپے میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں

وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ رَبِّ

لیکن اس طویل مدت میں ۔ اے اللہ میں کبھی دعا کے وقت تیری رحمت اور قبولیت سے محروم

Marfat.com

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

رہنیں رہا۔ اے رب مجھے دکھ پہنچا ہے اور تو ارحم الرحمین ہے

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

اے رب میرے میں اس خیر کا جو تو نے میری طرف نازل فرمایا ہے بہت محتاج ہوں

یَا مُعِیْنَ الضُّعَفَآءِ ۵ یَا عَظِیْمَ الرَّجَآءِ ۵

اے کمزوروں کے مددگار اے امیدوں کے بڑے آسرے

یَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰی یَا مُنَجِّیَ الْهَلْكٰی یَا

اے ڈوبتوں کے بڑے سہارے اے ہلاک ہونے والوں کو بچانے والے اے

نِعْمَ الْمَوْلٰی ۵ یَا اَمَانَ الْخَآئِفِیْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ

اچھے اور بہترین مالک اے ڈرنے والوں کی جائے امان نہیں ہے کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ

اللہ کے سوائے اللہ تعالےٰ بڑی عظمت اور حلم والے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ

بڑے عرش والے کے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝

مالک سات آسمانوں اور عرش کریم کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی الْجَامِعِ الْاَكْمَلِ ۝

اے اللہ درود بھیج اور سلام اس ذات پر جو اکمل اور جامع

وَالْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ الْاَفْضَلِ طِرَازِ حُلَّةِ

قطب ربانی ہے اور جماعت ایمان کے لئے

الْاِیْمَانِ وَمَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ۵

عمدہ نقش و نگار ہیں اور جود اور احسان کے معدن ہیں۔

Marfat.com

صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ ۵ وَالْعُلُوْمِ

جو صاحب ہمت آسمانی اور عالم علم

اللَّدُنِّيَّةِ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ خَلَقْتَ

لدنی ہیں اے اللہ درود بھیج اس پر جس کی خاطر تو نے

الْوُجُوْدَ لِاَجْلِهٖ ۵ وَرَخَّصْتَ الْاَشْيَاءَ

کائنات پیدا کی اور اشیاء کو ارزاں کیا

بِسَبَبِهٖ مُحَمَّدِ الْمَحْمُوْدِ صَاحِبِ الْمَكَارِمِ

اس کے سبب یعنی محمد و محمود جو صاحب بزرگی

وَالْجُوْدِ ۵ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَقْطَابِ ۵

اور جود ہیں اور ان کے آل اور اصحاب پر ہو جو اقطاب

السَّابِقِيْنَ اِلٰى جَنَابِ ذٰلِكَ الْجَنَابِ ۝

سابقین ہیں ان کی بارگاہ معلے کے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود بھیج اور سلام اوپر سردار ہمارے حضرت محمد کے

النُّوْرِ الْبَهِيِّ وَالْبَيَانِ الْجَلِيِّ وَاللِّسَانِ

کہ جو صاحب نور روشن ہیں۔ اور صاحب بیان جلی اور لسان

الْعَرَبِيِّ وَالدِّيْنِ الْحَنِيْفِيِّ ۝ الْمُؤَيَّدِ

عربی اور مالک دین حنفی ہیں اور جو مؤید ہیں

بِالرُّوْحِ الْاَمِيْنِ ۝ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۵

ساتھ تائید جبرائیل روح الامین کے کتاب مبین کے ذریعے

وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ ۝

اور وہ خاتم النبیین اور باعث رحمت ہیں واسطے تمام جہان والوں اور جملہ خلائق کے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَہٗ مِنْ

اے اللہ درود اور سلام بھیج اس پر جن کو تو نے اپنے نور سے

نُوْرِکَ وَجَعَلْتَ کَلَامَہٗ مِنْ کَلَامِکَ

پیدا کیا اور اس کے کلام کو اپنا کلام بنایا اور ان کو

وَفَضَّلْتَہٗ عَلٰی اَنْبِیَآئِکَ وَاَوْلِیَآئِکَ ۵

اپنے جملہ انبیاء اور اولیاء پر فضیلت بخشی

وَجَعَلْتَ السِّعَایَۃَ مِنْکَ اِلَیْکَ وَمِنْہُ

اور تو نے مقرر فرمایا چلنا تجھ سے اس کی طرف اور اس سے

اِلَیْھِمْ کَمَالَ کُلِّ وَلِیٍّ لَّکَ ۵ وَھَادِیْ

ان کی طرف جو تیرے ہر ولی کے لئے ذریعہ کمال ہے اور تجھے اور تیری راہ

کُلِّ مُضِلٍّ عَنْکَ ھَادِیْ الْخَلْقِ لِلْ

ہر گمراہ کے لئے باعث ہدایت ہے اور حق کی طرف خلقت

الْحَقِّ ۵ تَارِکِ الْاَشْبَاہِ لَکَ جَلَدٌ وَ

کا ہادی ہے اور تیرے لئے اشیاء غیر کا تارک ہے اور تیرے

مَعْدِنِ الْخَیْرِ بِفَضْلِکَ ۵ وَخَاطَبْتَہٗ

فضل کے خیر کا معدن ہے اور تو نے اپنے قرب کے

عَلٰی بِسَاطِ قُرْبِکَ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

بساط پر انہیں یوں خطاب فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تیرے اوپر بڑا فضل ہے

عَظِیْمًا ۵ اَلْقَآئِمِ لَکَ فِیْ لَیْلِکَ ۵ وَالصَّآئِمِ

جو ساری رات تیری یاد میں کھڑا ہونے والا ہے

لَکَ فِیْ نَھَارِکَ ۵ وَالْھَآئِمِ بِکَ فِیْ

اور دن کو تیری رضامندی کی خاطر روزہ دار ہے اور جو تیری

Marfat.com

جَلَالِكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ ۝

جلال سے ڈرنے والا ہے اے اللہ درود اور سلام بھیج اپنے نبی پر

اَلْخَلِيْفَةِ فِيْ خَلْقِكَ ۝ اَلْمُشْتَغِلِ بِذِكْرِكَ ۝

جو خلقت میں تیرا خلیفہ ہے اور جو تیرے ذکر میں مشغول رہتا ہے

اَلْمُتَفَكِّرِ فِيْ خَلْقِكَ ۝ وَالْاَمِيْنِ لِسِرِّكَ ۝

اور جو تیری مخلوقات میں فکر کرنے والا ہے اور جو تیرے بھید کا امین ہے

وَالْبُرْهَانِ لِرُسُلِكَ ۝ اَلْحَاضِرِ فِيْ سَرَائِرِ

اور تیرے جملہ رسولوں کے لئے ایک قوی برہان ہے اور جو تیرے مقام

قُدْسِكَ ۝ وَالشَّاهِدِ اِلٰى جَمَالِ جَلَالِكَ ۝

قدس کے اسرار میں حاضر اور تیرے جلال و جمال کے مشاہدہ کرنے والا ہے

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ الْمُفَسِّرِ لِاٰيَاتِكَ

ہمارے سردار اور مولا محمد جو تیرے آیات کا تفسیر کرنے والا

وَالظَّاهِرِ فِيْ مُلْكِكَ ۝ وَالْغَائِبِ فِيْ

اور تیرے عالم ملک میں ظہور فرما اور عالم ملکوت میں غیبیت

مَلَكُوْتِكَ ۝ وَالْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ وَ

حاصل کرنے والا ہے اور جو تیرے صفات سے متخلق اور تیرے

الدَّاعِيْ اِلٰى جَبَرُوْتِكَ ۝ حَضْرَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ ۝

بارگاہ رحمانیت کے عالم جبروت کی طرف بلانے والے ہیں

وَالْبُرْدَةِ الْجَلَالِيَّةِ ۝ وَالسَّرَابِيْلِ الْجَمَالِيَّةِ

جو تیری جلالیت کی چادر اور تیری جمالیت کے سراویل ہیں۔

اَلْعَرْشِ السَّقْفِ ۝ وَالْحَبِيْبِ النَّبَوِيِّ

جو اللہ تعالےٰ کے عرش معلےٰ اور نبی حبیب

Marfat.com

وَالنُّوْرِ الْبَهِيِّ ۙ وَالدُّرِّ النَّقِيِّ ۙ وَالْمَصَابِيْحِ

اور نور روشن گوہر پاک اور چراغ مضبوط

الْقَوِيِّ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى

ایسی اے اللہ درود اور سلام بھیج ان پر اور ان کے

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ

آل و اصحاب پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم اور ان کی آل

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

پر تحقیق تو حمد اور مہد والا ہے

وِرْدِ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور نبی محمد پر

بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ ۙ وَرُوْحِ

جو تیرے انوار کا سمندر اور تیرے اسرار کا معدن ہے تیرے بندوں کے

اَرْوَاحِ عِبَادِكَ ۙ اَلدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ ۙ

ارواح کا روح ہے فخر کے لایق گوہر یکتا ہیں

وَالرَّحْمَةِ السَّابِقَةِ ۙ وَالْعَبْقَةِ النَّافِحَةِ

سب سے سبقت لے جانے والی رحمت اور کستوری کی خوشبو وارد بہ ہیں

بُؤْبُؤِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ ۙ

تمام موجودات کا خاصہ خلاصہ ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کی رحمت کی حاء

Marfat.com

وَجِيْمِ الدَّرَجَاتِ ۵ وَسِيْنِ السَّعَادَاتِ وَ

اور درجات کے جیم سعادات کے سین اور

نُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَمَالِ الْكُلِّيَّاتِ وَمُنْشَأِ

عنایات کے نون ہیں کائنات کے کل کلیات کے کمال اور

الْاَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْاَبَدِيَّاتِ ۵ الْمَشْغُوْلِ

جملہ ازلیات کے منشاء اور تمام ابدیات کے خاتم ہیں تمام دینوی

رِبْكَ عَنِ الْاَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ ۵ الطَّاعِمِ

اشیا سے منہ موڑ کر تیرے ساتھ مشغول ہیں اور تیرے

مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ ۵ الْمُسْقِيْ

مشاہدات کے پھلوں کو نوش جان فرمانے والے اور تیرے

مِنْ اَسْرَارِ الْقُدْسِيَّاتِ وَالْعَالِمِ بِالْمَاضِيْ

قرب کے مقدس اسرار کے مشربتین پینے والے ہیں ۔ حالات ماضی

وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ ۵ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ

اور مستقبل کے جاننے والے ہیں ۔ یعنی ہمارے سردار اور مولے محمدؐ جو بہترین

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

خلائق ہیں ۔ اللہ تعالے کا درود اور سلام اُن پر اور اُن کے آل اور اصحاب پر

الْاَخْيَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

جو کہ اخیار اور ابرار ہیں اے اللہ درود بھیج

عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ ۵ وَعَلٰى

روح پر فتوح حضرت محمد پر تمام ارواح میں سے اور تمام

جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ ۵

لوگوں کے جسموں میں سے آپکے جسم مبارک پر اور تمام قبور میں سے آپکی قبر شریف پر

وَعَلٰی اَسْمَآئِہٖ فِی الْاَسْمَآءِ وَعَلٰی قَلْبِہٖ فِی الْقُلُوْبِ

اور جملہ اسماء میں سے آپ کے اسم مبارک پر اور تمام قلوب میں سے

وَعَلٰی مَنْظَرِہٖ فِی الْمَنَاظِرِ وَعَلٰی سَمْعِہٖ فِی

آپ کے قلب منور پر اور جملہ مناظر میں سے آپ کے منظر مقدس پر اور کل کانوں

الْمَسَامِعِ وَعَلٰی حَرَکَتِہٖ فِی الْحَرَکَاتِ

میں سے آپ کے کان شریف پر اور جمیع حرکات میں سے آپ کی حرکت بابرکت پر

وَعَلٰی سُکُوْنِہٖ فِی السَّکَنَاتِ وَعَلٰی قُعُوْدِہٖ

اور تمام سکنات میں سے آپ کے سکون پر اور جملہ بیٹھکوں میں سے

فِی الْقُعُوْدَاتِ وَعَلٰی قِیَامِہٖ فِی الْقِیَامَاتِ

آپ کے مقدس بیٹھک پر اور کل قیاموں میں سے آپ کے قیام مبارک پر

وَعَلٰی لِسَانِہِ الْبَشَاشِ الْاَزَلِیِّ وَالْخَتْمِ

اور آپ کے بشاش ازلی اور ختم

الْاَبَدِیِّ وَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

ابدی زبان پر درود اور سلام ہو اے اللہ درود بھیج محمد کی اس ذات پر اور آپ کی آل

وَاَصْحَابِہٖ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَکُلَّ مَا عَلِمْتَ ۝

اور اصحاب پر اتنی تعداد میں جتنا کہ آپ کے علم میں ہے اور اتنی مقدار میں جتنا کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ الَّذِیْ اَعْطَیْتَہٗ

اے اللہ درود اور سلام بھیج محمد کی اس ذات پر جس پر تو نے بخشش فرمائی

وَکَرَّمْتَہٗ وَفَضَّلْتَہٗ وَنَصَرْتَہٗ وَاَعْنَتَہٗ

اور عزت بخشی اور فضیلت دی اور نصرت و فتح عطا کی اور اعانت فرمائی

وَقَرَّبْتَہٗ وَاَدْنَیْتَہٗ وَسَقَیْتَہٗ وَمَکَّنْتَہٗ

اور قرب بخشا اور نزدیکی عطا کی اور شراب معرفت پلائی اور عالی جگہ دی

Marfat.com

وَمَلَأْتَهٗ بِعِلْمِكَ الْاَنْفُسَ ۵ وَبَسَطْتَهٗ

اور اس کو بھر دیا نفیس علم سے اور اُسے کشایش دی

بِحِلْمِكَ الْاَطْرَسِ ۵ وَزَيَّنْتَهٗ بِقَوْلِكَ

بڑے حوصلے سے اور روشن قول سے اُسے

الْاَفْنَسِ ۵ فَجْرَ الْاَمْلَاكِ وَعَذْبَ خُلُقٍ

مزین فرمایا ملکوں کے صبح صادق لوگوں کے خلق کی

الْاَخْلَاقِ ۵ وَنُوْرَكَ الْمُبِيْنَ ۵ وَعَبْدَكَ

مٹھاس اور تیرا نور مبین سے اور بندہ

الْقَدِيْمَ وَحَبْلِكَ الْمَتِيْنَ ۵ وَحِصْنَكَ

قدیم اور مضبوط رسی اور محکم

الْحَصِيْنَ ۵ وَجَلَالَ الْحَكِيْمِ وَجَمَالَكَ

قلعہ ہے اور تیری حکمت کا جلال اور تیری کرم کا

الْكَرِيْمَ ۵ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

جمال ہے ہمارے سردار اور مولیٰ محمد اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

کا درود اور سلام ان پر اور ان کی آل پر اور اصحاب پر ہو

مَصَابِيْحِ الْهُدٰى ۵ وَقَنَادِيْلِ الْوُجُوْدِ

جو نور ہدایت کے چراغ ہیں اور عالم وجود کے روشن قندیل ہیں

كَمَالِ السُّعُوْدِ ۵ وَالْمُطَهَّرِ مِنَ الْعُيُوْبِ ۵

کمال اہل سعادت ہیں اور جملہ عیوب سے پاک ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صَلَاةً تَحُلُّ

اے اللہ ان پر ایسا درود اور سلام بھیج کہ جس کی برکت سے

Marfat.com

بِهَا الْعُقُوْدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ ۵

عقدے حل ہو جائیں اور ایسی ریح رحمت نازل فرما کہ جس سے تکلیفیں رفع ہو جائیں

وَتُرْحَمُ بِهَا النَّوَازِلُ وَتُكْشَفُ بِهَا الْعَطَبُ ۵ وَتُكْرَمُ بِهَا

اور ایسا لطف اور شفقت نازل فرما کہ جس سے دکھ دور ہو جائے۔ اور ایسی تعظیم و تکریم

تُقْضٰى بِهِ الْاَرَبُ ۵ يَا رَبِّ يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ

مرحمت فرما کہ جس سے مشکل کام حل ہو جائیں۔ یا رب یا اللہ یا حی

يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۵ نَسْئَلُكَ

یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام ہم تجھ سے

بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ فَضْلًا وَّمَنًّا ۵ وَمِنْ غَرَائِبِ

تیرے کمال فضل اور لطف کے سبب مانگتے ہیں

فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ

اے کرم کرنے والے اور رحم کرنے والے اے اللہ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ

درود اور سلام اپنے بندے اور اپنے نبی اور رسول

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اور ہمارے سردار اور نبی محمد نبی امی

وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ ۵ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

اور رسول عربی پر نازل فرما اور ان کی آل اور اصحاب پر

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ

اور آپ کی بیویوں اور اولاد اور آپ کے اہل بیت پر

صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ

ایسا درود بھیج کہ جو تیرے لئے رضامندی اور اسکے ادا حقوق کا

Marfat.com

اَدَآءً وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ

موجب ہو اور بنا انہیں ہمارے لئے وسیلہ اور فضیلت اور شرف

الْاَعْلٰى وَالدَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ

اعلیٰ اور درجہ اعلیٰ اور بلندی کا ذریعہ اور

اَبْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ

انہیں وہ مقام محمود عطا فرما کہ جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ

اے ارحم الراحمین اے اللہ ہم تیرے ساتھ توسل پکڑتے ہیں

بِكَ وَنَسْئَلُكَ وَنَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِكِتَابِكَ

پکڑتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں تیری کتاب

الْعَزِيْزِ وَنَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

عزیز کے ساتھ اور نبی کریم ہمارے سردار محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ وَبِشَرَفِ الْمَجْدِ

صلے اللہ علیہ وسلم سے توسل پکڑتے ہیں اور ان کی بڑی شرافت سے

وَبِاَبَوَيْهِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَبِصَاحِبَيْهِ

اور ان کے اجداد ابراہیم اور اسمٰعیل کے ساتھ اور انکے صاحبین

اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَذِى النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ وَ

حضرت ابی بکر اور حضرت عمر سے اور ذی النورین حضرت عثمان سے اور

وَاٰلِهٖ فَاطِمَةَ وَعَلِيٍّ وَّوَلَدَيْهِمَا الْحَسَنِ

ان کے آل پاک حضرت فاطمہ اور حضرت علی سے اور ان کے فرزندان حضرت امام حسن

وَالْحُسَيْنِ وَعَمَّيْهِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ ؓ

اور حضرت امام حسین سے اور انکے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس سے

Marfat.com

وَزَوْجَتِهٖ خَدِیْجَۃَ وَعَائِشَۃَ رِضْوَانُ اللّٰہِ

اور ان کے ازواج حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ سے رضی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

تعالے علیہم اجمعین اے اللہ ان پر درود اور سلام

عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اَبَوَیْہِ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ

بھیج اور ان کے اجداد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل

وَعَلٰی کُلِّ اٰلٍ وَّصَحْبٍ کُلَّ صَلٰوۃٍ یَّلِیْقُ بِھِمْ

اور ان کے آل و اصحاب کو بھیج ایسا درود کہ

لِسَانُ الْاَزَلِ فِیْ رِیَاضِ الْمَلَکُوْتِ

زبان ازلی اس کی ترجمانی کرے عالم ملکوت

وَعُلُوِّ الْمَقَامَاتِ وَنَیْلِ الْکَرَامَاتِ وَرَفْعِ

کے باغوں میں اور وہ جو ہمارے لئے حصول کرامات اور موجب بلندی

الدَّرَجَاتِ ۝ وَیَنْطِقُ بِھَا لِسَانُ الْاَبَدِ فِیْ

درجات ہو اور ایسا درود کہ ابدی زبان اس پر ناطق ہو

حَضِیْضِ النَّاسُوْتِ یَغْفِرُ اللّٰہُ وَفِیْہِ ذُنُوْبَ

اور مقام ناسوت کے پستیوں میں جو موجب بخشش گناہ

وَکَشْفِ الْکُرُوْبِ ۝ وَرَفْعِ الْمُھِمَّاتِ کَمَا

اور دفع تکالیف اور رفع مہمات ہو اور ایسا درود

ھُوَ اللَّائِقُ بِاِلٰھِیَّتِکَ وَشَانِکَ الْعَظِیْمِ ۝

جو اے اللہ تیرے بڑے شان اور خدائی کے قابل ہو

وَکَمَا ھُوَ اللَّائِقُ بِاَھْلِیَّتِہٖ وَمَنْصِبِہٖ

اور جو درود آنحضرت صلعم کی خاص اہلیت اور آپکے منصب کریم کے لائق ہو

Marfat.com

اَلْكَرِيْمِ بِخُصُوْصِ خَصَائِصَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

اس خاص خصوصیت کے ساتھ جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت

مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

سے مخصوص فرماتا ہے اور وہ بڑے بھاری فضل والا ہے

وِرْدُ يَوْمِ الْخَمِيْسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالےٰ جو بخشش کرنے والا مہربان کے

اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنَا بِسَرَآئِرِهِمْ فِيْ مَدَارِجِ

اے اللہ متحقق کر ہمیں ان کے پاک خصائل سے ان کے معارف

مَعَارِفِهِمْ بِمَثُوْبَةِ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ

کے درجات میں ساتھ ثواب ان لوگوں کے جن کے لئے تیری مہربانی سبقت

مِّنْكَ الْحُسْنٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لے گئی ہیں جو آل محمد ہیں ان پر درود

وَسَلَّمَ وَالْفَوْزِ بِالسَّعَادَةِ الْكُبْرٰى بِمَوَدَّتِهٖ

اور سلام ہو ساتھ حصول سعادت کبریٰ کے اور ساتھ اہل قرابت

الْقُرْبٰى ۭ اَعِمَّنَا فِيْ عِزَّةِ الْمَصُوْدِ فِيْ مَقَامِ

کی دوستی کے۔ اے اللہ ہمیں ان کے زبردست غلبے میں شامل کر دے۔ مقام

الْمَحْمُوْدِ تَحْتَ لِوَآئِهِ الْمَعْقُوْدِ ۭ وَاَسْقِنَا

محمود کے اندر۔ ان کے موعودہ جھنڈے کے نیچے کھڑا کر دے اور اُن کے مشہور

مِنْ حَوْضِ عِرْفَانِ مَعْرِفَتِهِ الْمَوْرُوْدِ يَوْمَ

اور مذکور حوض عرفان سے آب کوثر پلا دے۔ اس روز کہ اللہ تعالےٰ ناامید

Marfat.com

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں فرمائے گا اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

يَوْمَ يُبْعَثُونَ بِشَارَةٌ قُلْ تُسْمَعْ وَاسْئَلْ تُعْطَ وَ

مطابق فرمان حدیث بشارت عنوان۔ اے میرے حبیب تو بول تیری سنی جاویگی

اشْفَعْ تُشَفَّعْ بِظُهُورِ بِشَارَةٍ وَلَسَوْفَ

اور تو سوال کر تجھے عطا کیا جاویگا تو شفاعت کر تیری سفارش قبول کی جاویگی ساتھ ظہور اس

يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى بِشَارَةٌ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

بشارت کے کہ اے میرے نبی اللہ تعالےٰ تجھے وہ رتبہ دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا مبارک اور بلند ہے

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ

تیری ذات اے صاحب جلال اور اکرام اے اللہ ہم تیرے جلال کے غلبے اور

بِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِجَلَالِ عِزَّتِكَ وَبِقُدْرَةِ

تیری غالب ذات کے جلال سے اور تیری سلطانی قدرت

سُلْطَانِكَ وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِكَ وَبِحُبِّ

اور تیری قدرت کے تسلط سے اور تیرے

نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

مِنَ الْقَطِيعَةِ وَالْاَهْوَاءِ الرَّدِيَّةِ يَا ظَهِيرَ

کی محبت کے ذریعے پناہ ڈھونڈتے ہیں تیری جدائی سے اور

الْاٰجِيْنَ ۝ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَجِرْنَا

تجھ سے دور کرنے والے نفسانی خواہشوں سے اے التجا کرنیوالوں کے پشت پناہ اور اے

مِنَ الْخَوَاطِرِ النَّفْسَانِيَّةِ وَاحْفَظْنَا مِنْ

پناہ ڈھونڈنے والوں کے پڑوسی اور پناہ گاہ ہمیں نفسانی وسوسوں سے بچا

Marfat.com

اَلشَّهَوٰتِ الشَّيْطَانِيَّةِ ۫ وَطَهِّرْنَا مِنَ

اور شیطانی شہوتوں سے محفوظ فرما۔ اور بشری الائشوں سے ہمیں پاک کر

اَلْقَاذُوْرَاتِ الْبَشَرِيَّةِ ۫ وَصَفِّنَا بِصَفَاءِ

اور صادق اور حقیقی محبت کی صفائی سے ہمیں صاف فرما

اَلْمَحَبَّةِ الصِّدِّيْقِيَّةِ مِنْ صَدَآءِ الْغَفْلَةِ

جو ہم سے غفلت کا زنگ اور جہالت کا

وَوَهْمِ الْجَهْلِ حَتّٰى تَضْمَحِلَّ رُسُوْمُنَا

وہم دور کردے یہاں تک کہ ہماری خودی کے

بِفَنَآءِ الْاَنَانِيَّةِ وَمَبَانِيْ الطَّبِيْعَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ

فناء سے ہمارے رسمی اور رواجی تعلقات اور انسانی طبائع کے

فِيْ حَضْرَةِ الْجَمْعِ وَالتَّحْلِيَةِ وَالتَّجَلِّيْ

بشری ضعیف ظہورات زائل اور دور ہو جائیں۔ ہر دو حالت جمع

بِالْاُلُوْهِيَّةِ الْاَحَدِيَّةِ وَالتَّجَلِّيْ بِالْحَقَآئِقِ

اور تحلیہ میں ساتھ تیری احدی الوہیت کی تجلی اور مقام شہود

الصَّمَدَانِيَّةِ فِيْ شُهُوْدِ الْوَحْدَانِيَّةِ ۵

واحدانیت میں تیری صمدانی حقائق کی تجلی سے کہ جہاں نہ زمانی اور

حَيْثُ لَا حَيْثَ وَلَا اَيْنَ وَلَا كَيْفَ وَيَبْقٰى

مکانی حیثیت باقی رہے اور نہ کیفیت و چگونگی رہ جائے اور ہمارا

اَلْكُلُّ لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلِلّٰهِ وَمَعَ اللّٰهِ غَرْقًا

جو کچھ باقی ہے وہ سب اللہ ہی کے لئے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ کی طرف

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ فِيْ بَحْرِ مِنَّةِ اللّٰهِ مَنْصُوْرِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ہو جائے اور ہم اللہ کی رحمت کے سمندر کے اندر اسکی

Marfat.com

بِسَیْفِ اللّٰہِ مَخْصُوْصِیْنَ بِمَکَارِمِ اللّٰہِ

نعمتوں میں از سرتا پا سے غرق ہو کر اس کی تلوار سے فتح مند اسکے اخلاق پاک سے

مَلْحُوْظِیْنَ بِعَیْنِ اللّٰہِ مَحْفُوْظِیْنَ بِعِنَایَتِہٖ

منظور اس کے عین عنایت میں منظور اس کی مہربانیوں میں محفوظ

اللّٰہِ مَحْفُوْظِیْنَ بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ

اور ان کی عصمت کے اندر محفوظ رہ جائیں ہر اس

شَاغِلٍ یَّشْغَلُ عَنِ اللّٰہِ ۵ وَخَاطِرٍ یَّخْطُرُ

شغل سے جو اللہ تعالےٰ سے ہمیں اپنے ساتھ مشغول کرے اور ہر اس

لِغَیْرِ اللّٰہِ ۵ یَارَبِّ یَا اللّٰہُ یَارَبِّ ۵ یَا اَللّٰہُ ۵

خطرے سے جو غیر اللہ کے ساتھ دل میں گزرے۔ اے رب، اے اللہ اے رب

ثَلَاثًا۔ رَضِیْتُ اللّٰہَ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اے اللہ، اے رب، اے اللہ میرا رب اللہ ہے اور نہیں ہے حاصل مجھے کوئی توفیق مگر ساتھ

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۵ اَللّٰھُمَّ

اللہ کے اسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع اور جھکاؤ ہے اے اللہ

اشْغَلْنَا بِکَ وَھَبْ لَنَا ھِمَّۃً لَّا سِعَۃَ فِیْھَا

ہمیں مشغول کر دے اپنے ساتھ اور عطا کر ہمیں وہ بخشش جس میں تیرے سوا اور

لِغَیْرِکَ وَلَا مُدْخَلَ فِیْھَا لِسِوَاکَ وَاسِعَۃً

کسی کی گنجائش نہ ہو اور تیرے سوا اور کسی کو دخل نہ ہو اور وہ بخشش

بِالْعُلُوْمِ الْاِلٰھِیَّۃِ ۵ وَالصِّفَاتِ الرَّبَّانِیَّۃِ ۵

جس کو وسعت دی گئی ہے علوم الٰہیہ اور صفات ربانیہ

وَالْاَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ ۵ وَوَفِّ عَقَائِدَنَا

اور اخلاق محمدیہ سے اور ہمارے عقائد کو مضبوط کر دے

Marfat.com

بِحُسْنِ الظَّنِّ الْجَمِيْلِ ۵ وَحَقِّ الْيَقِيْنِ وَحَقِيْقَةِ

خوبصورت ظن اور حق الیقین اور حقیقت

التَّمْكِيْنِ ۵ وَسَدِّدْ اَحْوَالَنَا بِالتَّوْفِيْقِ وَالسَّعَادَةِ

التمکین کے حسن اور جمال سے اور ہمارے احوال کو قوی کر دے ساتھ توفیق

وَحُسْنِ الْيَقِيْنِ ۵ وَشَدِّدْ قَوَاعِدَنَا عَلٰى صِرَاطِ

اور حسن یقین کے اور محکم کر دے ہمارے پاؤں صراط مستقیم پر

الْاِسْتِقَامَةِ وَقَوَاعِدِ الْعِزِّ الرَّصِيْنِ ۵ صِرَاطَ

اور ان پاک لوگوں کی راہوں پر ہمارے قدم جما دے جن پر

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

تو نے انعام کیا ہے اور نہ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے قہر

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

کیا ہے اور ان لوگوں کے راہ پر جن پر تو نے انعام کیا ہے

مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ

جو نبیین صدیقین شہدا اور

الصَّالِحِيْنَ ۵ وَشَيِّدْ مَقَاصِدَنَا فِي الْمَجْدِ

صالحین میں سے ہیں اور اولوالعزم پیغمبروں کے مضبوط

الْاَثِيْلِ ۵ عَلٰى اَعْلَا ذُرْوَةِ الْكَرَامَةِ وَعَزَآئِمِهِمْ

ارادوں اور اعلیٰ ذروۂ کرامت کی روشن بزرگی میں

اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۵ يَا صَرِيْخَ

ہمارے مقاصد کو مضبوط باندھ دے اے فریادوں

الْمُسْتَصْرِخِيْنَ ۵ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

اور داد خواہوں کے فریادرس اپنی رحمت کے لطفوں میں

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ اَغِثْنَا بِاَلْطَافِ رَحْمَتِكَ

ہمیں دوری کی گمراہیوں سے بچا اور اپنی محبت کی لغزشوں

مِنْ ضَلَالِ الْبُعْدِ وَاشْمِلْنَا بِنَفَحَاتِ عِنَايَتِكَ

میں اپنی شمیم عنایت کے جھونکوں سے

فِي مَصَارِعِ الْحُبِّ ۵ وَاَشْفِقْنَا بِاَنْوَارِ هِدَايَتِكَ

ہمیں معطر فرما اور اپنے حضور قرب میں ہدایت کے

فِي حَضَائِرِ الْقُرْبِ وَاَيِّدْنَا بِنَصْرِكَ الْعَزِيزِ

انوار سے نواز اور قرآن مجید کی زبردست نصرت سے

نَصْرًا عَزِيزًا يَا مُؤَيِّدَ بِالْقُرْاٰنِ الْمَجِيدِ

ہماری تائید فرما اپنے فضل سے

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○ رَبَّنَا

اور رحمت سے اے ارحم الرحمین اے ہمارے رب

تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَتُبْ

ہماری دعا قبول فرما یقیناً تو ہماری دعا سننے والا اور جاننے والا ہے اور ہمارے

عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○ اَللّٰهُمَّ

گناہوں سے درگذر فرما یقیناً تو معاف کرنے والا اور رحم والا ہے اے اللہ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

درود اور سلام بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَ

اور آپکے ازواج مطہرات پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپکے اولاد اور

اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ

اہل بیت پر جس طرح تو نے درود بھیجا ہے حضرت ابراہیم پر یقیناً تو

Marfat.com

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ

تعریف اور بزرگی والا ہے اے ہر اُس شخص کے ستون اور سہارے

مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ ○ يَا

جس کا کوئی سہارا نہیں اے ہر اُس شخص کے سند جس کا کوئی سند نہیں ہے اے

جَابِرَ كُلِّ كَسِيْرٍ ○ يَا صَاحِبَ كُلِّ غَرِيْبٍ ○ يَا

ہر بے سروسامان کے ذخیرے ۔ اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے ۔ اے ہر مسافر کے صاحب

مُؤْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

اور ساتھی ۔ اے تنہا اور یکس کے مونس ۔ نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوائے تو پاک ہے

إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي

میں ظالموں میں سے ہوں اپنے نفس پر تو دنیا اور آخرت میں

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِيْ

میرا ولی ہے ۔ مجھے مسلمان ہو کر مار اور مجھے صالحین کے

بِالصّٰلِحِيْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ ذُرِّيَّتِيْ إِنِّيْ تُبْتُ

ٹولے میں شامل کر دے اور میری اولاد کو صالح بنا دے میں تیری جناب

إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ

کی طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اللہ تعالےٰ کا اور

مَلٰٓئِكَتِهٖ وَأَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ

تمام فرشتوں اور تمام انبیا اور مرسلین اور تمام لوگوں کے درود

عَلٰى نَبِيِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

ہوں ہمارے نبی اور ہمارے مولےٰ محمد پر اور اُن کے آل پر

عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ ○ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ○

اور ان پر سلام ہو اللہ تعالےٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا مَعَہٗ بِشَفَاعَتِہٖ وَضَمَانِہٖ وَ

اے اللہ ہمیں اُن کی شفاعت اور ضمانت میں اور

رِعَایَتِہٖ مَعَ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِدَارِکَ دَارِ السَّلَامِ ط

رعایت میں شامل اور داخل فرما دے ساتھ اُنکے آل اور اصحاب کے اپنے

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ یَا

اس مقدس گھر میں جو سلامتی کا گھر ہے خاص اپنے صدق کی بیٹھک میں اپنے عزت

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَتُحْفَنَا بِمُشَاھَدَتِہٖ

اور قدر والے بادشاہ کے پہلو میں اے صاحب جلال اور اکرام والے اور ہمیں اپنے

بِلُطْفٍ مَنَازِلَتِہٖ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ ۝ اَکْرِمْنَا

لطف کے منزلوں میں اپنے مشاہدوں کے تحفوں سے نواز۔ اے کریم۔ اے رحیم اور

بِالنَّظَرِ اِلٰی جَمَالِ سُبْحٰنِ وَجْھِکَ الْعَظِیْمِ ۝

اپنے عظیم چہرے کے جمال لایزال کے مشاہدوں سے ہم پر کرم فرما

وَاحْفَظْنَا بِکَرَامَتِہٖ بِالتَّکْرِیْمِ وَالتَّبْجِیْلِ وَ

اور اس کے تکریم، تبجیل اور

التَّعْظِیْمِ وَاَکْرِمْنَا بِنُزُوْلِہٖ بَیْنَنَا وَلَہٗ مَنْ اَکْرَمَ غَفُوْرٌ

تعظیم کی کرامت سے ہمیں محفوظ فرما اور ہم پر اس کے

رَّحِیْمٌ ۝ فِیْ رَوْضِ رِضْوَانِ اُحِلَّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ

تشریف آوری سے مکرم فرما ایسی تشریف آوری جو بارگاہ غفور رحیم میں سے ہو اور وہ

وَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ اَبَدًا وَاُعْطِیْکُمْ مَفَاتِیْحَ

رضوان کے اس بادشاہ میں ہو جسکی نسبت آیا ہے کہ میں تم پر ایسی اپنی رضامندی ظاہر کرونگا کہ اسکے

الْغَیْبِ بِخَزَآئِنِ السِّرِّ الْمَکْنُوْنِ فِیْ مَکْنُوْنٍ

بعد پھر کبھی ابد تک ناراض نہیں ہوگا اور تمہیں اپنی سر مکنون کے غیبی خزانوں کی کنجیاں عطا کرونگا

Marfat.com

جِنَانِ مَعَارِفِ صِفَاتِ الْمَعَانِیْ بِاَنْوَارِ ذَاتِ عَلِیْ

جو معارف ربانی کے صفات المعانی کے پوشیدہ باغوں میں

اُولٰٓئِكَ يُبَشَّرُوْنَ وَلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ سَلٰمٌ

بہشتی شخصوں پر یہ لکھا ہے دیکھ رہے ہونگے اور ان کے لئے اپنے رب رحیم

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ بِانْعِطَافِ اَفْيَضِ الرَّافَةِ

کی طرف سے وہ سلام سلامتی کا بلاوا ہوگا ۔ تیرے رب کے فضل اور

اَلْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ عَيْنِ عِنَايَتِهٖ فَضْلًا مِّنْ

عین عنایت سے محمدی لطف اور مہربانی کی توجہ ہماری طرف

رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ فِيْ مَحَاسِنِ

منعطف ہو اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور آپ میں اپنے خوبصورت

قُصُوْرِ ذَخَائِرِ سَرَائِرِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا

محلوں میں اتار دے جہاں ہمارے لئے تیرے وہ پوشیدہ نعمتیں ہوں جنکی نسبت

اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا

فرمایا ہے کہ کوئی نفس نہیں جانتا وہ نعمتیں جو ہم نے چھپا رکھی ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک

يَعْمَلُوْنَ ۝ فِيْ مَنْصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

کے لئے بطور بدلے ان اعمال کے جو انہوں نے کمائے ہیں اور ہمارا انجام ان لوگوں کے حسن

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ

خاتمے کے طور پر کردے جن کی دعا ہے پاک ہے تو اے اللہ اور انکی تحیت ہے سلام اور

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا

اور انکی آخری دعا ہے ۔ الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ غوثیہ شریف

و

قصیدہ بازاشہب

یہ قصائد شریف حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی زبان حق ترجمان پر اُس وقت جاری ہوئے۔ جبکہ آپ غوثیت اور محبوبیت کے سب سے اعلیٰ اور ارفع مقام پر فائز ہو کر غوث وقت و سید الاولیاء وسلطان الفقراء کے منصب اور مرتبے سے سرفراز کئے گئے۔ اس مقام پر آپ نے اللہ تعالےٰ کے امر سے فرمایا قَدَمِیْ ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم تمام اوّلین و آخرین اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ جو شخص صدق دل و اخلاص اور ادب و احترام سے یہ قصیدہ شریف پڑھتا ہے۔ حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی کی روحانیت اُسی بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور اسی اعلیٰ ترین مقام کی شان اور اسی پاک منزل

کی کیفیت اس پر وارد اور نازل ہوتی ہے۔ اور وہ جلدی اپنی دلی مراد اور منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ ہم نے اس قصیدے کی تلاش اور تجسس میں بہت دور دور سفر کئے ہیں۔ اور اس کی صحت کی تحقیق میں بڑی کوشش کی ہے حتیٰ کہ بغداد شریف جاکر حضرت محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان کے پرانی قلمی نسخوں کو بھی دیکھا بھالا۔ اور ان قصائد کے عاملین سے بھی تبادلہ خیالات کیا۔ اس فقیر نے بے شمار قلمی اور طبع شدہ قصائد کا مطالعہ کیا ہے۔ سب میں جا بجا غلطیاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پڑھنے سے کما حقہٗ فائدہ نہیں ہوتا۔ مجھے بعض عاملین کاملین اور صاحب کشف عارفین کے زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس قصیدہ غوثیہ میں حضرت پیر محبوب سبحانی کی زبان حق ترجمان پر اس قسم کے محبوبانہ انداز اور معشوقانہ ناز کے کلمات جاری ہوئے ہیں کہ جن میں طالبوں اور مریدوں کے لئے ایسے مواعید اور مواثیق کا اظہار کیا گیا ہے کہ جس سے بالکل لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ کی بُو آتی ہے۔ اور جن کے پڑھنے سے طالب پر رجاء اور امید کا غلبہ ہو جاتا ہے اور وہ بالکل مستغنی اور بے پرواہ ہو کر خود عمل کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس بیت میں آیا ہے

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ✦ وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالِاسْمُ عَالِیْ

یعنی اے میرے مرید تو ہمت کر اور خوش و خرم ہو اور بے پرواہ اور بے نیاز رہ۔ اور جو کچھ تیرا جی چاہے کر میرا نام اور میرا واسطہ بہت بڑی چیز ہے سو اس قسم کے کلمات سے لوگوں کے ظاہری اور شرعی اعمال میں چونکہ اکابرین اور علماء شرع متین کو لوگوں کے ظاہری اعمال اور اطاعت و

Marfat.com

بندگی میں کوتاہی اور سستی کا خطرہ اور اندیشہ محسوس ہوا۔ اس لئے ان بزرگوں نے اس کے تدارک کی یہ راہ اور تجویز نکالی کہ جا بجا اس قصیدے کے اندر اپنی طرف سے چند ایسے شعر ملا دیئے جن کے پڑھنے سے ظاہری اعمال اور شرعی پابندی کی طرف ترغیب پائی جاتی ہے۔ چنانچہ منجملہ ان ابیات کے دو تین بیت یہ ہیں :-

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِدِهِمْ صِيَامٌ ۞ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّيَالِیْ كَالْاَهِلَّةِ

یعنی میرے مرید وہ ہیں کہ جو سخت گرمی کے دنوں میں روزے رکھتے ہیں اور رات کی تاریکی میں اپنی عبادت اور ذکر فکر کے انوار سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ دوسرا بیت یہ ہے۔ دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا الخ اور تیسرا بیت یہ ہے وَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ مِثْلِیْ الخ ان ابیات کی شمولیت اور ملاوٹ سے خدا جانے لوگوں میں ظاہری اعمال اور شرعی پابندی کی رغبت پیدا ہوئی یا نہ لیکن قصیدہ میں تحریف ہو گئی اور وہ پہلی سی تاثیر اور برکت نہ رہی۔ کہتے ہیں کہ یہ وضعی مخلوط ابیات مولانا جامی صاحب کے بنائے ہوئے اور لگائے ہوئے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ لہٰذا ہم نے یہ وضعی ابیات اپنے قصیدے سے خارج کر دیئے ہیں۔ ہمارا پیش کردہ قصیدہ قسم کی ملاوٹ اور آمیزش سے پاک اور مبرّا ہے۔ اور بالکل صحیح اور اصلی ہے باقی ظرف اور قسمت ہر شخص کا اپنا اپنا ہے۔ ناظرین سے اس فقیر کی آخری اپیل یہ ہے کہ مہربانی کر کے اس قصیدہ مبارک کو نفسانی خواہشات اور دنیوی اغراض میں استعمال کرنے سے احتراز کریں۔ اور اسے محض اللہ تعالےٰ

Marfat.com

اور اُس کے رسول صلعم اور حضرت پیر محبوب سبحانی قدس سرہٗ کی رضامندی اور ان کے لطف وکرم کے حصول کا ذریعہ بنائیں۔ قصیدہ غوثیہ کے پڑھنے کا سب سے بہترین اور آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مغرب یا عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ دفعہ اخلاص یعنی قل شریف پڑھے اور سلام پھیر کر اس دوگانے کا ثواب ارواح مقدس حضرت محمد مصطفےٰ صلعم و اصحاب کبار و آل اطہار، چہار یار و پنجتن پاک خصوصًا روح پاک حضرت قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو بخشے۔ بعدہٗ دس دفعہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَوَلَدِہٖ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اسکے بعد گیارہ دفعہ یَاحَضْرَتَ شَیْخِ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہہ کر سہ بار قصیدہ غوثیہ پڑھے۔ قصیدہ شریف یہ ہے۔

قصیدہ غوثیہ

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِ

محبت نے مجھے وصل محبوب کے پیالے پلائے پس میں نے اپنی شراب

Marfat.com

سے کہا کہ میری طرف آجا۔

ساقی دتا کا سا مینوں حُب خدا دے والا اوس شرابے نوں میں کہیا میں وَل آسکھالا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ قُوْمُوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

پس میں نے غوث کی حیثیت میں تمام اقطاب جہان سے خطاب کیا، کہ تیاری کرو۔ اور میرے رجال الغیب اور لشکر بن کر میرے صحن میں داخل ہو جاؤ۔

کہیا پھر میں قطباں نائیں آ میرے پاسے ہوون سب مرداں تیں راہ خدا دے خاصے

وَهَمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

تَسَاقَوْا فِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مُدَالِ

اے میرے سپاہیو! ہمت کر کے آگے آؤ اور شراب کے دور میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ اسلام کا ساقی مجھے شراب معرفت فراوان طور پر دے رہا ہے

پیو مجلس دیوچہ ادہ لشکر ہوا ساڈہ ساقی فیض خدا دیوں دا جام کشادہ

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

میرا نشہ ہو جانے ..... کے بعد تم نے میری بچی ہوئی شراب پی لی لیکن میرے رتبۂ بلند اور قرب واتصال کو نہیں پہنچ سکے

میں شراب شوقیہ پیتی تساں فضلہ پیا

پر نہیں حاصل قربے تے رتبہ تساں میرے جیا

Marfat.com

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِيْ فَوْقَكُمْ مَّا زَالَ عَالِ

تم سب کے باطنی مرتبے بے شک بلند ہیں لیکن میرا مقام تم سب کے اوپر ہے اور ہمیشہ اُوپر رہے گا۔

جیکر عالی رُتبہ ہوسی جانسا ڈے یارو جاگہ میری اُس جاگہ تھیں عالی جاسمارو

اَنَا فِيْ حَضْرَتِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِيْ
يُصَرِّفُنِيْ وَ حَسْبِيْ ذُوالْجَلَالِ

میں اللہ تعالےٰ کے حضور اور قرب میں یگانہ اور فرد ہوں۔ وہ مجھے ایک حال سے دوسرے حال میں پھیرتا ہے۔ اور اسی کی ذات میرے لئے کافی ہے۔

جامیرو وچ قرب خدا دے طاقت شرکت کیں نوں حال بحالی تھیں تغیر دی نے خالق بیں نوں

اَنَا الْبَازِيْ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اُعْطِيْ مِثَالِ

میں دنیا کے تمام مشائخ کے اندر سفید باز کی مانند ہوں۔ مردانِ خدا اور اولیاء اللہ میں وہ کون ہے جسے میری مثل رتبہ عطا کیا گیا ہو۔

میں ہاں چٹے باز والگوں ہین بھی شیخ بہتیرے کہڑا امر اُمت نبی تھیں مثل ہویا ہے میرے

كَسَانِيْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِيْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

اللہ تعالےٰ نے مجھے ولایت کی وہ خلعت پہنائی جس پر عزیمت کے بیل بوٹے ہیں۔ اور میرے سر پہ کمال کا تاج رکھا۔

Marfat.com

خلعت دتا رب نے مینوں نالے عزت بھاری تاج رکھا ہے سر میرے تے دتی حق سرداری

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اور مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے قدیم اسرار ازلی سے واقف فرمایا ہے اور مجھے نشان عزت سے مختص فرما کر میری ہر آرزو پوری فرمائی

واقف کیتا رب نے مینوں اوپر سر قدیمے مار عزت واچا پوایا، منے رسول کریمے

وَوَلَّانِیْ عَلٰی اَقْطَابِ جَمْعًا

وَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

مجھے اللہ تعالےٰ نے تمام اقطاب زمان کا والی اور سردار بنایا۔ اور میرا یہ حکم ماضی مستقبل میں اور حال میں جاری رہے گا۔

والی کیتا رب نے مینوں سبھناں قطباں اتے حکم رواں ہویا ہے میرا ساریاں قطباں اتے

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

تَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

پس اگر میں اس سر قدیم کو سمندروں پر ظاہر کر دوں تو سب کے سب خشک ہو کر زائل ہو جائیں۔

سر میرا جو ظاہر ہوئے اوپر ٹھاٹھ بحاراں گم ہو جاوے پانی اسدا جیوں بدل وچہ غاراں

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

اور اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ظاہر کروں تو وہ کمال حیرت سے ٹکڑے

Marfat.com

لکڑے اور ذرّے ذرّے ہو جائے۔

سر میرا جے ظاہر ہو کے وچ پہاڑاں ڈھاوے پارہ پارہ ہو کے سارا ریت وچے چھپ جاوے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِيْ

اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کر دوں۔ تو وہ میرے حال کے بھید سے ٹھنڈی اور نابود ہو جائے۔

نارا دے جے ظاہر ہوئے راز مرا کوئی ہو کے سرد سیہے بجھ جاوے سر میرے تھیں سارے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى

اور اگر میں اپنا بھید مردہ لاش پر ڈال دوں۔ تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

سر میرا جے مُردے اُتے ظاہر صادر ہوئے حکم خدا دے نال اوہ بندہ زندہ ہو کھلوے

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ آوْ دُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا آتَالِيْ

ہر مہینہ اور ہر زمانہ جو دُنیا میں گزرنے کے لئے آتا ہے۔ وہ واقع ہونے سے پہلے میرے پاس آتا ہے۔

ماہ زمانہ دنیا دیوچ ہر گز کوئی ناہیں جاں اوجاوے رخصت لہندا میرے پاسوں ہیں

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ
وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ

اور جو کچھ واقع اور جاری ہوتا ہے اس کی مجھے خبر اور اطلاع دیتے ہیں۔
یہ علم خاصہ غیبی مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اے نادان!
ظاہر بین! تو اس معاملے میں میرے ساتھ جھگڑا کرنے سے باز آجا۔

مُرِیْدِیْ ھِمَّ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالِاسْمُ عَالٍ

اے میرے مرید! بلند ہمت ہو اور خوش، بے باک اور مستغنی رہ۔ اور جو تیرا
جی چاہے کر۔ میرا نام بہت بڑا ہے۔

خوش توں ہو مریدا میرا سدا ہوے پیر ڈاہی جو چاہے سو کر ہمیشہ میں تیرا ہمراہی

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالَ

اے میرے مرید! خوف نہ کر، اللہ تعالےٰ میرا مربّی ہے اس نے مجھے بلند رتبہ
دیا ہے۔ اور میں نے سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔

خوف نہ کر تو کچھ مریدا اللہ رب رحیمے وِتا اُس نے عالی رتبہ نال متاع عظیمے

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاوُسُ السَّعَادَۃِ قَدْ یَدَالِیْ

میری شہرت کے نقارے آسمانوں اور زمین کے اندر بج چکے ہیں اور سعادت
کے نقیب میرے آگے پوشاپوش کرنے جا رہے ہیں۔

وچ زمین آسماناں وجدے شہرت دے نقارے
نیک بختی دے چوکیدار ہُن ٹور دے نال ہمارے

Marfat.com

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَبْلِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالےٰ کے تمام شہر میری مملکت اور میرے حکم کے تابع ہیں۔ اور میرا وقت اور حال پہلے سے بھی پہلے صاف کر دیا گیا ہے۔

شہر خدا دے ملک میرا ہے ہر جا حکم اساڈا وقت ازل تھیں پہلے ہویا صافی حال اکھاوے

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

میں نے اللہ تعالےٰ کے تمام ممالک کی طرف جب دیکھا تو وہ سب ملے جلے مجھے ایک رائی کے دانے کے برابر معلوم ہوئے۔

نظر کیتی میں طرف اُنہاندے جو ہیں شہر تمامی دانے ورگے ہوندے ہے انگوں وچ ساڈے نظر تمامی

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّہٗ قَدَمٌ وَّرَائِیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہوا کرتا ہے۔ پر میرا قدم اپنے جدّ پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے قدم پر ہے۔

ہر ولی دا قدم علیحدہ میں ہاں قدم نبی تے ہے اوہ بدر کمال مطلق منصب اس عالی تے

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ وَّرَائِیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اے میرے مرید! تو کسی بدخواہ دشمن سے خوف نہ کر کیونکہ میں لڑائی کے وقت بہت پا ہمت اولوالعزم قاتل ہوں۔

Marfat.com

اے مریدا خوف نہ کر ہرگز بدخواہ و دشمن تھیں میں ہاں قاتل قاہر قوی تے ڈرناں کیہے بدظن تھیں

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِی الدِّیْنِ اِسْمِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالِ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا لقب ہے۔ اور میری رفعت کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

محی الدین ہے نام میرا تے وچ جیلان ٹھکانا جھنڈے میرے ہن لہراندے اوپر فرق پہاڑاں

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

میں حضرت امام حسنؓ کی اولاد سے ہوں اور میرا باطنی مقام مخدع ہے اور میرا قدم تمام اولیاء اللہ اوّلین و آخرین کی گردنوں پر ہے

میں ہاں امام حسنؓ دے آلوں مخدع میری جاہے قدم میرا سر ہر ولی دے خواہ ادنیٰ خواہ اعلیٰ اے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنُ الْکَمَالِ

اور عبدالقادر جیلانیؒ میرا مشہور نام ہے۔ اور میرے جدِّ پاک صاحب عین الکمال ہیں۔

نام مشہور ہے عبدالقادرؒ ہر کوئی اِس نوں جانے
دادا میرا پاک نبیؐ ہے دُنیا وچ ..گانے

Marfat.com

ح - م

حضرت شیخ کے گیارہ اسماء جو حل مشکلات کے لئے پڑھنے چاہئے ہیں۔

۱ یاسید محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امراللہ
۲ یا شیخ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فضل اللہ
۳ یاولی محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی امان اللہ
۴ یامسکین محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی نور اللہ
۵ یاغوث محی الدین حضرت شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی قطب اللہ
۶ یاسلطان محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی سیف اللہ
۷ یاخواجہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی فرمان اللہ
۸ یامخدوم محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی برہان اللہ
۹ یادرویش محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی "ایلہ" اللہ
۱۰ یابادشاہ محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث اللہ
۱۱ یافقیر محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی شاھد اللہ

عامل لوگ ان اسماء کو کیمیاء اکسیر سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور کسی نااہل کو ہرگز نہیں بتاتے۔ ہم نے فی سبیل اللہ ناظرین مساکین کے لئے اس دولت کو عام کر دیا ہے۔

بعض بزرگوں نے آخر میں اپنی حاجت کی برآری کے لئے اس عربی رباعی کا پڑھنا بھی بہت مؤثر اور کارگر بتایا ہے۔ وہ رباعی یہ ہے۔

اَیُّدِرِکُنِیْ تَمِیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرِیْ اَرْجُوْ لِاَمْرِیْ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ

فَصَارَ عَلٰی حَامِیْ الْحِمٰی تَمِیْمٌ فَادِرٌ اَنْ یَّلْقَنِیْ فِی الْبَیْدَآءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

اس فقیر نے قصیدہ غوثیہ کے جواب میں ایک نقیبہ فارسی قصیدہ لکھا ہے۔ یہ فارسی قصیدہ بہت اچھے حال کے زیر اثر اور نہایت قبولیت کے وقت میں اس فقیر کی زبان پر جاری ہوا ہے۔ جو شخص اسے قصیدہ غوثیہ کے بعد تین اور پڑھنے کے لئے ایک دفعہ پڑھے گا۔ انشاء اللہ اسے اپنی مراد کے لئے تیر بہدف اور کارگر پائے گا۔ وہ فارسی قصیدہ ذیل میں ہدیہ ناظرین ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کجائی شاہ محی الدین کجائی! بجز اور مردم چشمم نیائی

تو منظور جناب مصطفائی تو محمود شراب کبریائی

ازاں روز ازل مست الستی خمر خوار خم خیر الورائی

خمیر چار عنصر چار یاری عجب عطر گل خیر النسائی

حسنؓ را قرۃ العینی حسینا دلآرام حسینؓ کربلائی

مدینہ علم را لنگر کردی کلید قفل باب مرتضائی

چو با عثمانؓ با حیا عادل چو عمرؓ چو با صدیقیؓ تو در صدق و صفائی

ز بہر قتل نفس و دیو ملعون امیر حمزہ شیر خدائی

بہ مازار غی تو زاغاں را چہ قدرت ترا زیبد خطاب باطغائی

پیر عبدالقادرؒ امر فرماتے ہیں

لوائی کردہ تو بسم اللہ ما تو

اغثنی ادرکنی یا غوث اللہ

اغثنی سے کم حاضر ہیں

مریدوں را مرادے مے برآئی

مریدم لا یزیدم ذرہ دارم

مریدی لا تخف بر دل نگارم

مریدی ہم و منصب را یاد دارم

گدایاں را دہی شاہی بسنجدم

گدایان تو شاہان جہانند

خوشا نازنیکہ پائے نازنیں را

عجب خوش بودکہ روئے نازنینا

خوشا اے بلبل بستان باغ

عجب خوش نشستی نور محمد

کہ دامنگیر محبوب خدائی!

حضرت پیر محبوب سبحانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کا ایک اور قصیدہ یا لامیہ ہے۔ جو عوام میں تو اتنا مشہور نہیں ہے لیکن خواص میں اس قصیدے کا بڑا چرچا ہے۔ اور بہت مؤثر اور مقبول ہے۔ اس کے پڑھنے سے بے شمار فوائد ظاہری اور باطنی حاصل ہوتے ہیں۔ ہم اس کو ذیل

Marfat.com

میں ہمعہ ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اسے بھی ضرور بطور وظیفہ روزانہ پڑھنا چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْہَلٌ مُسْتَعْذَبٌ

لِاَحَدٍ وَلِیْ فِیْہِ اَلَذُّ الْاَطْیَبُ

ترجمہ: وادیٔ عشق میں کوئی ایسی میٹھی نہر نہیں ہے جس میں میرے لئے سب سے زیادہ لذیذ اور شیریں چشمہ نہ ہو۔

اَدْنٰی فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃً وَخُصُوْصَۃً

لِاَحَدٍ وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

اور نہ مقام وصل میں کوئی ایسا خاص مکان ہے جس میں میری جگہ سے زیادہ معزز اور مقرب نہ ہو۔

وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِھَا

فَحَلَلْتُ مَنْھَلَھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

مجھے زمانے نے اپنی صفائی رونق کا موقع بخش دیا ہے جس سے اس کے چشمے شیریں ہو گئے اور اس کا مشرب نہایت عمدہ بن گیا۔

وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا لِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ

لَا یَھْتَدِیْ فِیْھَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ

اور ہر پاک باز، یا مروت دلہن نے مجھے پیغام نکاح دیا جس طرف بڑے بڑے دانشمندوں کو کبھی دعوت پیغام نہیں مل سکا۔

Marfat.com

اَنَا مِنْ رِّجَالٍ لَّا یَمَلُّ جَلِیْسُهُمْ
رَئِیْسُ الزَّمَانِ وَلَا یَرَیٰ مَا یَرْهَبُ

میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ جن کے ہمنشینوں کو کوئی خوف نہیں ہے۔ نہ انقلاب زمانہ کا اور نہ خطرناک واقعات پیش آنے کا۔

تَقُوْمُ نُجُوْمُهُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رَئِیْسَةٌ
عُلُوًّا وَّ لِکُلِّ جَیْشٍ مُّرَکَّبُ

میری ہمنشین وہ قوم ہے کہ جسے ہر نوع بزرگی میں بڑا بلند مرتبہ حاصل ہے۔ اور ہر فوج میں اس کے لئے سواری تیار ہے۔

اَنَا بُلْبُلُ اَکْرَاجِ اَمْلَاءُ رَوْضُهَا
طَرَبًا وَّ فِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ

میں خوشی اور فرحت کا ایسا بلبل ہزار داستان ہوں کہ تمام باطنی باغ میرے خوشی کے گیتوں سے گونج رہے ہیں۔ اور عالم بالا میں تمام طائران عالم قدس کے درمیان مثل باز اشہب یعنی سفید باز کی مانند غالب اور بلند پرواز ہوں۔

اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیَّتِیْ
طَوْعًا وَّ مَهْمَا رُمْتُهُ لَا یَخْرُبُ

محبت کے تمام لشکر میرے ارادے اور مشیت کے ماتحت کر دیئے گئے ہیں۔ جہاں کہیں میں انہیں ڈالوں۔ اہل نہیں سکتے۔

Marfat.com

مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا
حَتّٰى وُهِبْتُ مَكَانَهُ لَا تَذْهَبُ

میں ہمیشہ تسلیم و رضا کے میدانوں میں چرتا رہا ہوں یہاں تک کہ مجھے وہ مکان عطا کیا گیا جو کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔

أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ وَطِرَازُهُ
نَرْهُو وَنَحْنُ لَهُ طِرَازُ الْمَذْهَبِ

زمانے کی مثال ایک خلعت اور لباس مرصّع کی طرح ہے۔ اور ہم گویا اس کے طلائی نقش و نگار ہیں۔

أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا
أَبَدًا عَلٰى فَلَكِ الْعُلٰى لَا تَغْرُبُ

ہم سے پہلے جملہ اولیاء اللہ کے آفتاب ڈوب گئے ہیں۔ لیکن ہماری ولایت کا آفتاب ابدالآباد تک تصدیق انوار بلندی پر قیامت تک تاباں اور درخشاں رہے گا۔

(اکتوبر ۱۹۵۷ء)

شہسوارِ شریعت و طریقت کی تاریخ

اور

معرکۃ الآرا تصانیف

آج کل کے الجھے ہوئے قلوب اور مسموم دماغوں کے لئے تریاق اکبر اور اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں۔ بے شمار غافل و خوابیدہ قلوب ان کے مطالعہ سے بیدار ہو گئے ہیں۔ اور بکثرت گم گشتگان بادیۂ ضلالت ان کی روشنی میں راہ راست پر آ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو کر شاہراہ شریعت و طریقت کے راہوار اور شہسوار بن گئے ہیں۔ ان کتابوں کے اندر مصنف نے عقلی اور نقلی دلائل کے علاوہ اپنی ذاتی تجربات اور عینی مشاہدات کی بنا پر اللہ تعالےٰ کے معرفت، قرب، مشاہدہ اور وصال اور تمام غیبی لطیف مخلوقات یعنی جن ملائکہ اور ارواح کے حاضرات اور تسخیرات کے آسان اور آزمودہ طور طریقے بیان کئے ہیں۔ اس بات میں ذرہ برابر مبالغہ نہیں ہے۔ کہ یہ کتابیں علم فقر اور تصوف میں اس زمانے کی بے مثل بے نظیر اور بہترین کتابیں ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ سعادت مند اصحاب جنہیں ان کتابوں کا مطالعہ نصیب ہوگا۔ کتابیں دیکھنے سے تعلق

Marfat.com

دیکھنے میں شنیدہ ہے کہ بود مانند دیدہ کتابیں حسب ذیل ہیں :-

(۱)

کتاب عرفان اردو حصہ اول تین سو صفحات پر مشتمل دیدہ زیب کتاب ہے قیمت پانچ روپے ..... ۵ روپے

(۲)

کتاب عرفان اردو حصہ دوم تین سو صفحات پر مشتمل دیدہ زیب کتاب ہے قیمت پانچ روپے ..... ۵ روپے

(۳)

کتاب حق نما اردو حضرت سلطان العارفین حضرت سلطان باہو صاحب رح کی جامع کتاب نور الہدیٰ کلاں کا مشرح اردو ترجمہ ہے قیمت ۴ روپے

(۴)

کتاب مخزن الاسرار و سلطان الاوراد، سلطان الفقراء کے حالات اور تیر بہدف مجرب و مفید اوراد کی کتاب ہے قیمت پانچ روپے ۵ روپے

(۵)

انوار سلطانی۔ حضرت سلطان باہو صاحب کے پنجابی ابیات کی عمدہ اردو شرح ہے قیمت دو روپے ..... ۲ روپے

(۶)

کتاب اسرار سلطانی۔ حضرت سلطان باہو صاحب کے ابیات اور آپ کے بیمثل اور بے نظیر مدحیہ مناجات پر مشتمل ہے قیمت ۱۱۰ ۸ ر

مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلِذٰلِكَ فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ ۝

مخزن الاسرار

و

سلطان الاوراد

مصنفہ

فقیر نور محمد سروری کلاچوی

Marfat.com